

الحمد للہ کہ

یہ اضافۃ العیب ازالۃ الریب کا تردیدی رسالہ ہے اسمین تین سو اٹھاسی عبارات کتب معتبرہ کا حوالہ ہے

اس سے اہلسنت والجماعت کا بول بالا ہے اس سے زمرۂ وہابیہ ہندیہ کا مونھہ کالا ہے

یہہ مؤلف منیر الدین ہے

اسکا مؤلف بشیر الدین ہے

یہ ثبت تعلق علم الرسول بما کان وما یکون ہے یہ نجدی دہرم کو جٹ کر نیمن نوٹ تلقف ما یافکون ہے

اسکے ضمیمہ مین بنگلور مدراس حیدرآباد کانپور علیگڈہ دہلی احمدآباد

سورت بمبئی بدایون بریلی مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے دہن دوز جگر سوز فتوی ہین

اسکا پہلا حصہ بار اول ۱۵۰۰ جلد بتاریخ ۱۰ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۱۸ھ

مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی مین طبع ہوا

فن کلام اردو

وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما

الحمد لله والمنة

که این کتاب فصل الخطاب هادی شاهراه حق وصواب

مزیل شبهات منکرین مبطل جمیع عثرات مخالفین رافع ظلام اوهام مریبین دافع اسقام اقسام ناصبین

اعنی

منیر الدین

فی

اثبات علم جمیع الاشیاء لسیّد الانبیاء وخاتم المرسلین

بحسن اہتمام تاجران ذی ہمت وشعور وسعی جمیل میمنان دھوراجی وجیت پور

بمطبع گلزار حسنی بمبئی بحلیۂ طبع محلی گردید



الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب

امابعد کمترین انام مدعو بہ محمد بشیر الدین برائے نام خدمات بابرکات اہل اسلام مین
پس از سلام مسنون ابراز مرام واظہار مضمون بدین گونہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام نہاد و
منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء وخاتم المرسلین جو ملقب ہے
ساتھ اضافۃ العیب الی ازالۃ الریب فی اثبات علم الغیب کے محتوی ہے ایک مقدمہ اور دو
باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس وہ منقسم ہے چند فائدون پر ؂

فائدہ اولی مشعر ہے اس امر کا کہ معلومات الٰہی کی نہایت نہین اور اوسکی مقدورات
کی کوئی غایت نہین پھر ان غیر متناہیین کا جب باہم تقابل ہو تو معلومات بالاضافۃ
الی المقدورات زائد ہین اور مقدورات بالنسبۃ الی المعلومات کم علامہ تفتازانی شرح عقائد
ص ۲۰ مین تحریر فرماتے ہین معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ مع لاتناہیہما انتہی

شرح مواقف کے موقف ثانی مین ہو واعلم ان معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ
مع ان کل واحد منہما غیر متناہیۃ۔ انتہی مولوی مسعود صاحب نے فرمایا کہ
معلومات اللہ تعالی زائدۃ علی مقدوراتہ اذ مدار المقدوریۃ علی الامکان بخلاف
مدار المعلومیۃ فانہا غیر دائرۃ علیہ بل ھی شاملۃ للمفہومات باسرہا فکل ما ھو
ممکن معلوم اللہ تعالی من غیر عکس کلی انتہی ؎

فائدۂ ثانیہ اس امر کا مثبت ہو کہ علم خالق البریات کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے
فی الجملہ وہ نسبت رکھتے ہین جو آفتاب درخشان کے مقابل مین ذرات یا بحر زخار کے آگے
قطرات **بخاری شریف** مین ہے ووقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ
البحر فقال الخضر لموسی ما علمك وعلمی وعلم الخلائق فی علم اللہ تعالی الا مقدار ما
غمس ھذا العصفور منقارہ الحدیث **علامہ خفاجی** حواشی بیضاوی مین طیبی
سے نقل فرماتے ہین آنکہ معلومات اللہ تعالی لا نہایۃ لہا وغیب السموات والارض
وما یبدون وما یکتمون قطرۃ منہا انتہی **امام غزالی** رحمہ اللہ تعالی **کیمیای سعادت**
مین تحریر فرماتے ہین ہیچ سلیم دل نبود کہ این قدر نداند کہ علم فرشتگان وآدمیان در جنب علم حق
ناچیز ست وہمہ را گفتہ کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا انتہی ؎

فائدۂ ثالثہ اس امر کا مخبر ہو کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل
التحیات کو علم اللہ تعالی سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہی جسکے وفور فیضان سے آپ ماکان
وما یکون کو جان گئے ہین۔ **روح البیان** مین ہو وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ
المعراج تقطرت فی حلقی قطرۃ علمت ماکان وما سیکون انتہی **تفسیر حسینی** مین
ہو۔ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ در زیر عرش قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ماکان

وما سیکون انتہی ✤

فائدہ رابعہ اس امر کا منتج ہی کہ یہی قطرہ جب موج زن ہوتا ہی تو بجائے خود ایک دریائے ناپیدا کنار ہو جاتا ہی جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک مین خیرًا کثیرًا سے تعبیر کرتا ہی **تفسیر مدارک التنزیل** مین ہو ان حیی ابن اخطب قال فی کتابکم ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ثم تقرؤن وما اوتیتم من العلم الا قلیلا فنزلت قل لوکان البحر مدادًا لکلمات ربی الآیۃ یعنی ان ذلک خیر کثیر ولکنہ قطرۃ من بحر کلمات اللہ تعالیٰ انتھیٰ ✤

فائدہ خامسہ اس امر کا موجب ہو کہ علم مخلوقات جناب سرور کائنات مین باقی تمام آپ سے حیثیت علمی مین بھی کم آپ سے اعلم تو کیا مگر آپ کا عدیل بھی عدم **روح البیان** صفحہ مین ہے قال شیخنا العلامہ ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علوم الاولیاء من علوم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلوم الانبیاء من علوم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بہذہ المنزلۃ انتھی وفی القصیدۃ البردۃ

وکلھم من رسول اللہ ملتمس	غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وواقفون لدیہ عند حدھم	من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالیٰ بمنزلۃ نقطۃ او شکلۃ و مشرعہا بحر روحانیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول ونبی وولی اخذون بقدر القابلیۃ والاستعداد مما لدیہ ولیس لاحد ان یتجاوزہ او یتقدم علیہ انتھی ✤

ولعلک یختلج فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التفکر وان الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ھنالک ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالجواب ان مثل هذا لا یتصور تقوله سیما من مثل الغزالی بعد انعقاد الاجماع علی کون
آدم علیه السلام اعلم جمیع الملئکة فضلا عن جبریل علیه السلام وقد مر انفا اعلمیته
صلی الله علیه وسلم من جمیع الانبیاء فضلا عن آدم علیه السلام فهو صلی الله علیه
وسلم اعلم من آدم وآدم اعلم من جبریل فکیف یکون جبریل اعلم منه صلی الله علیه وسلم
فلا یبعد کون مثل هذه العبارات من المدسوسات کیف وقد نقل صاحب مجلی
اسرار الحقائق فی ص۳۵ فقال وقد سئل الولی الاشهر سیدی عبد العزیز کما فی الابریز
ص۲۶۲ عن کلام صاحب الاحیاء فی کتاب التفکر حیث قال ان سیدنا جبریل اعلم
من سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فقال رضی الله عنه لو عاش جبریل مائة الف
عام الی مائة الف عام الی ما لا نهایة لما ادرک ربعا من معرفة النبی صلی الله علیه
وسلم ولا من علمه بربه تعالی وکیف یمکن ان یکون سیدنا جبرئیل اعلم وهو انما خلق
من نوره صلی الله علیه وسلم الخ وقد کان الحبیب صلی الله علیه وسلم مع حبیبه
عز جل حیث لا جبریل ولا غیره واستمد صلی الله علیه وسلم من ربه تعالی اذ
ذاک ما یلیق بعطیة الکریم وجلاله وعظمته مع حبیبه صلی الله علیه وسلم الی اخر
ما افاد واجاد فلینظر ثمه من اراد ❁

حضرت عارف ربانی امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **درر الغواص عن فتاوی علی الخواص** کے صـ۳ پر ایک خاص تقریر کے ضمن میں مقولہ اپنے شیخ
کا تحریر فرماتے ہیں قال ولما لقن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابن ابی طالب رضی الله
عنه وخلع علیه ذلک صار یقول عندی من العلم الذی اسره الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما لیس عند جبریل ولا میکائیل فقال له ابن عباس کیف ذلک یا امیر المومنین

نقال ان جبریل علیہ السلام تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء
وقال ما منا الا له مقام معلوم فلا یدری ما وقع بعد ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انتھی اور **تفسیر نیشاپوری** مین آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے ہے
والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف لا یعلمہا الا اللہ ورسولہ انتھی فزبدۃ الکلام
وعمدۃ المرام ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل من علم خالق السموٰت وکثیر من علم
جمیع المخلوقات ولنعم ما قال الشاہ عبد العزیز الدہلوی رحمہ اللہ فی سورۃ الم نشرح
من تفسیرہ فتح العزیز

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الباب الاول فی بیان کون الانبیاء عالما بجمیع الاشیاء

ہر چند علمائے معتبرین سے شیخ ابو اسحاق شیرازی جنکی جلالت علمی کی شان تاریخ
ابن خلکان وغیرہ سے موجب اطمینان ہو سکتی ہو اس طرف کو گئے ہین کہ حضرت رسالت
پناہی کو تمام معلومات الٰہی عنایت ہوئے ہین چنانچہ وہ خود کے رسالہ **فوائد النفیسہ** مین
تحریر فرماتے ہین وکل واحد من قولہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وقولہ ما کان اللہ
لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی الغیب والغیب
اسم الجنس فہو یفید العموم کما تقرر فی اصول الفقہ وحینئذ یکون معناہ فیطلعہ
علی جمیع الغیوب وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون فی ما رواہ
البخاری وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ احمد والترمذی وصححہ البخاری

انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ماشاء الله فنعست فی صلاتی فاستثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فقال یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلثا قلت لا ادری فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردا نامله بین ثدیی فتجلی لی کل شی وعرفت خاص من حیث شخص النبی صلی الله علیہ وسلم عام من حیث المعلوم فان المعلوم فی الآیۃ الاولیٰ جمیع المعلومات وفی الآیۃ الثانی جمیع الغیوب وفی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات وفی الحدیث الثانی جمیع الاشیاء ای جمیع المعلومات وکل واحد من ہذہ المعلومات الاربعۃ اعم من الغیوب الخمسۃ وغیرہا ونحن بعون الله وحسن توفیقہ وتائیدہ اثبتنا بسبعۃ دلائلہ تعلق علمہ صلی الله علیہ وسلم بجمیع المعلومات فضلا عن ہذہ الغیوب الخمسۃ فی کتابنا المدلول بالمنقول والمعقول فی بیان شمول علم الرسول وھو کتاب صنفناہ فی ہذا الشان انتہیٰ۔ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مدارج النبوہ جلد ۲ صفحہ ۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلحا از اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضے از عرفا کتابی نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمامہ علوم الٰہی معلوم ساختہ بودند انتہیٰ۔ بعید نہیں کہ یہہ کتاب وہی کتاب المدلول ابواسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور کتاب ٭

اما شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو باوجود معتقد ہونے علم کل شئی کے حصول کے واسطے رسول مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں تامل ہے جو ویں ساتھ ہی فرمادیا کہ واین سخن بظاہر مخالف بسیاری از ادلہ ہست تا قائل آن چہ قصد کردہ باشد انتہیٰ۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے فتاوی میں شاہ صاحب کے ہمصفیر میں جو فرمایا ہو مسئلہ ما معنے

قولہ تعالیٰ قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب معناہ لایعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات ام انتھی اور اسی طرح سے شیخ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت ماننا لوازمات مماثلت و مساوات سے قرار دیتے ہین ملاحظہ ہو تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید صفحہ ۹ پر جو فرمایا ہو ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلومات اللہ تعالی والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذالک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذالک انتھی ٭

پھر شیخ ابو اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لزوم تماثل و تساوی کو تو اتحاد جمیع اوصاف کا ضروری ہو جو یہان پر مفقود ہو انتفاء وصف واحد سے لزوم مماثلت کا خیال مردود ہو تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد صفحہ ۳۴ پر ولا یشبہہ شیٔ کی شرح مین بعد ایک تقریر مفید کے تحریر فرماتے ہین فقد صرح بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلۃ انتھے جب یہان پر دعوی استقلال اور قدامت علم کا نہین مگر معطی اور حادث کہا جاتا ہو تو اب مساوات کا شائبہ تلک بھی رہیگا کہان جسکے خارج مین نظیر بھی موجود ہو ٭

فتاوی سراجیہ صفحہ ۲۸۲ مین ہو مسئلہ لو سئل سائل ان اللہ تعالیٰ ھل یعلم عدد انفاس اھل الجنۃ یقال لہ ان اللہ تعالی یعلم انہ لا عدد لانفاسھم انتھے

اسی مسئلہ کو جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نصاب بدور السافرہ
فی امور الآخرہ صفحہ ۲۱۴ مین کسی قدر بسط سے یون تحریر فرمایا ہو قال النسفی فی بحر الکلام
سئل قوم ھل یعلم اللہ تعالی عدد انفاس اھل الجنۃ والنار ام لا فان قلتم لا
وصفتم اللہ تعالی بالجھل وان قلتم نعم لزم ان اھل الجنۃ والنار یفنون قال
والجواب ان تقول ان اللہ تعالی یعلم ان انفاس اھل الجنۃ والنار لیست بمعدودۃ
ولا تنقطع قال فان قیل اذا قلتم بانہم لا یفنون فقد سویتم بینہم وبین اللہ
تعالی قلنا لا لان اللہ تعالی اول قدیم بلا ابتداء بلا انتہاء واھل الجنۃ والنار
محدثون وانما یبقون ولا یفنون بابقاء اللہ تعالی ایاھم واللہ تعالی باق لا بابقاء
احد فلا یکون تسویۃ بین الخالق والمخلوق انتھی۔ قلت فکما لا تلزم التسویۃ
ھھنا بین الخالق والمخلوق لا بد ان لا تلزم التماثل ھناک ایضا بین الحادث
والقدیم واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۞

علامہ شیرازی کی تقریر تو مخالفین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہو گئی اسے جانے
دیجئے مگر اندمال زخم مین چندان تاخیر کیجئے اور زدناھم عذابا فوق العذاب بما کانوا
یفسدون کی تفسیر سن لیجئے موجودہ وہابیہ خذلہم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات
قنوجی جی اپنے کعبہ مرادات شوکانی داس سے نقل کرتا ہو جسنے فخر رازی کے
شگون بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کاٹی پھر اسکے کاسہ لیس نے خوشی سے اسکی تو کس ذائقہ
سے چاٹی ملاحظہ فرمائے اسکی تفسیر فتح البیان طابع مصر کی دسوین جلد صفحہ ۴۴ مین
جو کہا ہو قال محمد بن علی الشوکانی اما قولہ (رازی) اذ لا صیغۃ عموم فی غیبہ
فباطل فان اضافۃ المصدر واسم الجنس من صیغ العموم کما صرح بہ ائمۃ الاصول

وغیرہم انتہی علمای قنوجی اور شوکانی کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر مخالفین
راضی ہین تو دونوں نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیکر منکرین کا منہ کالا اور مقدمہ
طے کر ڈالا ہے ❋

علی قاری رحمہ الباری مسیح الازہر شرح فقہ اکبر مین تحریر فرماتے ہین[۲۵] یعلم
اللہ المعدوم فی حال عدمہ معدوما انتہی اور قصیدہ امالی کے قول

ومَا[۲۶] المعدوم مرئیا وشیئا　　لفقہٍ لاح فی یمن الھلال

سے معدوم کا شئی ہونا ثابت ہے اور شئی ہماری بیان بنا بر تصریح بیضاوی ص۲ مین
والشیٔ[۲۷] یختص بالموجود اور ایسے ہی کہا تفتازانی نے شرح عقائد ص۱ مین
کہ والشیٔ[۲۸] عندنا ھو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور
معدوم ہر دو کا عموماً عالم ہے جو فرمایا کہ عالم الغیب نور الانوار ص۱۲۸[۲۹] مین ہے اللام
للاستغراق عند عدم دلالۃ العہد انتہی اور اس غیب پر من ارتضی من رسول
کو واقف کرتا ہے ساتھ ہی فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ارشاد
ہے مجالس الابرار ص۱۳۹[۳۰] مین ہے ان الاضافۃ کاللام قد تکون للاستغراق انتہی
اب مخالفین کو چون وچرا کی جائے باقی نہین ہے فقط تعیین وتحقیق رسول درکار ہے
وہ مطالعہ تفسیر حسینی سے حاصل جو فرمایا ہے کہ[۳۱] مراد ازین رسول محمد ہست علیہ السلام
انتہی وہو المقصود من سوق الکلام آیندہ علامت ۲۱۱ مین سواد کا حالت قبول
اسلام مین کا کلمہ فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ　وانک مامون علی کل غائب بھی
اسی مطلب کے پہلو بہ پہلو ہے اور مخالفین کو بلا معاضدت دلیل کے تاویل کی مجال نہین
ہے ملاحظہ ہو آیندہ میں روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶-تا-۲۱۰ تو شبہہ دور اور

شک کافور ہوجائیگا *

غلام محمد نادیری کی تکفیری تجارت کا ایجنٹ مقام جیت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام مین حرف اول کے عدد ۹۰ سے صرف ایک صفر ہی ساقط کرکے باقی عدد ۹ کا حرف طے لیجئے تو خاصہ لفظ طالح پیدا ہوجاتا ہو اگر قاضی شوکانی کی تقریر سے اعراض کرے اور علمائے قنوجی کی تحریر سے منھ پھیرے تو چندان قباحت نہین ہو قاضی قاضی سے خوش اور ملا ملا سے راضی نہین ہوتا یہ مشہور ہو مگر بڑودہ والاناب جناب خان بہادر نواب بھاؤ صاحب تو آج تلک چہ می سرایند و طنبورہ او چہ سرایند کا مضمون ہوگیا بنا علیہ اب اسے لازم کہ اپنے معمولی تال سُر کو چھوڑدے اور اپنا تار شوکانی طنبورہ سے جوڑے اپنی ہرزہ سرائی سے اوسی کی کارروائی پسند کرے اور مثنوی معنوی کی حکایت پر کاربند رہے جو فرمایا ہو ۔

آن یکی نائی کہ خوش نی می زدست	ناگہان از مقعدش بادی بجست
نای را بر کون نہاد او کہ ز من	گر تو بہتر میزنی بستان بزن

جب خود کچھ الاپ رہا تھا اور طنبورہ سے جداگانہ سُر نکلا تو اسے اپنا مقعد صدق مان کر اور کعبہ مرادات کیا قبلۂ حاجات جان کراسی سے دھن لگائے اور سُر ملائے رہے *

افسوس صد افسوس کہ نجدیۂ ضدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السرمدیہ بزرگان دین اور صاحبان یقین کے کتب سے مستفیض و مستفید ہونے سے تو محروم رہے مگر اپنے مجدد دین اور پیشوائے مجتہدین کے فرمودہ پر بھی غور و فکر کرنے سے کم نصیب و بد قسمت رہے والی اللہ المشتکی کہ بفحوائے حبك الشئ يعمي ويصم ہزار در ہزار شمائل حمیدہ اور بیشمار فضائل پسندیدہ مین سے جو کتب مستندہ مین سید الانبیاء والمرسلین کیلئے مبین اور متعین ہین ان سفینۂ نوح کے سے اندھے چوہون کو بجز نکتہ چینی اور نقص بینی کے اور کچھ بھی دکھتا نہین **مولینا**

رحمہ اللہ تعالی **مثنوی معنوی** مین یہ فرماتے ہین۔

گاو در بغداد آید ناگہان	بگذرد از این سران تا آن سران
از ہمہ عیش خوشیہا و مزہ	او نہ بیند غیر قشر خربزہ
دید احمد را ابو جہل بگفت	زشت نقشی کز بنی ہاشم شگفت
گفت احمد مر او را کہ راستی	راست گفتی گرچہ کار افزاستی
دید صدیقش بگفت ای آفتاب	نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
گفت او را راست گفتی ای عزیز	ای رہیدہ تو ز دنیای بچیز
حاضران گفتند کای صدر الوری	صاف گو گفتی دو ضدہا چرا
گفت من آینہ ام مصقول دست	ترک و ہندو در من آن بیند کہ ہست
تا تو می بینی عزیزان را بشر	وانکہ میراث بلیس ہست آن نظر
گر نہ فرزند بلیسی ای عنید	پس بتو میراث آن سگ چون رسید

معالم التنزیل تفسیر سورہ بنی اسرائیل مین وشارکہم فی الاموال والاولاد کے نیچے ہو
وروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یقعد علی ذکر الرجل ذکرہ اذا لم یقل بسم اللہ
اصاب معہ امرأتہ وانزل فی فرجہا وفی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قیل ومن
المغربون قال الذی یشارک فیہم الجن انتہی جب حالت ابتدائے مجامعت مین تسمیہ
ترک کرنے کی شومی سے نطفہ انسان مین نطفہ شیطان ابو الجان مختلط ہوکر بچہ بن جاتا ہو تو اس سے
پیدا شدہ مردود عزیزون کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور اونکے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہو
مولینا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہو کہ۔

گر نہ فرزند بلیسی اے عنید	پس بتو میراث آن سگ چون رسید

از

از نبی برخوان که دیو و قوم او — می برند از حال انسان خفیه بو

از رهی کانسان ازان آگاه نیست — زانکه زین محسوس و زین اشباه نیست

چون شیاطین با غلیظیهای خویش — واقفند از سر ما در فکر و کیش

پس چراجانهای روشن در جهان — بیخبر باشند از حال نهان

در سرایت کمتر از دیوان شدند — روحها که خیمه برگردون زدند

دیو دزدانه سوی گردون رود — از شهاب او محرق و مطعون شود

آن ز رشک روحهای دلپسند — از فلاک شان سرنگون می افگنند

تو اگر شلی و لنگ و کور و کر — این گمان بر روحهای مه مبر

شرم دار و لاف کم زن جان بکند — که بسی جاسوس هست از سوی تن

این طبیبان بدن دانشورند — بر سقام تو ز تو واقف ترند

تا ز قاروره همی بینند حال — که ندانی تو ازان رو اعتدال

هم ز نبض و هم ز رنگ و هم ز دم — بو برند از تو بصد گونه سقم

پس طبیبان الهی در جهان — چون ندانند از تو اسرار نهان

هم ز نبضت هم ز چشمت هم ز رنگ — صد سقم بینند از تو بیدرنگ

قول و فعل آن بول رنجوران بود — که طبیب جسم را برهان بود

وان طبیب روح در جانش رود — وز ره جان اندر ایمانش رود

هست پیشش سر هر اندیشهٔ — چون چراغی در درون شیشهٔ

حاجتش نبود بفعل و قول خوب — احذروهم هم جواسیس القلوب

این طبیبان نو آموزند خود — که بدین آیات شان حاجت بود

کاملان از دور نامت بشنوند ‌‌ تا بقعر تار پودت در روند

بلکه پیش از زادنِ تو سالها ‌‌ دیده باشندت بچندین حالها

حال تو دانند یک یک مو بمو ‌‌ زانکه پر هستند از اسرار هو

دید پیغمبر یکی جوق اسیر ‌‌ که همی بردند و ایشان در نفیر

آن یکی گفت ار چنان هست آن فرید ‌‌ چون بخندید او که مارا بسته دید

این بمنکیدند در زیرِ زبان ‌‌ آن اسیران باهم اندر بحث آن

تا موکل نشنود بر ما جهد ‌‌ خود سخن در گوشِ آن سلطان نهد

گرچه نشنید آن موکل این سخن ‌‌ رفت در گوش که بد از من لدن

پس رسول آن گفت شان را فهم کرد ‌‌ گفت آن خنده نبودم از نبرد

انگه کازاد بود دید و مکین ‌‌ من شمارا بسته میدیدم چنین

من شمارا وقت ذرات الست ‌‌ دیده ام پابسته و منکوس و پست

من شمارا سرنگون می دیده ام ‌‌ پیش ازان کازآب و گل بالیده ام

نو نه دیدم تاکنم شادی بدان ‌‌ این همی دیدم دران اقبال تان

بنگرم سر عالمی بینم نهان ‌‌ آدم و حوا نرسته از جهان

از حدوثِ آسمانِ بی عمد ‌‌ آنچه دانسته بودم افزون نشد

نقش تن را تا فتاد از بام طشت ‌‌ پیش چشمم کل آت گشت

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

خلاصۂ تقریر و کلام اور نتیجہ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علمانے آپ کے لئے حصول علم تمام معلومات کا مانا ہو اور جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آیندہ علامت ۵ میں اس علم کو کسی قید

کے ساتھ مقید گردانا ہے اما بالفعل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہو وجہ یہ کہ ابنائے زمان تو خاص باجری جوارخشت اور دیوارسے بحث کر رہے ہیں (ملاحظہ ہو **غلام محمد** کا رسالۂ ازالۃ الریب مطبوع مطبع انتظامی کانپور ۳ ش) اسکا جواب درکار ہے اس پہلو پر نظر ڈالکر باب کا عنوان کل معلومات سے نہیں کیا بلکہ جمیع اشیاء سے کیا ہے جسکا اطلاق ما وُجِدَ وَ یُوجَدُ پر ہوا کرتا ہے آیندہ علامت میں ملاحظہ کیجئے گا جو فرمایا ہے ۳۵ واقوای الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانها لم یحجب عنها شئ من العالم الخ وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی ھذا مزاحمۃ للعلم القدیم الذی لا نهایۃ لمعلوماتہ وذلک لان ما فی العلم القدیم لم یحصر فی ھذا العلم فان اسرار الربوبیۃ واوصاف الالوھیۃ اللتی لا نهایۃ لها لیست من ھذا العالم فی شئ انتھی اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل شیٔ کے عالم ہیں آپکے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ وپنہان نہیں ہو زیادت توضیح کی غرض سے اولاً اوسکی تمہید مشید ہو پھر تقریب مقصود ملاحظہ فرمائے وباللہ التوفیق ومنہ الوصول الی ذروۃ التحقیق ٭

۳۶ قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب دانندۂ پوشیدہاست لا یعزب دور نشود عنہ از علم او یا پوشیدہ نگردد از و مثقال ذرۃ ہم سنگ مورچۂ خورد یا بوزن ذرۂ از ذرات ہوا فی السموات در آسمانہا ولا فی الارض ونہ در زمین ولا اصغر ونیست خوردتر من ذلک از مثقال ذرۃ ولا اکبر ونہ بزرگ تر از ان الا فی کتاب مگر آنکہ مکتوب ہست در کتاب مبین روشن یعنی در لوح محفوظ مجموع اینہا را ثبت کردہ انتہی (**تفسیر حسینی**) ٭

۳۷ وقال اللہ تعالیٰ وما من غائبۃ ای جملۃ غائبۃ من مکتوم سر وخفی امر وشیٔ غائب فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ای اللوح المحفوظ (**معالم التنزیل**)

قال النسفی رحمہ الله تعالیٰ کا[٣٨] انہ قال ما من شیٔ شدید الغیبوبیۃ الا وقد علمہ الله واحاط بہ واثبتہ فی اللوح المحفوظ والمبین الظاھر البین لمن ینظر فیہ من الملئکۃ انتھی (مدارک التنزیل) ✦

وقال تعالیٰ وکل[٣٩] صغیر وکبیر من الاعمال ومن کل ماھو کائن مستطر مسطور فی اللوح المحفوظ (مدارک التنزیل) ✦

وقال تعالیٰ ما فرطنا[٤٠] فی الکتاب من شیٔ یعنی اللوح المحفوظ فانہ مشتمل علی مایجری فی العالم من جلیل ودقیق لم یہمل فیہ امر حیوان ولا جمادٍ۔ وقال تعالیٰ وکل[٤١] شیٔ احصینٰہ فی امام مبین یعنی اللوح المحفوظ (انوار التنزیل) ✦

وقال تعالیٰ وعندہ[٤٢] مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ یعنی ان الکل فی اللوح المحفوظ (معالم التنزیل) قال[٤٣] الحدادی الرطب والیابس عبارۃٌ عن جمیع الاشیاء اللتی تکون فی السموات والارض لانھا لا تخلوا من احدی ھاتین الصفتین انتھٰے (روح البیان) قال[٤٤] القنوجی لا رطب ولا یابس وقد شمل وصف الرطوبۃ والیبوسۃ جمیع الموجودات فلا وجہ لتخصیصھا بنوع دون نوع الا فی کتاب مبین ھو اللوح المحفوظ (فتح البیان جلد ٣ صـ١٣١) ✦

وعن[٤٥] عبدالله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم کتب الله مقادیر الخلائق ✦ جمع مقدار وھو الشیٔ الذی یعرف بہ قدر الشیٔ وکمیتہ کالمکیال والمیزان وقد یستعمل بمعنی القدر نفسہ وھو الکمیۃ والکیفیۃ ✦ قبل ان یخلق السموات

والارض * ومعنی کتب الله اجری الله القلم علی اللوح المحفوظ بایجاد ما بینہما من التعلق واثبت فیہ مقادیر الخلق ما کان وما ھو کائن الی الابد علی وفق ما تعلقت بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذھنہ بقلمہ علی لوحہ (الحدیث رواہ مسلم) [٢٦] وعن عمران بن حصین قال انی کنت عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ جاءہ قوم من بنی تمیم الخ وکتب فی الذکر کل شئ الحدیث رواہ البخاری قال القاری رحمہ الباری وکتب ای اثبت فی الذکر ای فی اللوح المحفوظ کل شئ جمیع ما ھو کائن انتھی ملخصا من (مرقاۃ المفاتیح جلد ا صـ ١٢٢ وجلد ٥ صـ ٣٢٦) [٢٧] وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال لہ اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح) *

مذکورۃ الصدر چھ آیتین اور یہ تین حدیثین پوری نو دلیلین (ہماری مومنین یعنی تسعۃ رہط کے اشکال تسعہ کو) خوب ثابت کر دیتی ہین کہ ہر ایک شئ (خواہ ذرہ بھر ہی کیون نہو (جیسا کہ علامت ٢٣ مین امام المنکرین غلام محمد کے بیان کردہ قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے) خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر ہو یا کم و بیش خفی امر ہو یا پوشیدہ بھید حیوان ہو یا جماد خشکی پر ہو یا تری مین بڑی ہو یا چھوٹی باریک ہو یا موٹی ہو چکی ہو یا آیندہ قیامت تک ہونے والی ہو سب کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ مین مکتوب ہے *

ہر چند یہ تمام اشیاء لوح محفوظ مین ہونے کا فائدہ اوپر علامت ٣٠ مین الظاہر البین لمن ینظر فیہ من الملئکۃ بتلایا ہی اور ایسے ہی علی قاری نے بھی مرقاۃ المفاتیح جلد ا صـ ١٢٢ مین جتلایا ہی کہ وحکمتہ ذلک اطلاع الملئکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا

وتصديقا ويعلموا من يستحق المدح والذم فيعرفوا لكل مرتبة انتھی لیکن شیخ اسمٰعیل افندی اس وجہ کو ناپسند کرکے اپنی تفسیر روح البیان مین تحریر فرماتے ہین [۲۹] فان قیل ما الفائدة فی کون ذلك فی اللوح مع ان اللہ تعالی لا یخفی علیہ شیٔ وکان عالما بذلك قبل ان یخلقہ ویکتبہ قیل فائدتہ ان الحوادث اذا حدثت موافقة للمکتوب ازدادت الملئکة بذلك علما ویقینا بعظیم صفات اللہ تعالی یقول الفقیر ان الملئکة لیست من اھل الترقی والتنزل فقصر الفائدة علی ذلك مما لا معنی لہ بل نقول ان اللوح قلب ھذا التعیین کقلب الانسان قد انتقش فیہ ما کان وما سیکون وھو من مراتب التنزلات فقد ضبط اللہ فیہ جمیع المقدورات الکونیة لفوائد ترجع الی العباد یعرفہا العلماء باللہ تعالی انتھی ۔

اب محض یہ غور درکار ہو کہ یہ سب کچھ جو لوح مین مکتوب ہے اور بڑے اہتمام سے قلم نے تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہین گیا ہو یہ تمام نبی علام کے خزانۂ علم سے چند دام بعد از تامل و تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ حاصل تو وہی ہوگا جسکی علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے بردۃ المدیح مین تصریح فرمائی کہ۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ	سواك عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول اللہ جاھك بی	اذ الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودك الدنیا وضرتہا	ومن علومك علم اللوح والقلم

مصرعۂ اخیر کا ترجمہ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی عطر الوردۃ فی شرح البردۃ صفحہ ۱۰۳ مین یون فرماتے ہین اور منجملہ آپکے علوم و معلومات کے [۵۱] علم لوح و قلم ہی سید صادق علی رضوی رحمہ اللہ تعالی رضیہ صادقیہ صفحہ ۱۴۰ پر اسکا ترجمہ یہ کررہے

ہین واز بعضی معلومات تو علم لوح وقلم ست الحاصل الخ وعلم تو محیط است بجمیع اشیا وانچہ بر صفحہ لوح محفوظ
از زبان قلم رسیدہ انتہی شیخ خالد ازہری حاشیہ شرح بردہ مین تحریر فرماتے ہین ومعنی الابیات
الثلثۃ الخ وعلم اللوح والقلم من علمك وانت الحقيق بذلك انتھی علامہ شیخ ابراہیم
بیجوری رحمہ اللہ شرح بردہ مین نقل کرتے ہین فان قیل اذا كان علم اللوح والقلم بعض
علومہ صلی اللہ علیہ وسلم فما البعض الآخر اجيب بان البعض الآخر هو ما اخبره الله تعالى
عنہ من احوال الآخرة لان القلم انما كتبت فی اللوح ما هو كائن الی یوم القيامة فقط
انتھی ملا علی قاری رحمہ الباری حل العقد شرح البردہ مین تسطیر کرتے ہین وكون
علومہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الكليات والجزئيات وحقائق
وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما يكون نهرا من بحور علمہ وحرفا
من سطور علمہ انتھی کتاب الابریز ص۲۵۵ مین ہے يعلم صلی اللہ علیہ وسلم من العرش
الی الفرش ويطلع علی جميع ما فيهما وهذه العلوم كلها بالنسبة اليہ صلی اللہ علیہ وسلم
كالف من ستين حزبا التي هي القرآن العزيز انتھی تفسیر حسینی مین ہے در بحر الحقائق
آوردہ کہ کلمۂ نون اشارت است بعلم اجمالی مندرج در احدیت ذاتیہ جمعیہ وقلم مشیر ست بعلم تفصیلی
مندرج در وحدانیت اسمائیہ پس حق سبحانہ قسم یاد کردہ بعلم اجمالی کائن در احدیت وبعلم
تفصیلی ثابت فرمود در وحدیت بانچہ قلم کریم مدد وات قدیم نوشتہ یعنی حروف الٰہیہ مجردہ علویہ
وکلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ جواب بش اینکہ تو بنعمت پروردگار خود مستور نیستی یعنی از تو نہ پوشیدہ اند
اسرار ازل وابد را انتہی ؛

ملا علی رحمہ الباری مرقاۃ المفاتیح جلد ا ص۵۵ مین تحریر فرماتے ہین ان للغیب
مبادی ولواحق فمباديها لا يطلع عليہ ملك مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق

فهو ما اظهره الله تعالى على بعض احبابه لوحة علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق
وصار غيبا اضافيا وذلك اذا تنورت الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها
بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتجلية القلب عن صداء الطبيعة والمواظبة على العلم
والعمل وفيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور وينبسط فى فضاء قلبه وتنعكس فيه
النقوش المرتسمة فى اللوح المحفوظ ويطلع على المغيبات ويتصرف فى عالم السفلى بل
يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التى هى اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى امام زرقانی
شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ ص ۲۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں قال فى لطائف المنن
اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور منه بدليل خبر اتقوا فراسة المؤمن فانه
ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى كنت بصره الذى يبصر به فمن كان الحق بصره
فاطلاعه على غيب الله لا يستغرب انتهى - وقال الشيخ محمد بن يحيى التادفى الحنبلى
فى ص ۱۱ من كتابه قلائد الجواهر قال الشيخ ابو محمد الشنبكى كنت آتى الشيخ
(ابو بكر بن هواره رضى الله تعالى عنه) وهو فى البطيحة جالس فى الماء بين الشمس
وحده والاسد محدقة به فكان اذا خرج من الماء يتمرغ بعضها على قدميه ورأيت
يوما بين يديه اسدا عظيما يعفر خده فى التراب على هيئة المخاطب له والشيخ كانه
يرد عليه جوابا ثم انصرف الاسد فقلت له بالذى انعم عليك ما قال الاسد وما
قلت له فقال يا شنبكى قال لى ثلثة ايام لم اذق فيها طعاما وقد اضر بى الجوع
فاستغثت الله تعالى فى السحر فقيل لى رزقك بقرة فى قرية الهامية تفترسها على سوء
بنالك وانى خائف من ذلك السوء فقلت جراحة تصيبك فى جنبك الايمن تتالم
منها اسبوعا ثم يزول المها وانى رأيت فى اللوح المحفوظ ان البقرة من رزقه واذا

افترسها يخرج اليه من الهمامية احد عشر رجلا فيقاتلونه فيخرج منهم ثلث نفر يموت
احدهم قبل الآخر بساعة ويموت ثالثهما بعد ثانيهما بسبع ساعات ويصيب الاسد
جراحة فی جنبه الايمن من احدهم ويبرء بعد اسبوع قال الشنبكی رحمہ الله فاسرعت
الی الهمامية فاذا الاسد سبقنی اليها وكان كما ذكره الشيخ ثم اتيته بعد اسبوع فرايت
الاسد بعينه بين يديه وقد برأت جراحة انتهی شيخ عبد الحق دہلوی زبدۃ الاسرار
مين حضرت محبوب سبحانی سيد عبد القادر جيلانی قدس سره وروحه واوصل الينا بره وفتوحه کا قول
نقل کرتے ہين قال رضی الله عنه يا ابطال يا اطفال هلموا وخذوا عن البحر الذي
لاساحل له وعزة ربي ان السعداء والاشقياء ليعرضون علی وان بؤبوء عينی فی
اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم الله الخ وانا نائب رسول الله صلی الله علیہ وسلم
انتہی جب نائبان رسالت مآب کے آنکھ کی تپلی لوح محفوظ مین رہے تو پھر رسول خدا کا تو پوچھنا
ہی کیا ہی۔ جلال الدین رومی مثنوی مین ارشاد فرماتے ہین

لوح محفوظ ست پیش اولیا	از چہ محفوظ ست محفوظ از خطا
نی نجوم ست و نہ رمل ست و نہ خواب	وحی حق و الله اعلم بالصواب

آیات و روایات مذکورہ بالا سے ہر متامل دریافت کرسکیگا کہ ہر ایک شی کی حقیقت لوح
محفوظ مین تحریر ہی اور لوح محفوظ باوجود ملحوظ ہونے نظر رسالت مآب کے آپکے علمی دفتر کا
محض ایک ہی حرف ہی جسپر اولیائے کاملین کی بھی نظر صرف ہی اب خاص زمین اور دنیا کی
کی نسبت جو آپ کا فرمودہ ہو وہ قابل غور ہی اور آپکے ذریعہ سے آپکے عمائد امت نے
جو استعداد حاصل کی اسکا تو عجب طور مسلم اپنی صحیح مین ثوبان رضی الله تعالی عنہ
سے روایت فرماتے ہین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوی لی

الارض فرأیت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا الحدیث
علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ میں تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی زویت الشیٔ جمعتہ
وقبضتہ یرید بہ تقریب البعید منہا حتی یطلع علیہ اطلاعہ علی القریب وحاصلہ
انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کھیئۃ کف فیہ مرآۃ ینظرہ الخ ومعناہ ان الارض
زویت لی جملتہا مرۃً واحدۃً فرأیت مشارقہا ومغاربہا ثم ہی تفتح لامتی جزءً فجزءً حتے
یصل ملک امتی الی کل اجزائہا انتہی پھر یہی علی قاری شرح شفا میں اسکی شرح
میں فرماتے ہیں ای جمعہا لی حتی اطلعت علی ما فیہا جمیعہا انتہی امام زرقانی مواہب قسطلانی
کی شرح جلد ۶ صفحہ ۲۴۲ میں فرأیت مشارقہا ومغاربہا کی شرح میں فرماتے ہیں کنایۃ عن جمیعہا
کما فی قولہ رب المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع امر جناب پشت وپناہ
وہابیان نواب قطب الدین خان نے اسی حدیث کا ترجمہ مظاہر الحق میں کیا خوب
فرمایا ہے۔ یعنے اوسکو (زمین کو) سمیٹ کرکے مثال ہتیلی کے کر دکھایا انتہی ؎

فتوحات احمدیہ اور مواہب اللدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما ایک حدیث ہے جسکے پاک بول یہ ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ
کانما انظر الی کفی ہذہ علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ میں
یہ تحریر فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع ای اظہر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع
ما فیہا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ
اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر العلم ولا یرد انہ اخبار
عن مشاہدۃ فلا یلاقی الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب من الناس

ثم یعلم باعتبار صدقه ووجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علمه الناس بعده من
جملة ما رأه حین رفعت له الدنیا صلی الله علیه وسلم انتهی ❖

حضرت عارف **جامی** قدس الله تعالیٰ سره السامی **نفحات الانس فی حضرات القدس** کے صفحہ ۱۴۹ مین تحریر فرماتے ہین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سره می فرمودند که حضرت عزیزان علیه الرحمة والرضوان می گفته اند که زمین در نظر این طائفه چون سفره ایست وما میگوییم که چون روی ناخن است هیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست انتهی سیدنا **محی الدین جیلانی** قدس سره کا فرموده آپ کے **قصیده** مین مشہور ہے۔

نظرت الی بلاد الله جمعا — کخردلة علی حکم اتصال

جسکا ترجمہ ہندی مین کسی نے یہ کیا ہے۔

دو عالم مجھ نظر ایسا دکھانا — گویا ہو ہاتھ مین رائی کا دانہ

امام **شعرانی لطائف المنن** مین ارشاد فرماتے ہین وکان الاشیاخ یقولون اعظم الاولیاء فی عصرنا هذا قدرا الشیخ احمد بن الرفاعی الی ان قالوا کان قطب الاقطاب فی الارض ثم انتقل الی قطبیة السموات ثم صارت السموات السبع فی رجله کالخلخال الخ ثم لا علم لنا بعد ذلک لما ذا وصل انتهی۔ **علی قاری** رحمه الباری **مرقاة المفاتیح** جلد ا صفحہ ۵۲ مین تحریر فرماتے ہین قال ابو یزید قدس سره لو وقع العالم الف الف مرة فی زاویة من زوایا قلب العارف ما احس به انتهی ❖

خواجہ عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سمٹ کر مثل ہتیلی کے ہوگئی آپکا علم اوسمین کے تمام اشیاء پر محیط اور حاوی ہو گیا آپکے نیاز مندون مین سے بعض کو زمین مثال سفره دکھائی اور بعض کی نگاه مین مانند ناخن کے آئی اور بعض کے آگے ہر دو عالم

مثل رائی کے ہوگئے اور بعض کے پانوں مین ساتون آسمان ایک اونی سے پازیب بنگئے
پھر انصاف پسند خود ہی جان لین کہ رسول مقبول کی نظر رفیع سے کہان کیا چھپ رہا ہوگا
اور آپکے علم وسیع سے کیا پوشیدہ ہوگا صاحب کتاب ابریز صفحہ ۲۵ مین اپنے شیخ عارف عبد العزیز
سے نقل فرماتے ہین ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات
الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموٰت ونجومھا والارضین وما
فیہما وکرة العالم باسرھا تستمد منہ ویسمع اصواتھا وکلامھا فی لحظة واحدة ویمد
کل واحد بما یحتاجہ ویعطیہ ما یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا عن ھذا بل
اعلی العالم واسفلہ بمنزلة من ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرحم ھذا الولی فینظر
فیری مددہ من غیرہ وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من الحق سبحانہ فیری الکل منہ تعالی انتھی

معالم التنزیل مین خلق الانسان علمہ البیان کی تفسیر یہ بھی کی ہے قال ابن
کیسان خلق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما کان
وما سیکون انتھی **تفسیر حسینی** مین ہے یا بوجود آورد محمد علیہ السلام را و بیاموزانید ویرا
بیان آنچہ بود و ہست و باشد انتہی۔ **تفسیر رؤفی** مین ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین
لاکر بیان اُس چیز کا کہ تھی اور ہوگی عنایت کیا انتہی۔ ولنعم ما قیل۔

شاہ می بخشد بخاصان جامۂ پوشیدہ را		نیست جز انسان کسی شایستۂ اوصاف حق

مشکوٰة المصابیح باب المعجزات فصل ثانی مین ہے عن ابی ھریرة قال جاء ذئب
الی راعی غنم فاخذ منھا شاة فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ قال فصعد الذئب
علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ فاخذتہ ثم انتزعتہ

منی فقال الرجل تالله ان رأیت کالیوم ذیب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل
فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل
یهودیا فجاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرہ واسلم فصدقه النبی صلی الله علیه
وسلم الحدیث رواہ فی شرح السنة ۔ **علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح جلد ۵** صـ ۴۷
میں یخبرکم بما مضی وما ھو کائن کی شرح یہ کی یخبرکم بما مضی ای بما سبق من خبر
الاولین من قبلکم وما ھو کائن بعدکم ای من نبأ الآخرین فی الدنیا ومن احوال
الاجمعین فی العقبی انتہی ۔ **کمال الدین دمیری حیات الحیوان** میں تحریر
فرماتے ہیں[81] قال ابن عبد البر ان اھبان بن اوس کان فی غنم له فشد الذیب علی
شاۃ منها فصاح به اھبان فاقعی الذئب وقال اتنزع منی رزقا رزقنیه الله تعالی
فقال اھبان ما سمعت ولا رأیت اعجب من ھذا ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب
من ھذا و رسول الله صلی الله علیه وسلم بین ھذہ النخلات واومی بیدہ الی
المدینة یحدث بما کان وبما یکون ویدعوا الناس الی الله تعالی والی عبادته
وھم لا یجیبون قال اھبان فجئت النبی صلی الله علیه وسلم واخبرته بالقصة
واسلمت فقال لی حدث به الناس انتہی ۔ **مولنا وکیل احمد صاحب**
وسیلہ جلیلہ کے صـ ۱۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں[82] علم ما کان وما یکون ایسا حاوی جملہ ہو کہ اس سے
کوئی شئ خارج نہیں ہو سکتی انتہی ٭

تفسیر عرائس البیان صـ ۲۹۳ میں ہو[83] تلک من انباء الغیب نوحیها الیک
الکشف والانباء علی مرتبتین الاولی للارواح قبل الاشباح فی دیوان الغیب حتی
رأت بنور الغیب اسرار المکتوم والاخری بعد کونها فی الاشباح فتری وتسمع ما رأت

وسمعت فی الغیب قبل دخولها فی الاشباح تجدیدا لعهد المکاشفة وتذکیرا
لعقود المشاهدة وما قال سبحانه ماکنت تعلمها ای قبل کون روحك واما بعد کون
روحك علمت ماکان وما سیکون انتھی صاحب کتاب الابریز ص۲۳ مین اپنے
شیخ عارف عبدالعزیز قدس سرہ سے نقل فرماتے ہین الثالث التمییز ھو نور فی الروح
یتمیز بہ الاشیاء علی ماھی علیہ فی نفس الامر تمییزا کاملا ومع ذلك فلا یحتاج
فیہ الی تعلم بل بمجرد رویة الشئ او سماع لفظة تمیزہ وتمیز احوالہ ومبداہ ومنتہاہ
والی این تصیر ولماذا خلق ثم الارواح مختلفة فی ھذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن
الارواح من ھو قوی فی الاطلاع ومنھا من ھو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك
روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانھا لم یحجب عنھا شئ من العالم فھی مطلعة علی
عرشہ وعلوہ وسفلہ ودنیاہ وآخرتہ ونارہ وجنتہ لان جمیع ذلك خلق لاجلہ
صلی اللہ علیہ وسلم فتمییزہ علیہ السلام خارق لھذہ العوالم باسرھا فعندہ
تمییز فی اجرام السموات من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر
فی جرم کل سماء وعندہ تمییز فی ملائکة کل سماء واین خلقوا ومتی خلقوا
والی این یصیرون وتمییز اختلاف مراتبھم ومنتہی درجاتھم وعندہ علیہ السلام
تمییز فی الحجب السبعین وملئکة کل حجاب علی الصفة السابقة وعندہ علیہ السلام
تمییز فی الاجرام النیرة التی فی العالم العلوی مثل النجوم والشمس والقمر واللوح والقلم
والبرزخ والارواح التی فیہ علی الوصف السابق وکذا عندہ علیہ السلام تمییز
فی الارضین السبع وفی مخلوقات کل ارض وما فی البر والبحر من ذلك فیتمیز
جمیع ذلك علی الصفة السابقة وکذا عندہ علیہ الصلوة والسلام تمییز فی

الجنان ودرجاتها وعدد سكانها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقى من العوالم ليس
فى هذا مزاحمة للعلم القديم الازلى الذى لا نهاية لمعلوماته وذلك لان
ما فى العلم القديم لم ينحصر فى هذا العالم فان اسرار الربوبية واوصاف الالوهية
التى لا نهاية لها ليست من هذا العالم فى شئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها
بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها واقدرها
على ذلك - الرابع البصيرة وهى عبارة عن سريان الفهم فى سائر اجزاء الروح
كما يسرى فى جميعها ايضا سائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قايم بجميعها والذوق
قايم بجميعها واللمس قايم بجميعها حتى انه ما من جوهر من جواهرها الا وقد قام
به علم وسمع وبصر وشم وذوق ولمس فتبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
الحواس فاذا احبت الروح الذات وزال الحجاب الذى بينهما امدتها بهذه
البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجوهرها
كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالجملة فما كان للروح يصير للذات وقد
زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملئكة صدره
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير ففى ذلك الوقت وقع الالتئام
والاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
من خلفه كما يرى من امامه وقد قال صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضى الله تعالى

عنهم اقيموا ركوعكم وسجودكم فانی اراکم من خلفی کما اراکم من امامی فهذا سر الحدیث
والله تعالیٰ علم۔ الخامس عدم الغفلة وهو عبارة عن انتفاء اوصاف الجهل
واضداد العلم عن القدر الذي بلغ اليه علمها ووصل اليه نظرها فلا يلحقها سهو
ولا غفلة ولا نسيان عن معلوم ای معلوم من القدر الذي وصلت اليه وليس
حصول المعلومات لديها على التدريج بل يحصل ذلك بنظرها دفعة واحدة فليس
فی علمها انها اذا توجهت الى شئ غفلت عن غيره بل اذا توجهت اليه حصل غيره
معه بل لا يحتاج الى توجه لان العلوم فطرية فيها ففی اول نظرتها حصلت لها
علوم دفعة واحدة ثم دام لها ما دامت ذاتها فهذا هو المراد بعدم الغفلة و
هو ثابت لكل روح وانما تختلف فی قدر المعلوم فمنها من علومه كثيرة ومنها
من علومه قليلة واعظم الارواح علما واقويها نظرا روحه عليه الصلوة والسلام
لانها يعسوب الارواح فهی مطلعة على جميع ما فی العوالم كما سبق دفعة واحدة
من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة صلى الله
عليه وسلم۔ امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فی العالم
مع عدم لحوق الغفلة لها فی ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدريج والترتيب
بمعنى انها ما من شئ تتوجه اليه فی العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه
فاذا توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتی على ما فی العالم فلها تسلط فی
العلم على ما فی العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطيق الذات ما تطيقه الروح
من حصول ذلك فی دفعة واحدة وكذا يختلفان فی عدم الغفلة فانه فی الروح

علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فھو بالنسبۃ الی توجھہا بمعنی انھا اذا
توجہت الی شئ لا یفوتھا ولا یلحقہا فی توجہہا الیہ سھو ولا غفلۃ ولا نسیان
واما اذا لم تتوجہ الیہ فانھا قد تغفل منہ ویقع لھا فیہ السھو والنسیان و
لھذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون
فاذا نسیت فذکرونی قال ذالک حین وقع لہ السھو ولم ینبھوہ **قلت**
للہ درہ من امام فانہ قد اعطی للحقیقۃ حقہا واعطی للشریعۃ حقہا انتہی ؂
عارف جامی قدس اللہ سرہ السامی **نقد النصوص شرح الفصوص**
میں تحریر فرماتے ہیں وذٰلک لان الحقیقۃ المحمدیۃ التی فی صورۃ الاسم الجامع
الالھی ھی التی ترب صور العالم کلھا بالرب الظاھر فیھا فلا بد لھا من الاتصاف
بصفات الالھیۃ کلھا من العلم الشامل والقدرۃ الکاملۃ وغیرھما یتصرف
فی اعیان العالم علی حسب استعدادتھا ولکن ذلک انما ھو من جھۃ حقیقتھا
لا من جھۃ بشریتھا انتہی ؂
مولانا **وکیل احمد صاحب وسیلہ جلیلہ** ص۸۳ میں تحریر فرماتے ہیں **شاہ
ولی اللہ دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **الطاف القدس** ص۸۶ میں تحریر فرماتے ہیں چون رفتہ
رفتہ سخن بحقائق غامضہ افتاد ازان حالت نیز رمزی باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک
نیزہ وچہ یک مشت کمال عارف از حجر بحت بالاتر میرود ونفس کلیۃ بجائے جسد عارف
میشود وذات بحت بجائے روح او ہمہ عالم را طبعا بعلم حضوری درخود بیند اس سے بڑھکر
کیا ہوگا یہ ایسا امر ہے جسے لسان شرع کھلکر بیان نہیں کرتی حضرت شاہ صاحب کا حوصلہ
تھا کہ آخر نہ رہ سکے اور کیفیت واقعیہ کو صاف بیان فرمایا جب ذات بحت بجائے روح

کے ہوئی تو کوئی شے اوسپر مخفی نہین رہ سکتی انتہی **علی قاری** رحمہ الباری **مرقاۃ المفاتیح**
جلد ۲ صــــ میں تحریر فرماتے ہین قال القاضی النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت
عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتری
الکل کالمشاہد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ انتہی
اور **مناوی** نے **تیسیر شرح جامع صغیر** مین فتری وتسمع الکل بیان کیا ہو۔
علامات ۸۳، ۸۲، ۸۸، ۵، ۸۱، ۸۹، ۸۰ کی عبارات صوفیہ صافیہ کے طور پر ہین جسکے مذاق سے ذریۃ نجدیہ
بیخبر ہین پھر اسکے قبول کرنے مین گوناگون شبہات ظاہر کئے بغیر رہنے کے نہین ہاین خیال اب
کسیقدر احادیث پیش کئے جاتے ہین شاید گمراہان تیہ ضلالت بر سر راہ ہدایت آجائین۔
محی السنہ **بغوی معالم التنزیل** مین اور **ابن خازن لباب التاویل** مین
ابن مسعود سے روایت کرتے ہین قال اوتی نبیکم علم کل شئ الا علم مفاتیح الغیب
انتہی۔ **حافظ عسقلانی** رحمہ اللہ تعالیٰ **فتح الباری شرح صحیح بخاری** جلد ۸
صــ۲۱۹ میں تحریر فرماتے ہین روی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال اوتی نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شئ الا علم مفاتیح الغیب انتہی **سیرۃ الاحمدیہ** مین ہے
وعن ابن مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شئ غیر الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ
رواہ احمد وابو یعلی وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ رواہ احمد
والطبرانی بسند صحیح انتہی۔ ان احادیث سے کالشمس فی کبد السماء ثابت ہے کہ
ماوری پانچ مفاتیح کے باقی سب کچھ آپ کو عنایت ہوچکا تھا اب اتنا ہی دریکار ہو کہ ان پانچ کا
علم بھی آپ کو تھا یا نہین جب یہ ثابت ہو جاوے کہ انکا علم بھی آپکو تھا تو پھر تمام اشیاء کا

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے مین کوئی حرج نہ ہوگا لہذا اب ضرور ہوا کہ ہم دریافت کرین
کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہو بعد از تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ
جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل مین درج کرے دیتا ہون ؛

تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ مین ہو [۹۲] ولک ان تقول ان علم ہذہ الخمسۃ
وان کان لا یعلمہا احد الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ
بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر انتہی علامہ شنوانی
رحمہ اللہ تعالی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ مین [۹۳] تحریر فرماتے ہین لا یعلم متی تقوم
الساعۃ الا اللہ فلا یعلم ذلک ملک مقرب ولا نبی مرسل قال بعض المفسرین
لا یعلم ہذہ الخمس علماً لدنیاً ذاتیاً بلا واسطۃ الا اللہ فالعلم بہذہ الصفۃ مما
اختص اللہ تعالی بہا واما بواسطۃ فلا یختص بہ تعالی انتہی محدث دہلوی
اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین [۹۴] ومراد آنست کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل
ہیچ کس اینہا را نداند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدائے کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود
کسی را بوحی والہام بدانا ند انتہی علامہ شیخ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ تعالی شرح قصیدہ
بردہ صـ ۔۔ مین تحریر فرماتے ہین [۹۵] ولم یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان
اعلمہ اللہ تعالی بہذہ الامور الخمسۃ انتہی پھر وہی شنوانی اوسی جمع النہایہ مین تحریر
فرماتے ہین [۹۶] وہذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ہذا الحصر
بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ وقد ورد ان اللہ تعالی لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیء انتہی ۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح
بخاری جلد اصـ ۳۳ مین فرمایا ہو [۹۷] قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیء من ہذہ

الامور الخمسة لهذا الحديث وقد فسر النبي صلی اللہ علیہ وسلم قوله تعالی وعنده مفاتيح الغيب بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شئ منها غير مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواه انتهی ۔ **امام مناوی** رحمہ اللہ تعالی **روض النضیر شرح جامع الصغیر** مین تحریر فرماتے ہین فاما قوله لا يعلمها الا هو فمفسر بانه لا يعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالی فان ثمه من يعلمها وقد وجد ذلک لغير واحد کما راينا جماعة علموا امتی يموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المراة وقبله انتهی ٭

ہرچند ان روایات سے قلب سلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہوگیا ہوگا کہ علوم خمسہ یعنے مفاتیح الغیب کی تعلیم اولیار کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہین بعض کو بعض کا ان پانچ مین سے اعلام وقوع مین بھی آیا ہو پھر نبی برگزیدہ کے واسطے تو اوسکی تجویز مین کلام ہی کیا ہو بالخصوص جب ذکر قیام ساعۃ کے سوائے باقی چارون کا لوح محفوظ مین مذکور ہونا بالاتفاق مانا گیا ہو پھر لوح محفوظ آپ کے دفتر علمی کا ایک حرف ہو گی آپ کو اس سے اطلاع نہ ہو یہ جائے تامل نہین تو اور کیا ہو۔ تاہم چونکہ علیحدہ صحیح اشارات اور صریح روایات سرور دست اور پیش نظر ہون تو اونکا بیان بھی خالی از فائدہ نہین ہو بناءً علیہ ہر پانچ کا ثبوت جداگانہ درج ذیل کیا جاتا ہے ٭

اول ینزل الغیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان ومکان ومقدار نزول کمیتہ وکیفیتہ ذاتا کوئی جانتا نہین تو تو مسلم ہو مگر اسکا کوئی مدعی نہین کہ ذاتا بجز خداوند پاک کے کوئی جانتا ہو اور اگر یہ مراد لی ہو کہ اللہ تعالی کسی کو یہ علم بتاتا نہین اور بتانے سے جانا جاتا نہین تو بلحاظ ماسبق انفا لا نسلم موجب یہ کہ آیۃ کل شئ احصینہ فی امام مبین مین

داخل ہو اور معلومات امام مبین کو علم نبوی شامل بہتیرے فرشتوں کو معلوم ہو تو پھر نبی برگزیدہ اوسکے علم سے کیوں محروم ابن جریر اپنی تفسیر مین وما ننزلہ الا بقدر معلوم کے نیچے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہین بلغنا ان اللہ تعالی ینزل مع المطر اکثر من عدد ولد ابلیس وولد آدم یحصون کل قطرۃ حیث تقع وما تنبت انتھی - اور ابن عساکر تاریخ دمشق مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ان جبرئیل حدثہ قال کل قطرۃ مطر تنزل من السماء موکل بہا ملک من الملئکۃ یضعہا موضعہا انتھی - شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالی صراط مستقیم شرح سفر السعادت صـ ۲۲ مین تحریر فرماتے ہین بالجملہ نوبتی استسقی میکرد ابولبابہ بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ بود ام بر خاست وگفت یا رسول اللہ خرما در مربد است اگر آب باران خراب خواہد شد بر غم ابی لبابہ فرمود اللہم اسقنا حتی یقوم ابولبابۃ عریانا فیسد ثعلب مربدہ بازارہ فامطرت فاجتمعوا الی ابی لبابۃ فقالوا انہا لن تقلع حتی تقوم عریانا فتسد مربدک بازارک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل فاستھلت السماء انتھی ؛

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اسکے استنزال مین کسی کے ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہین حاصل ہوتی تو محض بوالہوسی اور خام خیالی ہے سیرۃ احمدیہ صـ ۱۴ مین مواہب لدنیہ سے منقول ہو عن جلہمۃ بن عرفطہ قال قدمت مکۃ وقریش فی قحط فقائل منہم یقول اعتمدوا اللات والعزی وقائل منہم یقول اعتمدوا مناۃ الثالثۃ الاخری فقال شیخ وسیم حسن الوجہ جید الرأی انی تؤفکون ای کیف تصرفون عن الحق فیکم باقیۃ ابراہیم وسلالۃ اسمعیل قالوا

کانک عنیت ابا طالب فقال ایها فقاموا باجمعهم وقمت معهم فد تقنا بابه فخرج الینا رجل حسن الوجه علیه ازار قد اتشح به فقاموا الیه وقالوا یا ابا طالب اقحط الوادی واجدب العیال فقم فاستسق لنا فخرج ابو طالب ومعه غلام کانه شمس دجنة ای ظلمة وحوله اغیلمة فاخذه ابو طالب فالتصق ظهره بالکعبة ولاذ ای طاف وباصبعه الغلام ومافی السماء قطعة من سحاب فاقبل من ههنا وههنا واغدق ای کثر مطره وانفجر له الوادی واخصب النادی والبادی وفی ذلک یقول ابو طالب مادحا للنبی علیه الصلوٰة والسلام وابیض یستقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل اخرجه ابن عساکر انتهی منهاج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب کے ص ۹۰ میں ہے وقد ذکر فی المغنی فی تفسیر قوله المجید وکلامه الحمید واذ استسقی موسی لقومه انه روی ان اعرابیا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یشکو الجدوبة فقال یا رسول الله مالنا بعیر یأط ولا صبی یصطبح وانشاء یقول

اتیناک والعذراء تدمی لبانها	وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
والقی بکفیه الفتی لاستکانة	من الجوع هونا لا یمر ولا یحلی
ولا شئ مما یاکل الناس عندنا	سوی الحنظل العامی والعلهز الفسل
ولیس لنا الا الیک فرارنا	واین فرار الناس الا الی الرسل

فقام النبی صلی الله علیه وسلم وهو یجر رداءه فصعد المنبر ثم رفع رأسه الی السماء وبکی حتی ابتلت لحیته فقال اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غدقا مغدقا طبقا مونقا مورقا دیما وابلا سائلا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضائر غیثا مونقا مورقا دیما درارا وابلا سائلا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضائر

تملأ به الضرع وتنبت به الزرع وتحيي به البلاد وتغيث به العباد وتجعله بلاغا للحاضر والباد وتحي به الارض بعد موتها وكذلك تخرجون قال والله ما رد يده الى نحره حتى لتفت السماء بارواقها وابلغت بارواقها فمطروا اسبوعا فلما كانت الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر فدخل الاعرابي وقال يا رسول الله الغرق الغرق هلكت المواشي وانهدمت السيول وانهدمت البنيان فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اللهم على رؤس الجبال والآكام بطون الاودية وعلى منبت الزروع والاشجار فانجابت السحابة فاحدقت بالمدينة كالاكليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لله در ابي طالب لو كان حيا لقرت عيناه بي من ينشد قوله فقام علي رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله اردت ـ

وابيض يستسقى الغمام بوجهه	ثمال اليتامى عصمة للارامل
يلوذ به الهلاك من آل هاشم	وهم عنده في نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله يرفع احمدا	وانا نقاتل دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله	ونذهل عن ابنائنا وحلائل

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انتهى مشكوة المصابيح

١٠٤٧
ميں ہے وعن ابي الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة رضي الله تعالى عنها فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف فمطروا مطرا حتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق رواه

الدارمی انتھی۔ سید سمہودی جواہر العقدین میں اور ابن حجر مکی صواعق المحرقہ
میں اور محمد ابن مبارک منہاج الاحباب میں تحریر کرتے ہیں ان الحسن[۱۰۵] العسکری
لما حبس بسر من رای قحط الناس قحطا شدیدا فامر الخلیفۃ المعتمد بن المتوکل
بالخروج للاستسقاء ثلثۃ ایام فخرجوا ولم یسقوا فخرج النصاریٰ ومعھم راھب
کلما مد یدہ الی السماء ھطلت ثم فی الیوم الثانی کذالک فشک بعض الجھلۃ وارتد
بعضھم فشق ذلک علی الخلیفۃ فامر باحضار الحسن وقال ادرک امۃ جدک
قبل ان یھلکوا فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک انشاء اللہ تعالیٰ وکلم
الخلیفۃ فی اطلاق اصحابہ من السجن فاطلقھم فلما خرج النصاریٰ للاستسقاء
ورفع الراھب یدہ مع النصاریٰ غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدہ فاذا
فیہ عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس
بیضاء فعجب الناس من ذلک فقال الخلیفۃ للحسن ما ھذا یا ابا محمد فقال ھذا عظم
نبی ظفر بہ ھذا الراھب من بعض قبور الانبیاء وما کشف عن عظم نبی
تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبھۃ
عن الناس فرجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلات الخلیفۃ تصل الیہ
انتھی۔ مشکوۃ المصابیح میں ہے[۱۰۶] وعن انس ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا
استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا
وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری انتھی۔ ارشاد الساری
شرح صحیح بخاری میں ہے[۱۰۷] قال ابو علی الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن السمرقندی
قدم علینا بلنسیۃ عام اربعۃ وستین واربعمائۃ قال قحط المطر عندنا بسمرقند

فی بعض الاعوام فاستسقی الناس مرارا فلم یسقوا فاتی رجل صالح معروف بالصلاح الی قاضی سمرقند وقال له انی رأیت رایا اعرضه علیك قال وما هو قال اری ان تخرج ویخرج الناس معك الی قبر الامام محمد بن اسمعیل البخاری ونستسقی عنده فعسی الله ان یسقینا فقال القاضی نعم ما رأیت فخرج القاضی ومعه الناس واستسقی بهم وبکی عند القبر وتشفعوا بصاحبه فارسل الله تعالی السماء بماء عظیم غزیر اقام الناس من اجله بخرتنك سبعة ایام او نحوها ولا یستطیع احد الوصول الی سمرقند من کثرة المطر وغزارته وبین سمرقند وخرتنك ثلثة ایام انتهی مشکوٰة المصابیح میں ہو وعن [۱۰۸] شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل العنهم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد انتهی

مذکورہ بالا روایات میں ابوطالب کا توسل جناب سید الرسل سے اعرابی کی شکایت خود بدولت سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا توسل حضرت عباس سے اور اہل سمرقند کا توسل قبر بخاری سے تو دریافت ہوا ہوگا مگر **مثنوی شریف** دفتر دویم میں حاجیوں اور ایک بادیہ نشین کی حکایت بھی قابل غور ہو۔ [۱۰۹]

زاہدی بد در میان بادیہ	در عبادت غرق چون عبادیہ
حاجیان آنجا رسیدند از بلاد	دیدہ شان ہر زاہد خشک اوفتاد
جای زاہد خشک بود او تر مزاج	از سموم بادیہ بودش علاج
حاجیان حیران شدند از وحدتش	وان سلامت در میان آفتش

در نماز استاده بد بر روی ریگ / ریگ کز تفش بجوشد آب دیگ

گفتهٔ سرمست بر سبزه و گلست / یا سواره بر براق و دلدل است

یا که پایش بر حریر و حله هاست / یا سموم او را به از باد صبا است

ایستاده تازه روی اندر نماز / با خضوع و با خشوع و با نیاز

با حبیب خویشتن میگفت راز / مانده بد استاده با فکر دراز

پس بماندند آن جماعت با نیاز / تا شود درویش فارغ از نماز

چون ز استغراق باز آمد فقیر / زان جماعت زنده روشن ضمیر

دید کابش میچکد از دست و رو / جامه اش تر بود ز آثار وضو

پس بپرسیدش که آبت از کجاست / دست را برداشت کز سوی سما است

گفت هرگاهی که خواهی میرسد / یا گهی باشد اجابت گاه رد

مشکل ما حل کن ای سلطان دین / تا ببخشد حال تو ما را یقین

وانما سری بما ز اسرار ها / تا ببریم از میان زنارها

چشم را بگشود سوی آسمان / که اجابت کن دعای حاجیان

رزق جوی را ز بالا خوگرم / تو ز بالا بر گشودستی درم

ای نموده تو مکان از لامکان / فی السماء رزقکم کرده عیان

در میان این مناجات ابر خوش / زود پیدا شد چو پیل آبکش

همچو مشک از ابر باریدن گرفت / در گو و در غارها مسکن گرفت

ابر می بارید چون مشک اشکها / حاجیان جمله گشاده مشکها

یک عجایب در بیابان رو نمود / ابر چون مشکی دهن را بر گشود

یک جماعت زان عجایب کارہا	می برید ند از میان زنارہا
قوم دیگر را یقین دراز دیاد	زین عجب واللہ اعلم بالرشاد
قوم دیگر ناپذیر از ترش وخام	ناقصان سرمدی تم الکلام

ثانی یعلم مافی الارحام یہان بھی بدستور اگر یہ کہا جاتا ہی کہ بلا اعلام الٰہی کسی کو جنین کی کیفیت معلوم نہین ہو تو مسلم مگر اس سے مافی الارحام کا اللہ پاک کے اعلام سے جاننا منتفی نہین ہوتا پس کافی ہو اس بارہ مین ملاحظہ گذشتہ علامت ۹ کا اور محتاج بیان نہین کہ فیضان ہمچو علوم کا اس عبارت مین کی جماعت پر بذریعۂ ذات بابرکات نبوی علیہ الصلوۃ والتحیات ہی ہو پھر علم نبوی مین تردد کیون کیا جاوے صاحب کتاب الابریز ص۱۵۸ مین اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر دلپذیر کی ضمن مین یون قلمبند کرتے ہین قلت[۱۱] للشیخ رضی اللہ عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس المذکورات فی قولہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقال کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذہ الخمس انتھی۔ بالخصوص جب روایات ذیل بھی مؤید مقصود موجود ہون تو خیالات ابناء زمان سرے سے مردود ٭

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ مین اور مولانا کرامت علی سیرۃ الاحمدیہ مین نقل کرتے ہین عن[۱۱۱] ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتنی ام الفضل قالت مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدتہ فاتینی بہ قالت یارسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال ھو

ما اخبرتك قالت فلما ولدته اتيته فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسرے والماه من ریقه وسماه عبداللہ وقال اذهبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه فذکر له فقال هو ما اخبرتها هذا ابو الخلفاء حتی یکون منهم السفاح حتی یکون منهم المهدی رواه الخطیب وابونعیم انتهی۔ یہ علم ما فی الارحام کے باب مین صرف حالت حمل کی ہی نظیر نہین ہو بلکہ سفاح اور مہدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تعبیر ہو پھر علمحدہ روائتین ملاحظہ فرماکر اطمینان حاصل کریجے ✣

خطیب تبریزی مشکوٰۃ المصابیح مین نقل کرتے ہین [۱۱۲] وعن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انی رائت حلماً منکراً اللیلة قال وما هو قالت انه شدید قال وما هو قالت رایت کان قطعةً من جسدك قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رائت خیرا تلد فاطمہ انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرك فولدت فاطمة الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواه البیهقی فی دلائل النبوة انتهی ✣

یہان پر دخل بیجا کا دفعیہ عبارت کتاب الابریز ۱۵۵ سے ہوجایگا جو فرمایا ہے [۱۱۳] وسالته رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قوله تعالیٰ وما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء اللہ ربنا ما هذا الاستثناء من شعیب علیه السلام فان الاستثناء یقتضی الشك وعدم الثبوت علی الحالة التی هو علیها فقال الاستثناء محض رجوع الی اللہ تعالیٰ وذلك هو محض الایمان لان اهل الفتح ولاسیما الرسل علیهم السلام یشاهدون فعل اللہ فیهم وانه لاحول لهم ولاقوة وان الفعل الذی یظهر علی ذواتهم انما هو

من اللہ تعالیٰ فاذا استثنیٰ صاحب ہذا الحالۃ فقد غرق فی بحر العرفان واتی باعلی درجۃ الایمان انتہیٰ ؎

پھر منکرین کو یہ طور ناپسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہیں تو بفضلہ تعالیٰ اور روایات کتب مستندہ مین نظر سے دور نہیں۔ علامہ ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ مین بھی محمد بن مبارک نے منہاج الاحباب مین ضمن قصہ نکاح فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مین نسائی سے دعا کے بول یہ بیان کئے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو مصداق قران السعدین یا بقول امامیہ مضمون مرج البحرین پر قطرات ماء قراح کے چھڑک کر فرمایا اللّٰہم بارک فیہما وبارک لہما فی نسلہما وفی روایۃ فی شملہما وفی روایۃ فی شبلیہما قیل وہو مصحف فان صحت فالشبل ولد الاسد فیکون ذالک کشفا واطلاعا منہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انہا تلد الحسنین فاطلق علیہما شبلین وہما کذالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انتہیٰ ؎

علامہ شیخ حسین بن محمد ابن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تاریخ الخمیس فی ذکر انفس النفیس صفحہ ۱۹۸ مین تصریح فرماتے ہین وقدم وفد نخع وہم آخر الوفود قدوما علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قدومہم فی نصف المحرم سنۃ احدی عشرۃ فی مائتی رجل فنزلوا دار الاضیاف ثم جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرین بالاسلام وقد کانوا بایعوا معاذ ابن جبل وقال رجل منہم یقال لہ زرارہ بن عمر یا رسول اللہ انی رائت فی سفری ہذا عجبا قال وما رائت قال رائت اتانا ترکتہا کانہا ولدت جدیا اسفع احوی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل ترکت مصرۃ علی حمل قال نعم قال فانہا ولدت غلاما وہو ابنک قال یا رسول اللہ فما بالہ اسفع احوی قال ادن منی فدنا منہ فقال ہل بک من برص تکتمہ

قال والذي بعثك بالحق نبیا ما علم بہ احد ولا اطلع غیری علیه انتھی ۔ یہ نبی برگزیدہ
کے علم مافی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسلمند اور ناچاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہیچ مضامین
کے اصغا کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم مافی الارحام کا بھی اولاً ایک شمہ حوالہ بیان
ہو پھر ثانیاً کاہن شام کا ذکر اولیا ءکرام کے اظہار شان ہو ✦

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تاریخ الخلفا ء ص ۵۰ مین ارقام فرماتے
ہین وعن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان ابابکر نحلها جداد عشرین وسقامن
ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة والله مامن الناس احد احب الیّ غنیً
منك ولا اعز علی فقرا بعدی منك وانی کنت نحلتك جداد عشرین وسقاً
فلو کنت جددته واحترزته کان لك وانما هو الیوم مال وارث وانما هو اخواك
واختاك فاقتسموه علی کتاب الله فقالت یا ابت والله لو کان کذا وکذا لترکته انما
هی اسماء فمن الاخری فقال ذو بطن بنت خارجه اریها جاریة رواه مالك وفی
روایة قال ذات بطن ابنة خارجة قد القی فی روعی انها جاریة فاستوص بها
خیرا فولدت ام کلثوم رواه ابن سعد انتهے ۔ نزہتہ الناظرین ص ۴۵ مین ہے
فتزوجها طلحه بن عبد الله انتهی ۔ سبحان اللہ صدیق اکبر تو افضل الناس بعد
الانبیا تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا حال قابل غور و خیال ہے
وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہین ہے ✦

امام کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حیاة الحیوان مین حوالہ
بیان کرتے ہین وعن ابن ابی لهیعة عن ابی الاسود عن عروة قال لقی رسول الله صلی الله
علیه وسلم رجلا من اهل البادیة وهو متوجه الی بدر لقیه بالروحاء فسأله القوم

عن الناس فلم يجد واعنده خبرا فقالوا له سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال افيكم رسول الله فقالوا نعم فجاء وسلم عليه ثم قال ان كنت رسول الله فاخبرني
عما في بطن ناقتي هذه فقال له سلمة بن سلامة بن وقش وكان غلاما حدثاً لا تسئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم واقبل علي فانا اخبرك عن ذلك نزوت عليها
ففي بطنها سخلة منك فقال رسول الله صلى الله وسلم مه فحشت الرجل ثم
اعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى قفلوا
واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنونهم فقال سلمة يا رسول الله ما الذي يهنئونك
والله ان رأينا الاعجائز صلعا كالبدن المعقلة فنحرنها فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لكل قوم فراسة وانما يعرفها الاشراف رواه الحاكم في المستدرك وقال
هذا صحيح مرسل وحكاه ابن هشام في سيرته انتهى ✤

عجیبه عارف جامی قدس سره السامی سلسلة الذهب صفحه ۲۲۵ مین تحریر فرماتے ہین

گشت پر باد مفسدے را بوق	بر و نقش نفیر بر عیوق
شد پے میل خویش ملحه جوی	گرد صحرا و دشت در تگ و پوی
اشترے یافت ناگہان ماده	بهر مقصود خویش آماده
خواست با او شود بزودی جفت	شتر از کار سر کشید و نخفت
چون میسر نشد تمنا یش	بست چوبی بعرض بر پایش
پا بران چا نهاد و پیش خزید	مرده ریگش بانچه خواست رسید
شاخ سبز درخت بنمودش	رو بآن کرد و بوسه بر بودش
بود در کار خود بدان تلبیس	شد مصور بپیش او ابلیس

گفت کای بد سیر چہ کارست این
مایہ صد ہزار عار است این

ہر کہ بینند از شریف و وضیع
از تو این صورت رکیک و شنیع

بیش ازان کاندران زنند طبعت
بر من از جہل میکنند لعنت

بخدا تا من از عناد و جحود
زادم و آدمی شدم مردود

ہرگز این حیلہ در دلم نہ خلید
وین قباحت بخاطرم نرسید

خود زنی در چنین مکائد گام
من بتلقین آن شوم بدنام

تنبیہہ غالباً عادات شریفۂ نبویہ یہ تھین کہ غیر مہذب کارروائی کے بیان سے
آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے اظہار عیب سے اغماض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامات[۱۱۴]
مین اسکی طرف ایما بھی ہو البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رمز و اشارہ سے
ارشاد فرما دیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افعل مین تحریر فرماتے
ہین[۱۱۹] حضر خوات ابن جبیر سوق عکاظ فوجد امرأۃ قد عرضت انحاءً لہا للبیع
ففتح نحیا منہا فنظر الیہ وجعلہ فی احدی یدیہا ثم فتح آخر ونظر الیہ وجعلہ
فی یدہا الاخری فلما اشغل یدیہا بہا رفع رجلیہا واقبل علی عملہ وہی لا تقدر
ان تدافع محفظا لما فی النحیین فلما قضی شغلہ قام عنہا فقالت لہ لاہنیت فضرب
بہا المثل اشغل من ذات النحیین واظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر
فی الاستیعاب وفی ہذہ القصۃ یقول خوات ۔ فشدت علی النحیین کفی
ضنینۃ ۔ واعجلتہا والفتک من فعلاتی ۔ قال الرشاطی فی اقتباس الانوار
وذکر عمرو ابن شبیۃ[۱۲۰] فی کتاب اخبار المدینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای فی بعض غزواتہ خواتا مع نسوۃ یحدثہن عند اراک بمر الظہران فقال

لہ رسول اللہ مالك یا عبداللہ قال التمس طلعا لبعیری وقد عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لابعیر لہ ولاناقۃ فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترك بعیرك شرادہ بعد فاستحیا خوات وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون ذلك علیہ مما زحا لہ انتھی ❊

علامۃ امین سلمہ سے اعراض کرنے کی جہت یہی تھی کہ اوسنے واقعی حالت صاف بولون مین کہہ ڈالی اور آپ کو ہمیون وحشیانہ امور اور غیر مہذب دستور مین سکوت پسند تھا ابناے زمان کہین اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر بیٹھین بیان واقعہ مین سلمہ کی راے صایب تھی فقرہ مہ فحشت الرجل سلمہ کے کہے کا مصدق ہو والحمد للہ علی ذلك ۔ یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گبرو ہی سہی) کے علم مافی الارحام کے نسبت کلام تھا اب آپکی امت کے اولیاے کرام کا کچہ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز مشاہدہ کیجیے اور اوسمین بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرفہ ماجرا ملاحظہ مین لیجیے جو ہنوز شکم مادر سے بروز بھی کر چکا نہ تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب جلیل تو کہان تھی ایسے نے استعداد خداداد کی کیا ہی دادوی ہو ۔ وذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ❊

علامہ شیخ محمد بن یحیی تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب قلائد الجواہر مین تحریر فرماتے ہین قال الشیخ تقی الدین محمد الواعظ البنانی فی سبب مولد عدی بن مسافر قال کان والدہ مسافر ابن اسمعیل قد دخل الغابۃ ومکث بہا اربعین سنۃ ثم انہ رای فی المنام قائلا یقول لہ یا مسافر اخرج وجامع زوجتك یاتیك ولی اللہ تعالی یکون تذکرتہ فی المشرق والمغرب فخرج واتی زوجتہ فقالت لاحتی تصعد ھذہ المنارۃ وتنادی یا اھل ھذہ البلدۃ انا مسافر قدمت وقد

امرت ان اعلوا فرسی فمن علی فرسه اتاه ولیٌ قال فولدت لاجله ثلثمائة و ثلثة
عشر ولیاً فلما حملت به امه مر الشیخ مسلمه و الشیخ عقیل علی دارلدتهم وهی تستقی
فقال الشیخ مسلمه للشیخ عقیل انظر الذی انظر قال وما هو قال نور ساطع علی شاء
من جوف هذه المرأة الی السماء فقال عقیل هذا ولدنا عدی تعالٰی حتی نسلم
علیه فجاؤا الیه وقالوا السلام علیك یا عدی السلام علیك یا ولی الله ثم
ساح واسبع سنین وجاؤا فراؤه یلعب مع الصبیان و یتکنی و یقول انا عدی
بن مسافر فطلبوه وسلموا علیه مرة فرد علیهم ثلث مرات فقالوا لم ترد علینا ثلث
مراة فقال لانکم سلمتم علیّ وانا فی بطن امی مرتین ولولا حیائی من عیسیٰ بن
مریم علیه السلام لردوت علیکم من بطن امی مرتین انتهی ❊

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدانی کا معاملہ کاشمیر مین ایک جوگی
کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم مین اوسکے بچے کا پھر بعد ازذبح نکالنا بچے کو اور
آپکے فرمودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کاشمیر مین اسلام کے شیوع اور
دین حق کے سطوع کا ذکر رسالہ اسراریہ مین قابل مطالعہ ہے اما خوف اطالت کلام
مانع اسلئے حالت حمل مین علم ما فی الارحام کی مسبوقة الذکر ایک ہی نظیر پیش کی اب
بحث کا اختتام قبل از حمل علم ما فی الارحام پر ہے ❊

ثمرات الاوراق مین ایک حکایت کسیقدر طول سے ذکر کی ہے جسکا خلاصہ ابن
حجر اپنے **فتاوی حدیثیہ** کے صہ ۸۹ پر یون تحریر کرتے ہین حکی الآجری ان ہندہ
ام معاویة رضی الله تعالی عنہما دخل علیها وهی فی خیمتها نائمة مجللة بشعرها
صدیق لزوجها الظنه انه قدم من السفر فاحست به وفزعت فقال انا فلان ظننت

ان زوجك قدم وخرج فراه اهل الحي فلم يشكوا انه زنى بها فلما قدم زوجها بلغه الخبر
فعزم على قتلها فمنعه ابوها حتى كادحيا هما ان يقتتلوا فاصطلحوا على ان يمضوا
لكاهن الشام ليخبرهم بصحة ماكان ثم دخل عليها ابوها وقال يا بنيته ان كان حقا
ما يقولون فدعيني استر عيبي وعيبك بالسيف ونقاتل القوم لئلا نمضي الى
الكاهن فيفضحنا ويفضحك وانكنت برئة سرنا الى الكاهن فحلفت له واكدت
انها برية فخرج الجميع الى الشام فلما قربوا من الكاهن اضطربت هنده وتغيرت
فقال لها ابوها ماشانك اليس قد حذرتك الفضيحة بالكاهن فقالت والله
ما انا الا برئة وما جزعت الا انا نمضي الى بشر مثلنا وقد يغلط ويوتى عليه
فان قال زنت تشبت المعرة فينا وصدقه جميع العرب فقال لها حقا ما قلت
فقال لهم نحن نمضي الى بشر مثلنا قد يصيب وقد يخطى لكن نخباء له خباءً
حتى نختبره وعلمه فساعدوه على ذلك وجعلوا له قمحة في ذكر مهر وربطوه
بشعرة فلما دخلوا عليه قالوا له ان امرأة هذا قد اتهمت بزنا فاخبرنا عن صدق
ذلك اوكذبه فقال ابوها انا اخبأنا لك خباء ما هو فقال خبأتم ثمرة في كمرة
فاتوه بها فلمس على ظهرها فقال هنده ليست بزانية وستلد ملكا اسمه
معاويه فكبر القوم وخرجوا عنه وفرحوا فاخذ بعلها بيدها رجاء ان يكون
الولد منه فنثرت يدها منه وقالت والله لاتقربني ابدا ولا ترانى ابدا وقال
ابوها واهلها والله ما رأيتها ابدا ومنعوها بالسيف فخطبها ابوسفيان و
عبدالله بن جدعان فعرض عليها ابوها فقالت اما ابوسفيان فصعلوك
لكنه ينجب واما عبدالله فحسن الصورة لكنه لاينجب انكحني ابا سفيان فولدت

منه معاویة رضی الله تعالیٰ عنه ونكح عبد الله غیرها فولدت له ولدا فطاف
به یوما فرأی جملا وشاة فقال له یا ابت هذه ابنة هذا اراد ان الشاة بنت
البعیر فقال له فی الحال نعمة المرأة هذه التی قالت انی لا انجب وبهذا
الحكایة تعلم ان ما مر من ان المغیبات لا تعلم الا جملة ولا یعرف تفصیلها
انما هو باعتبار اكثر الاحوال واما فی بعضها فتعلم تفصیلا لكن الصواب انه یكون
من علوم الانبیاء التی حفظت ودونت ولم تبدل انتهی

مولانا جلال الدین رومی مثنوی معنوی مین ارشاد فرماتے ہین

آن شنیدی داستان بایزید — که ز حال بو الحسن از پیش دید
روزی آن سلطان تقوی میگذشت — با مریدان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد مر او را ناگهان — در سواد ری ز حد خارقان
پس در انجا ناله مشتاق کرد — بوی را از باد استنشاق کرد
بوی خوش را عاشقانه می کشید — جان او از باد باده می چشید
چون درو آثار مستی شد پدید — یک مرید او را از ان دم در رسید
پس بپرسیدش که این احوال خوش — که برون است از حجاب پنج و شش
گاه سرخ گاه زرد و که سفید — میشود رویت چه حالست و نوید
گفت بوی بو العجب آمد بمن — همچنان که مر نبی را از یمن
که محمد گفت بر دست صبا — از یمن می آیدم بوی خدا
از اویس و از قرن بوی عجب — مر نبی را مست کرد و پر طرب
پیرهن در مصر رهن یک حریص — پر شده کنعان ز بوی آن قمیص

گفت زین سو بوی یاری میرسد ‏— کاندرین ده شهریاری میرسد

بعد چندین سال می زاید شهی — میزند بر آسمانها خرگهی

چیست نامش گفت نامش بو الحسن — حلیه اش وا گفت ز ابرو و ذقن

قد او و رنگ او و شکل او — یک بیک وا گفت از گیسو و رو

که حسن باشد مرید امتم — ورس گیرد بهر صباح از تربتم

رویش از گلزار حق گلگون بود — از من او اندر مقام افزون بود

برنوشتند آن زمان تاریخ را — از کباب آراستند آن شیخ را

چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست — زان زمین آن شاه پیدا گشت و خاست

همچنان آمد که او فرموده بود — بو الحسن از مردمان آن را شنود

هر صباحی تیز رفتی بی فتور — بر سر گورش نشستی با حضور

تا مثال شیخ پیشش آمدی — تا که بی گفتی شکالش حل شدی

تا یکی روزی بیامد با سعود — گورها را برف نو پوشیده بود

توی بر توی برفها همچون علم — قبه قبه دیده شد جانش بغم

بانگش آمد از حظیره شیخ حی — ها انا ادعوک کی تسعی الی

حال او زان روز شد خوب و پدید — آن عجائب را که اول می شنید

لوح محفوظ است پیش اولیا — از چه محفوظ است محفوظ از خطا

نی نجوم است و نه رمل است و نه خواب — وحی حق والله اعلم بالصواب

ثالث وما تدری نفس ماذا تکسب غدا الآیہ اوپر بوضاحت ثبوت کو پہونچ چکا ہو کہ ہیچو امور امت کے کاملین تک بھی جاتے ہین ملاحظہ ہو علامت ۱۱۵ مین

قول حسن عسکری کا غدا از یل الشک پھر حضور پر نور کی نسبت یہ گمان لاعلمی کیسا اگر چونکہ یہ
ایک بڑا شبہ مانا جاتا ہو لہذا اس بارہ مین بھی کسیقدر تحقیق ضرور ہو ۞
مشکوٰۃ المصابیح مین ہو [١٢٤] وعن ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء انشاء اللہ غدا الحدیث
رواہ مسلم [١٢٥] وعن سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی
طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی
حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدًا
انشاء اللہ تعالی الحدیث رواہ ابو داؤد ان احادیث مین کے استثنا باوجودیکہ علاوہ
مین اسکا جواب دیا گیا ہو شاید کسی کو تردد مین ڈالے اس جہت سے اوسی کتاب کے ایک
اور بھی حدیث دیکھیے جسمین کوئی تردد کا موجب نہین ہو [١٢٦] وعن سہل بن سعد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح
اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابیطالب
قالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی عینیہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ الحدیث متفق علیہ انتہی
برخلاف اسکے منکرین اوسی کتاب کے یہ حدیث پایہ مین پیش کرتے ہین [١٢٧] وعن الربیع
بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی
علیّ فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویندبن من

قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذا
وقولي بالذي كنت تقولين رواه البخاري انتھی ۔ فی الحقیقت مخالفین کے متمسکات
اور منکرین کے استدلالات مین البتہ یہ حدیث بڑا سرمایہ گنا جاتا ہو جو اونکی بنائی خیالات کذائی
کا اصل پایہ کہا جائے تو بھی نادرست نہین ہو ۔ کیونکہ وجہ اوسکی شارحین پائین کے کلام
سے بادی النظر مین مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہو ؂

مفاتیح شرح مصابیح مین ہو وھذا[۱۲۸] الکراھۃ علیہ الصلوۃ والسلام نسبۃ
علم الغیب الیہ مطلقا لانہ لا یعلمہ کذالک الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اخبرہ
اللہ تعالی او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منصبہ
عن ذالک صلی اللہ علیہ وسلم انتھے ۔ علامہ مظہری بھی شرح مصابیح مین
اسی کے ہمکلام ہین اونکی عبارت یہ ہو وعلۃ[۱۲۹] نھیہ علیہ الصلوۃ والسلام تلک الجاریۃ
عن التکلم بقولھا وفینا رسول اللہ یعلم ما فی غد انہ علیہ الصلوۃ والسلام کرہ
ان یقول احد انہ علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب مطلقا لان الغیب لا یعلمہ
الا اللہ بل یجب ان یقال یعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ما اخبرہ
اللہ تعالی بہ ویحتمل ان یکون کراھۃ ذالک الکلام ان وصفہ علیہ الصلوۃ والسلام
فی اثناء ضرب الدف وفی اثناء مرثیۃ اولئک القوم المقتولین لا یلیق بمنصبہ علیہ الصلوۃ والسلام
بل ھو اجل واشرف من ان یذکر بھذہ العبارۃ فی اثناء ضرب الدف انتھی
علی قاری بھی اسی طور سے مرقاۃ[۱۳۰] المفاتیح مین تحریر فرماتے ہین وانما منع القائلۃ
بقولھا وفینا نبي الخ لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب الا اللہ وانما یعلم
الرسول من الغیب ما علمہ او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی

لعلو منصبه عن ذلك انتهی ۔ ان تینون شارحون نے منع کی ورود علتین تبلائین جسمین سے مخالفین نے علت اولی کو جو سقیم ہو اگر چہ ہو خواہش نفس سے پسند کر لی اور اہل حق نے توجیہ ثانی کو اختیار کی ہو ان دونون مین کون بھٹک کر لئیم ہو اور کون بر سر راہ مستقیم اسکا اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گو مشکل ہو لہذا احادیث پائین کو نظر تامل سے دیکھنا ضرور ہو لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا ✤

مشکوٰۃ المصابیح مین ہو [۱۳۱] وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الھلال وکنت رجلا حدید البصر فرائیتہ ولیس احد یزعم انہ راہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر ساراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشاء یحدثنا عن اھل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر بالامس یقول ھذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ وھذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ قال والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود والتی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواہ مسلم [۱۳۲] وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضھا لاخضناھا ولو امرتنا ان نضرب اکبادھا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم انتہی ✤

حاصل یہ کہ غزوہ بدر مین ھذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ اور ھذا مصرع فلان فرمایا تھا جسکی نسبت عمر کی خبر ہو کہ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحدود والتی حدھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی اثر ہو کہ فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اتنا ذہن رسا اور فکر صائب نے قبول کر لیا تو اب غور کیجیے کہ لڑکیاں جنکی
نسبت یضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر کہا گیا ہو بدر کے کشتون کا ذکر
کرتین اور مرثیہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان غداً کا موقع آگیا تو بلحاظ اسی قرینہ کے
ایک آدھ لڑکی نے اس مضمون کو موزون کرکے وفینا نبی یعلم ما فی غد کہدڈالا
اب خیال ورکا ہی کہ احتمال اول کو مسلم یا مگر اس معصومہ پر جو محاکات امر واقعی کی کر رہی ہو
بے تقصیر ایسی دارو گیر کیسی پھر احتمال ثانی ہی متعین ہو۔ فقط

عمدۃ المخالفین **مولوی عبد الحی** امام آف مسجد مولمین یہان پر **نضرۃ النعیم**
مین بعد از بیان عبارت مرقاۃ ترقیم فرماتے ہین اقول الاحتمال الاخیر یردہ ما فی روایۃ
الحاکم عن انس فخرجت جوار من بنی النجار وھن یقلن۔

نحن جوار من بنی النجار		یا حبذا محمد من جار

لانہ ھہنا ذکر النبي صلعم فی اثناء ضرب الدف فلو کان محظورا المنع ھہنا ایضا انتھی بلفظہ
والجواب عن ھذا بانہ ما قال بعض الافاضل المشار الیہ فی الفضیلۃ بالاناملہ
ان المذکور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولھم لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف
واثناء مرثیۃ القتلی وحرف الواو یکون للجمع المطلق کما صرح بہ ابن الحاجب فی بحث العطف
والجمع بحرف الجمع کالجمع بلفظ الجمع صرح بہ الغفور تحت قول المصنف وما یقوم مقامہما
الجمع والفا التانیث فیکون علۃ المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الامرین ذکر سید المرسلین
فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی ففی روایۃ الحاکم وان وجد الامر الاول اعنی ضرب
الدف فقط لکن بجزء العلۃ لا یثبت الحکم التام صرح بہ فی الحسامی فی بحث الاسباب والعلل

نعدم المنع فی روایۃ الحاکم لعدم العلۃ التامۃ فما ذکرہ عمدۃ المخالفین مما لا یعبأ بہ ولا یلتفت الیہ انتھی

واقول لوکان مدار المنع علی مزعوم المخالف العنید لم یسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً عن المنع والانکار علی حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ فی ماقال فی جملۃ قصیدۃ ذکرہ الزرقانی فی ص ۲۲۹ من الجلد السابع من شرح المواھب۔

نبی یری مالا یری الناس حولہ	ویتلوا کتاب اللہ فی کل مشھد
فان قال فی یوم مقالۃ غائب	فتصدیقھا فی ضحوۃ الیوم او غد

وعلاج الاختلاج مذکور فی ص ۱۳ من الجلد الثالث منہ حیث قال ذکر ابن اسحق انہ لما انھزم المشرکون لحق مالک بالطائف فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد ھوازن سالھم عنہ فقالوا ھو مع ثقیف فقال اخبروہ انہ ان اتانی مسلماً رددت الیہ اھلہ ومالہ واعطیتہ مایۃ من الابل فاتا مالک بذلک فرکب مستخفیا فادرکہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ او بمکۃ فرد علیہ اھلہ ومالہ وعطاہ المائۃ واسلم و حسن اسلامہ وقال حین اسلم ھذا الشعر۔

ما ان رائت ولا سمعت بمثلہ	فی الناس کلھم بمثل محمد
اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی	ومتی تشا یخبرک عما فی غد
واذا الکتیبۃ عودت انیابھا	بالسمھری وضرب کل مھند
فکانہ لیث علی اشبالہ	وسط الھبات جاذر فی مرصد

فاستعملہ صلی اللہ علیہ وسلم علی من اسلم من قومہ انتھی۔ فلو کانت عمامۃ الامامۃ اذ ذاک علی راس العلامۃ لاستعزلہ عما استعملہ علیہ الصلوۃ والسلام ھذا فالبرق الساطع المحرق لفواد الجھال والسیف القاطع لعرق داء العضال کلام سواد بن قارب

حیث لم یدخل فی الاسلام الا بھذا المقال ۔

وانک مامون علی کل غائب	فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ

کما سیأتی فیما یاتی بتائید اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ فقط

یہ تمام ذرہ دیر کیلئے برطرف رکھدیجئے اور جس علی قاری کی کتاب بغیر مخالفین ٹکرہ توڑتے ہیں اونھیں کی **زین الحلم شرح عین العلم** جلد اصفحہ ۳۷ میں ملاحظہ کیجئے کہ یہ علی قاری مخالفین کی کہاں تلک یاری کرتے ہیں جو فرماتے ہیں ولا یجوز حینئذ و ھو کون المتغنی بہ قرآنا ضربا لید والدف الخ ومما یؤید ما قدمناہ فی البخاری لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الربیع بنت معوذ وعندھا جواری [illegible] فسمع احدھن تقول فینا نبی یعلم ما فی غد فقال علیہ السلام دعی ھ[illegible] ما کنت تقولین **وھذہ شھادۃ بالنبوۃ** فزجرھا وردھا الی الغناء الذی ھو لھو لان ھذا جد محض فلا یقرن بصورۃ اللھو فالفاعلون للجمع بینھما یصدق علیھم قولہ سبحانہ وآخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیھم انتھی ۔

فان قیل قد وقع فی حدیث ابن ماجہ زیادۃ لا یعلم ما فی غد الا اللہ وھذہ الزیادۃ مؤیدۃ للوجہ الاول فالجواب بان الحدیث المذکور رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی من طریق بشر بن المفضل وقد قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ترجمۃ ثقۃ ثبت عابد انتھی ۔ وحدیث ابن ماجہ مروی من طریق حماد بن سلمہ بن دینار وھو وان کان ثقۃ لکن لہ اوھام فان البخاری لا یروی عنہ ومسلم فی صحیحہ وان روی عنہ فی الشواھد لکن لا یروی فی الاصول الا ما روی عن ثابت وھھنا لم یروی عن ثابت قال الذھبی فی میزان

الاعتدال فی ترجمۃ وکان ثقۃ لہ اوھام انتھی - وقال الحافظ العسقلانی ثقۃ عابد اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظہ باخرہ انتھی - زین الحلم کی عبارت مین اگر کوئی ایراد سوجھے تو اوسکے عبارے ہمارا پلہ پاک ہی ہمین تو بہت سی ضرورت فقرہ وھذہ شہادۃ بالنبوۃ سے تھی سو وہ بحمد اللہ تعالیٰ مدعا پر مستقیم وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ÷

تنبیہ علامہ ابو الفیض شرح المسند مین تحریر فرماتے ہین روی عبد الرزاق [۱۳۷]

فی مصنفہ عن ھشام ابن حسان عن انس ابن سیرین قال سالت ابن عمر أقرء مع الامام قال انک لضخم البطن یکفیک قراۃ الامام انتھی اسکی زیادہ تشریح کی یہان کوئی ضرورت نہین بیان آئندہ کو ملاحظہ فرمائے - روح البیان جلد [۱] صفحہ [۱۷۱] مین ہے روی [۱۳۱] ان مالک بن الصیف من احبار الیھود ورؤسا ثم خرج مع نفر الی مکۃ معاندین لیسألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء وکان رجلا سمینا فاتی رسول اللہ بمکۃ فقال لہ علیہ السلام انشدک بالذی انزل التوراۃ علی موسی ھل تجد فیھا ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم قال فانت الحبر السمین وقد سمنت من ماکلتک التی تطعمک الیھود ولست تصوم ای تمسک فضحک القوم فخجل مالک بن الصیف وقال غضبا ما انزل اللہ علی بشر من شئ الخ قال السعدی ؒ

چنین پرشکم آدمی یا خمی	باندازہ خور زاد اگر آدمی
کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی	ندارند تن پروران آگہی

ایضا صفحہ [۱۸۱] قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان اللہ یکرہ الحبر السمین وفی التوراۃ ان اللہ لیبغض الحبر السمین وفی روایۃ یبغض القاری

السمین قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما افلح سمین قط الا ان یکون محمد بن الحسن فقیل لہ ولم قال لانہ لا یفکر والعاقل لا یخلوا من احدی حالتین اما ان یہتم لاخرتہ ومعادہ اولدنیاہ ومعاشہ والشحم مع الھم لا ینعقد فاذا خلا من المعنیین صار فی حد البہائم بعقد الشحم ام انتھی۔ **غلام محمد نادیری** وغیرہ نے ضخامت بطنی کے مقتضی سے جو لکھا او سمین تو گویا وہ مرفوع القلم ہو مگر ایک اور تازے موٹے خواہ مخواہ کے مردآدمی **مولوی نور محمد** مدرس مدرسۂ انجمن اسلام سورت کو اسکے تعقید شحم اور ضخامت بطن نے کس سرحد بہائمی تلک پہونچایا کہ استفتا کے ص۵ پر خود کی تقریری تائید مین تحریر فرمایا ۳ حدیث **صحیح بخاری شریف** قالت ربیع بنت معوذ الخ فقال دعی ھذا وقولی ماکنت تقولین فی اللمعات قالوا انما منعھن کراھۃ ان یسند علم الغیب الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعلم الغیب الا اللہ انتھی۔ اور اسوقت تلک باوجود مدرس ہونیکے اتنا اصلا معلوم نہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللمعات** **ترجمہ مشکوۃ** جلد ۳ ص۱۱ مین اسی حدیث کے نیچے صاف فرمایا ہو وگفتہ اند کہ منع آنحضرت

ازین قول بجہت آنست کہ دروی اسناد علم غیب است بآنحضرت پس آنحضرت را خوش آمد آنہی ویسے ہی گفتہ اند کا مرادف لفظ قالوا یہان فرماکر اشارہ اسکے ضعف پر کردیا ملاحظہ فرمائے آئندہ مین علامت ۳۰ و علامت ۳۱ و علامت ۳۲ و علامت ۳۳ لیکن ایسے اشارات سے بہائم سیرت دوامی محروم رہا کرتے ہین فدلیل الخصیم اللحیم الشحیم الضخیم لا یسمن ولا یغنی من جوع +

رابع وما تدری نفس بای ارض تموت اسکی نظیر تفسیر مین یون کہی کہ کما لا تدری فی ای وقت تموت قریب مین علامت ۱۳۱ و ۱۳۲ کی دو حدیثین گذرین جنمین ایک

کا لفظ هذا مصرع فلان غدًا ان شاء الله اور دوسرے کا لفظ هذا مصرع فلان ویضع
یده علی الارض ههنا وههنا ہو۔ **علی قاری** اپنی شرح مین یہین پر فرماتے ہین۔
حتی عدّ سبعین اول کا راوی فو الذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها
رسول الله صلی الله علیه وسلم بیان کرتا ہو اور ثانی کا فما ماط احدهم عن موضع ید
رسول الله کہتا ہو ماماط کی شرح **علی قاری** نے **مرقاۃ** مین یہ کی ما زال وبعد و
تجاوز اسمین زمان ومکان کی تعیین وتصریح آچکی ہو جو ثبوت مقصود ومدعا کو کافی ووافی
ہو تاہم علاوہ برین کچھ ہو تو موجب اطمینان قلب صافی ہے بنابرین روایات ذیل کو بغور و
تامل بلاحظہ کرنا ضرور ہو ۞

مسئلہ مختصر الوقایہ مین ہو والحج[۱۴۲] فرض الخ فی العمرة علی الفور انتہی **شرح**
الیاس مین ہو قوله[۱۴۳] علی الفور هذا عند ابی یوسف وهو اصح الروایتین عن ابی
حنیفة وعند محمد والشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعه التاخیر بشرط
ان لا یفوته فان اخر حتی مات اثم بالتاخیر وعند الشافعی لا یاثم بالتاخیر وان مات
وعند ابی یوسف یاثم بالتاخیر عن العام الاول وان اداه فی العام الثانی انتہی
بنابر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دویم تلک بھی موجب اثم ہو پھر
باوجود فرضیت حج کے سنہ ۹ نو مین تاخیر نبوی اور ادائے حج مین سنہ ۱۰ دس تلک بالضرور ترجیح
کسی امر کی تھی جسکا دفعیہ **در مختار** مین یون کیا گیا کہ فرض الحج[۱۴۴] سنة تسع وانما اخره
علیه الصلوٰة والسلام لعذر مع علمه ببقاء حیاته لیکمل التبلیغ انتہی۔
اس سے واضح ہو کہ علم فی ای وقت تموت کا آپ کے واسطے ثابت ہے **علامہ عینی**
نے **رمز الحقائق شرح کنز الدقائق** مین بعد ایک تقریر کے تسطیر فرمایا ہو اما[۱۴۵]

ما قال بعضهم انہ علیہ السلام قد علم انہ یدرك الحج قبل موتہ فلیس بشئ اسکا جواب

من قبیل لاطائل تحتہ وار دیگر روایات ذیل ہدیہ ناظرین کرنے پر مکتفی ہوتا ہوں وباللہ التوفیق

مشکوٰۃ المصابیح میں ہو وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ

رواہ احمد یہ امور خمسہ مقدرات سے ہیں اتنا ہی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات سے بھی ہیں

جسپر اولیاء کرام کو بھی اطلاع ہوتی ہو فضلاً عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اوہی مشکوٰۃ

میں ہو وعن عائشۃ قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ اذا قبلت

فاطمۃ ماتخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰہا قال

مرحبا بابنتی ثم اجلسہا ثم سارہا فبکت بکاء شدیدا فلما رأی حزنہا سارہا

الثانیۃ فاذا ہی تضحك فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارك

قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی قلت عزمت

علیك بمالی علیك من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی الاول

فانہ اخبرنی ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام

مرتین ولا اری الا الاجل قد اقترب فاتقی اللہ واصبری فانی نعم السلف انالك

فبکیت فلما رای جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء

اہل الجنۃ او نساء المومنین وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ فبکیت

ثم سارنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اتبعہ فضحکت متفق علیہ وعن جابر قال لما

حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترك بعدی اعز علی منك غیر نفس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخوتك خیرا فاصبحا فكان

اول قتیل ودفنته مع آخر فی قبر رواه البخاری انتہی ❖

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ صواعق المحرقہ میں نقل فرماتے ہیں[۱۴۹] واخرج

ابن سعد عن ابن شہاب قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا فقصہا

علی ابی بکر فقال رائت کانی استبقت انا وانت درجۃ فسبقتك بمرقاتین ونصف

قال یا رسول اللہ یقبضك اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ واعیش بعدك سنتین ونصفا

وکان کما عبر فقد عاش بعدہ سنتین وسبعۃ اشہر اخرجہ الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما وعن[۱۵۰] علی انہ سئل وہو علی المنبر بالکوفۃ عن قولہ تعالیٰ رجال صدقوا

ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال اللہم

اغفر اہل ہذہ الآیۃ نزلت فی وفی حمزۃ عمی وفی عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب

فاما عبیدۃ فقضی نحبہ شہیدا یوم بدر وحمزۃ قضی نحبہ شہیدا یوم احد واما

انا فانتظر اشقیہا یخضب ہذہ من ہذہ واشار بیدہ الی لحیتہ وراسہ عہد عہدہ الی

حبیبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فلما کانت لیلۃ الجمعۃ سابع عشر

رمضان سنۃ اربعین وکان فی ہذا الشہر یفطر لیلۃ عند الحسن ولیلۃ عند الحسین

ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلث لقم ویقول احب ان القی اللہ تعالیٰ

وانا خمیص اکثر الخروج والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ما کذبت وما کذبت

وانہا اللیلۃ التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجہہ فطردہن فقال دعوہن

فانہن نوائح الخ ذکرہا بعدہ انتہی۔ شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ

تعالیٰ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ میں نقل فرماتے ہیں[۱۵۱] وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین سنۃ
من مہاجری رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب وابن عساکر انتہی **ابن حجر مکی**
خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں تحریر فرماتے ہیں ومما یصلح للاستدلال
بہ علی عظم شان ابی حنیفۃ ما روی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال ترفع زینۃ
الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ ومن ثم قال شمس الائمۃ الکردری ان ھذا الحدیث
محمول علی ابی حنیفۃ لانہ مات فی تلک السنۃ **شیخ تقی الدین حموی** رحمہ اللہ تعالے
ثمرات الاوراق جلد ۲ ص ۱۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں حکی ان شخصاً جاء الی الشیخ
عزالدین ابن عبد السلام الشافعی سلطان العلماء فقال رائیتک فی المنام
تنشد۔ وکنت کذی رجلین رجل صحیحۃ۔ ورجل رمی فیہ الزمان فشلت۔ قال
فسکت ساعۃ ثم قال اعیش ثلثا وثمانین سنۃ فان ھذا الشعر لکثیر عزہ وقد
نظرت فلم اجد بینی وبینہ نسبۃ فانی سنی وھو شیعی وطویل وھو قصیر
وشاعر ولست بشاعر وانا سلمی وھو خزاعی وشامی وھو حجازی فلم یبق الا
السن فاعیش مثلہ فکان کذالک انتہی۔ **شیخ اسماعیل افندی** رحمہ اللہ تعالے
روح البیان میں ارشاد فرماتے ہیں اخبر شیخی وسندی فی تحریراتہ عن دقت
وفاتہ قبل عشرین سنۃ فوقع کما قال وذلک من امارات ورائۃ الصحیحہ انتہی
قدرے قبل از وفاۃ شریف عادات نبویہ میں یہ ڈھنگ پیدا ہو گیا تھا کہ قولاً یا فعلاً وہ
برتاؤ کر جاتے تھے جس سے وداعانہ بو پائی جاتی تھی لان بقیت الی قابل لاصومن
التاسع اور لان بقیت الی قابل لاظہرن قواعد الخلیل اسی کی نظائر سے ہے
علامہ دیار بکری اپنی **تاریخ خمیس** ص ۱۵۵ میں دمیری کی حیاۃ الحیوان سے

نقل کرتے ہین ونحو بیدہ[155] فی حجۃ الوداع ثلثا وستین بدنۃ واعتق ثلثا وستین رقبۃ عدد سنی عمرہ انتھی ۔ **روح البیان** مین ہو[156] واستنبط بعضھم عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون فانہ راس ثلث وستین سورۃ وعقبھا بالتغابن لیظھر التغابن فی فقدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی ۔ ان تلمیحات اور اشارات سے مخالفین اور منکرین کی سیری شاید نہ ہو بنابرین اور بھی توضیح ملاحظہ فرماوین ÷

مشکوۃ المصابیح مین ہو[157] عن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا رواہ احمد انتھی ۔ اوپر کی روایات سے علم زمان موت کا ثبوت کو ہو چکا تھا مگر اس حدیث سے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کو زمان ومکان موت دونون کا پورا علم تھا ہان کوئی اندھا حافظ ٹھوکر نہ کھائے اور منھ کے بل نہ آئے کہ لعل اور عسی فرمایا ہو اس شبہ کے ازالہ کیلئے بقدر ضرورت تحریر یا مین نظر سے گذارین ÷

امام زرقانی کی شرح مواہب قسطلانی جلد ۲ ص ۲۲۹ مین ہو[158] وشھد لہ قول ابن رواحۃ عبد اللہ الانصاری الامیر الشہید بموتۃ فی قصیدۃ ۔

اذا انشق معروف من الصبح ساطع	وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ

ازانا الھدی بعد العمی فقلوبنا		بدموقنات ان ما قال واقع	۶۳

اس سے متبادر ہی کہ فرمودہ آپ کا بلفظ عسیٰ ہو خواہ لعل سب کچھ واقع ہونیوالا ہے
اس سے اگر اطمینان نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے **زرقانی شرح مواہب** جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ پر
حدیث ان اللہ عسی ان یلبسہ قمیصا کے[159] نیچے جو فرمایا ہو ان اللہ عسیٰ ای ارجو منہ
والوجاء منہ واقع انتھی اور **قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**
جلد ۶ صفحہ ۲۴ مین تحریر فرماتے ہین وکلمۃ[160] لعل فی کلام اللہ ورسولہ للوقوع انتھی ؎

امام المنکرین غلام محمد ناویری گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند صفحہ ۲۱۳ مین جو لکھ
چکا ہو وہ بھی بجنسہ درج ذیل کرے دیتا ہون۔

[161]
(૧) એ. મોલવી (અેહમદઅલી.) સાહેબ. હીંદુસતાનમાં
ઘણા. નામીના. હતા. બુખારી. મુસલીમ. અબુદાઉદ
તીરમજી. વીગેરે. એમની. સેહતથી. છપાઈ ઓછે. સેં
કડો. ઉલમાં. એવડા. થી. ઈલમે હદીસ ભણગાછે. એ
ને. સનદલીથીછે. અવડા. જુજ. મુદતથઈ ખુદાની
રેહમતને. પોહોંચાછે.

اسکا ترجمہ ہندی مین یہ ہو۔ یہ مولوی[162] (احمد علی) صاحب ہندوستان مین بہت
نامی تھے بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی وغیرہ انکی صحت سے چھپے ہین سیکڑون علما
انسے علم حدیث پڑھے ہین اور سند لی ہو یہ تھوڑی مدت گذری خدا کی رحمت کو پہنچے
مین انتھی الترجمۃ یہی موصوف مولوی **احمد علی** صاحب اپنی صحت والی مذکور صحیح
بخاری کی جلد اول کتاب الجنائز کے باب رثاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خولۃ کے

ص۱۷۳ امین ثم تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضربک الآخرون الحدیث کے اوپر
تحریر فرماتے ہیں [۱۶۳] ثم لعلک ان تخلف المراد بتخلفه طول عمره ای یطول عمرک ولا
تموت بمکة فانه عاش زیادة علی اربعین سنة حتی فتح العراق وانتفع به
المسلمون بالغنیمة وتضرر به المشرکون ولعل من الله رسوله تحقیق - ۶
مجمع البحار انتهی - چونکہ نجدی ہوتے ہیں بڑے ضدی خواہ مخواہ بھی شکوک
پروازی سے عادی ہیں لہذا ایک حدیث جسمیں نصّی ہو لعل پیش کرکے
دیکھتے ہیں کہ اسکے قبول سے کیسے اعراض کرتے ہیں **مسند امام احمد** طابع مصری
جلد ۲ ص۲۷ میں حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں یہ حدیث موجود ہو [۱۶۴] واخرج ابن عساکر
عن الاقرع بن شفی العکی قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضی
یعودنی فقلت لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتهاجرن
الی ارض الشام وتموت بالربوة من فلسطین فمات فی خلافة عمر رضی الله
تعالی عنه ودفن بالرملة ابن سکن وابن منده انتهی ؎
بھلا حضرات مخالفین اور زمرات منکرین اتنی تکلیف گوارا کیوں کرنے لگے جو
دور از درست کتب سے دیکھ بھال ہیں اور روایت کشی کے سخت جنجال میں اپنا تباہ
حال صرف کریں ہر طور آسان تو یہی ہو کہ دو چار آنہ کی قیمتی کتاب سر الشہادتین اور طرفہ یہ کہ
وہ بھی مترجم کیوں لے نہ لیں جسمیں شاہ صاحب کے انتخاب کردہ یہ حدیثیں موجود
ہیں [۱۶۵] عن انس بن الحارث قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
ان ابنی هذا یقتل بارض یقال لها کربلا فمن شهد ذلک منکم فلینصره
الحدیث رواه ابن سکن وابو نعیم والبغوی فی الصحابة [۱۶۶] وعن یحیی الحضرمی

انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا یا ابی عبداللہ بشط الفرات

قلت ماذا قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط

الفرت واراني قبضة من تربته رواه ابونعیم۔ وعن[١٦٧] اصبغ بن نباتة قال اتینا مع علی علی

موضع قبر الحسین فقال ههنا مناخ رکابهم وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فتية

من آل محمد یقتلون بهذا العرصة یبکی علیهم السماء والارض رواه ابونعیم۔ وعن[١٦٨]

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال ماکنا نشک واهل البیت متوافرون ان الحسین

یقتل بالطف رواه الحاکم فی المستدرک انتهی۔

مشکوۃ المصابیح میں ہے[١٦٩] عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة

ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر

رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء۔ وعن[١٧٠] عبداللہ بن السلام قال مکتوب فی التوراة

صفة محمد وعیسی بن مریم یدفن معه قال ابوداؤد وقد بقی فی البیت موضع قبر

رواه الترمذی انتهی۔ **علامہ مہدی فاسی** رحمہ اللہ تعالی **مطالع المسرات**

شرح دلائل الخیرات ص ٩٣ میں تحریر فرماتے ہیں[١٧١] روی مالک فی موطۂ عن یحیی

بن سعید عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت رأیت ثلثة اقمار سقطن فی حجرتی فقصصت

رؤیای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتها

قال لها ابوبکر هذا احد اقمارک وهو خیرها ولفظه عند مؤلف الدلائل قالت عائشة

رأیت یعنی فی المنام ثلثة اقمار سقوطا فی حجرتی فقصصت رؤیای علی ابی بکر فقال لی

یا عائشة لیدفن اللام للقسم فی بیتک ثلثة هم خیر اهل الارض وقوله فقال لیدفن

الی قولہ الارض غیر ثابت فی الموطاء من روایۃ یحیی بن یحیی اللیثی الاندلسی وھو
ثابت فی غیرھا حسب ما اشار الیہ صاحب المشارق فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ودفن فی بیتی قال لی ابوبکر توثیقاً علی صدق رؤیاھا وصحۃ تعبیرہ لھا ھذا المدفون
واحد من اقمارک وھو خیرھم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ملخصاً **فقیہ ابواللیث**
بستان العارفین میں تحریر فرماتے ہیں [۱۷۲] فلما مات ابوبکر ودفن فیہ قیل لھا ھو القمر الثانی
ولما مات عمر ودفن فیہ قیل لھا ھو القمر الثالث انتھے **حدیقۃ الاحباب فی معرفۃ الاصحاب**
میں ہے [۱۷۳] وفی ذالک یقول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول رب العلی وصاحبہ	صدیقہ ثم بعدہٗ عمرٗ
ثلثۃ برزوا بفضلھم	اکرمھم ربنا وقد ذکروا
عاشوا بلا فرقۃ حیاتھم	واجتمعوا فی الممات اذ قبروا

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے [۱۷۴] وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضعٌ ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم
فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد انتہی **روح البیان**
میں ہے [۱۷۵] مذھب مالک واستشھد بذلک وقال لا اعرف اکبر فضل لابی بکر وعمر بن
انھما خلقا من طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقرب قبرھما من حضرۃ الروضۃ
المقدسۃ المفضلۃ علی الاکوان باثرھا انتھی۔ **تذکرۂ قرطبی** میں ہے [۱۷۶] قال ابو عاصم النبیل
ما نجد لابی بکر ولا لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فضیلۃ مثل ھذا ان طینتھما طینۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارًا
غیر شاک ولا مستثنی ان اللہ تعالی ما خلق محمداً صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابابکر وعمر

الا من طینة واحدة ثم ردهم الی تلک الطینة قال المؤلف وممن خلق من تلک الطینة
عیسی ابن مریم علیہ السلام انتہی **مطالع المسرات** صفحہ ۹۲ میں ہو ذوات الثلثة دون
الرابع وهو عیسی علیہ السلام وان کان یدفن فی بیتها ایضا لان الثلثة کلهم ماتوا فی حیاتها
والرابع انما یاتی فی آخر الزمان انتہی۔ **زمخشری ربیع الابرار** میں نقل کرتے ہیں عن
النبی صلی الله علیه وسلم یموت عیسی بن مریم بعد بیتی فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبی
لابی بکر وعمر فانهما یحشران بین نبیین انتہی۔ **مسیح الازہر شرح فقہ الاکبر** میں
علی قاری رحمہ الباری بھی حضرات شیخین کو مبارکباد فرماتے ہیں۔ عبارت یہ ہو فهنیئاً
للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین انتہی ❊

بالجملہ علوم پنجگانہ میں کے یہ وہ پورے چار علم ہیں جسپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطلاع قریب زمانہ کے علماء موجودین کے عمائدین نے بھی مانی ہو اتنا ہی نہیں اولیاء کو بھی
شامل کردیا ہو **مولانا محمد حسن صاحب سنبھلی** نے **تنسیق النظام فی مسند الامام**
میں حدیث جبرئیل میں ان الله عنده علم الساعة پر حاشیہ صفحہ میں یوں چڑھایا ہو ے
قوله ان الله عنده علم الساعة الخ هذه غیوب خمسة لا یعلمها الا هو وقد یطلع علی
ما وراء الساعة بعض من یختص من عباده المخلصین من الانبیا والاولیاء انتہی۔
اب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اسمیں مختلف ہیں بعض علماء منکر ہیں اور
بعض معترف ❊

خامس ان الله عنده علم الساعة ماتقدم میں بوضاحت تمام گذر چکا ہو کہ
یہ علم خداوند پاک نے صاحب لولاک کو عنایت کیا ہوا ہو علاوہ بران یہ ہو جو **شیخ محمد بن شعیب**
رحمہ اللہ تعالی **محاسن الاخیار فی الصلوة علی المختار** میں بضمن اسمار نبویہ تحریر

فرماتے ہیں عالم الغیب بالنسبۃ الینا بما اظہر اللہ تعالی علیہ من علم الساعۃ ومایکون فی البرزخ والمحشر وغیر ذلک لقولہ تعالی فلایظہر علی غیبہ احدا الامن ارتضی من رسول فھوامین غیبہ المکتوم انتھی۔ علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر جلد ۲ ص ۲۳۵ میں تحریر فرماتے ہیں[۱۸۲] وقیل انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہا بعد انتھی سید خیر الدین آلوسی زادہ غالیۃ المواعظ ص ۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں[۱۸۳] قیل و یجوزان یکون اللہ تعالیٰ قد اطلع حبیبہ المصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام علی وقت قیامہا واوجب علیہ کتمہ ویکون ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی علامہ شیخ حسن مدابغی رحمہ اللہ تعالیٰ حاشیہ فتح المبین شرح اربعین ص ۴۳ میں اور شیخ ابراہیم شبرخیتی رحمہ اللہ تعالی فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ ص ۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں[۱۸۴] فان قیل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کہاتین یدل علی ان عندہ منہا علما والآیات تقتضی ان اللہ تعالیٰ منفرد بعلمہا فالجواب کما قال الحلیمی ان معناہ انا النبی الاخیر فلایلینی نبی آخر وانما تلینی القیمۃ والحق کما قال جمع ان اللہ سبحانہ وتعالی لم یقبض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امرہ بکتم بعض والاعلام ببعض انتھی۔ شرح المقاصد میں ہے[۱۸۵] ابو منصور الماتریدی تلمیذ ابی بکر الجرجانی صاحب سلیمان الجرجانی تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ انتھی۔ کشف الظنون میں ہے[۱۸۶] تاویلات اہل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد الماتریدی الحنفی المتوفی سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین وثلثمائۃ قال الشیخ عبدالقادر فی الجواہر المضیۃ وھو کتاب لایوازیہ فیہ کتاب بل لایدانیہ شیٔ من تصانیف

من سبقہ فی ذٰلك الفن انتھی یہی ابو منصور ماتریدی جنکی بدولت ہم ماتریدیہ کے خطاب سے ممتاز ہین اوسی اپنی تاویلات مین جسکی جلالت کشف الظنون سے بفرمودہ شیخ عبد القادر قدس سرہ ثابت ہو چکی ہو آیہ وعندہ مفاتح الغیب کے نیچے تحریر فرماتے ہین [۱۸۲] ورسول اللہ یعلم ذٰلك الا فی حق الساعۃ فانہ لم یطلع علیہا احدا الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا یقول شئ الا من جھۃ الوحی من السماء انتھی ۔ ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل ص ۲۰۱ و ۲۲۶ فقط

روح البیان جلد ۲ ص ۳۸۹ پر آیہ یسئلونك عن الساعۃ ایان مرسٰھا کے نیچے ہے [۱۸۸] وقد ذھب بعض المشائخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ باعلام اللہ تعالی وھو لا ینافی الحصر فی الآیۃ کما لا یخفی انتھی امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۷ ص ۱۸۶ مین تحریر فرماتے ہین [۱۸۵] (ولا یعلم متی تقوم الساعۃ) احد (الا اللہ) الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ انتھی ۔ اوپر علامت ۱۳۱ مین گذر چکا ہو کہ مراد ازین رسول محمد است علیہ السّلام انتھی ❊

پس حصول علم قیامت ثابت ہو گیا واسطے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اس حیثیت سے کہ امام المنکرین اور عمدۃ المخالفین وغیرہما کی بیہودہ گوئی اور ہرزہ درائی قابل اصغا ہی نہی علامت ۱۶۲ والے ترجمہ کی اصل عبارت علامت ۱۶۱ کے پیش نظر رکھکر انھین مولوی احمد علی صاحب کی وہی بخاری مطبوع مطبع احمدی واقع دہلی کے ص ۱۶۱ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ کے نیچے ہی علامت ۱۹۵ امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجیے کہ سیکڑون کو علم حدیث پڑھانیوالے

تھوڑی مدت ہوئی خدا کی رحمت کو پہونچنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب مرحوم
نے گویا ہمارے مدعا پر دستخط اور مقصود پر مہر کردی کہ جناب رسالت مآب کو علم وقت قیام
قیامت کا عنایت ہوا ہی اتنا ہی نہیں پر والمولی تابع لہ یاخذ عنہ میں شیخ عبد الحق
دہلوی کے فرمودہ مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بوحی والہام بدا ناند کی طرف اشارہ ہے
جسکو سیدی عبد العزیز سے صاحب کتاب الابریز نے علامت ۲۶۰ مین صاف ستھرے
بولون مین بیان کردیا اوسی پر علامت ۹۲ تفسیر احمدی کی عبارت لکن یجوز ان یعلمها
من یشاء من محبہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنے
المخبر ادل دلیل ہو اور کیون نہ ہو کہ فاضل شنوانی رحمہ اللہ تعالی کا مقولہ ۲۰ جمع النہایۃ
سے علامت ۹۳ مین ملاحظہ سے گذر چکا ہو پھر بھی علامت ۱۵۴ اور علامت ۱۵۵ سے
ذاہل نہ رہنا چاہیے اور علامت ۲۵۹ ملاحظہ مین آویگی ٭

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیاء کے ہر چیز اور جمیع اشیاء کے عالم ہونے کا اثبات
مدلل بآیات واحادیث سرور کائنات واقوال علماء ثقاۃ ہوتا ہی ٭

معالم التنزیل مین آیہ وعلم آدم الاسماء کلہا کے نیچے ہی قال ابن عباس
ومجاھد وقتادہ علمہ اسم کل شئ حتی القصعۃ والقصیعۃ وقیل اسم ما کان و
مایکون الی یوم القیامۃ انتھی۔ **علامہ شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالی **فتوحات
الاحمدیہ شرح قصیدۃ الہمزیہ** ص مین دوران شرح

لک ذات العلوم من عالم الغیب	ومنھا لآدم الاسماء

مین بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہین فحاصل الفرق بین نبینا وبینہ ان نبینا علم
الاسماء والمسمیات کلھا انتھی عارف ربانی **امام شعرانی** رحمہ اللہ تعالی **الیواقیت**

والجواہر ص۳۲ مین تحریر فرماتے ہین فان[192] قلت فلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل
من ابیہ آدم علیہ السلام واقوی استعدادا منہ مع انہ فرع من آدم علیہ السلام والجواب
کما قال الشیخ فی الباب الخامس من الفتوحات انہ انما کان افضل من ابیہ آدم علیہ السلام
لانہ کان حاملاً لالفاظ الاسماء ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملاً لمعانیہا
وہی جوامع الکلم المشار الیہا بحدیث اوتیت جوامع الکلم فمن حصل علی الذات حصل
علی الاسماء وکانت تحت حیطۃ علمہ ومن حصل علی الاسماء لایکون محصلا للذات
الذی ہو المسمی انتہی ولنعم ماقیل۔

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر گردد ✧ کہ عطر صندل افزون تر ز صندل میدہد بو را

روح البیان جلد ۴ ص۲۱۴ اور معالم التنزیل مین ہے[193] والاحاطۃ العلم بالشیء من جمیع
جہاتہ انتہی۔ ان عبارات سے صاف متبادر ہے کہ اسما اور مسمیات ہر دو من جمیع الجہات
آپ کو معلوم ہین وہو المراد ✧

روح البیان جلد ۹ ص۲۴ مین ہے[194] وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ
الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملئکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہ
بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی۔
محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی **شرح سفر السعادۃ** ص۳۳ مین فعلمت ما فی السموات
والارض کی شرح مین تحریر فرماتے ہین وحاصل[195] شد مرا علم ہر چیز کہ در آسمان وزمین است
کنایت است از حصول تمامہ علوم کائنات علوی وسفلی۔ انتہی۔ اسکے ترجمہ **مصباح الہدایات**
کے ص۳۸ مین ہے[196] فعلمت ما فی السموات والارض پس منکشف ہوا اور مجھکو حاصل ہوا علم
ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان مین ہے یہ کنایۃ حاصل ہونے سے تمامی علوم کائنات

علوی وسفلی کے انتہی۔ **مشکوٰۃ المصابیح** مین فقرہ فعلمت ما فی السموات والارض پر **علامہ طیبی** نے حاشیہ یہ لکھا ہو قولہ فعلمت ما فی السموات والارض یدل علی ان وصول ذالک الفیض صار سبب العلم ثم استشھد بالآیۃ والمعنی انہ تعالیٰ کما اری ابراھیم ملکوت السموات والارض وکشف لہ ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیھا من الذوات والصفات والظواھر والمغیبات انتہی۔ اور **علامہ شیخ زین العرب** نے **شرح مصابیح** مین تحریر فرمایا ای کما اری ابراھیم ملکوت السموات والارض وکشف لہ ذالک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا کلہا انتھی۔ حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **اشعۃ اللمعات** ترجمہ مشکوٰۃ ص۳۵ مین تحریر فرماتے ہین فعلمت ما فی السموات والارض۔ پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطہ آن انتہی۔

مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ ص۱۶۲ مین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ انی لاعرف اسمائہم واسماء آبائہم والوان خیولھم رواہ مسلم کی شرح مین لکھا ہوا ہو فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالیٰ محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرھا انتھی۔ اس عبارت مین لفظ تعالیٰ بعد علمہ کے زلت قلم ہو جسے علماء اعلام سوق کلام سے دریافت کرسکتے ہین تاہم اور عبارات صرائح دلالات موجود ہین۔ **شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالیٰ **فتوحات الاحمدیہ** مین قول بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

وسع العالمین علماً وحلماً	فھو بحر لم تعیہ الاعباء

کی شرح مین تحریر فرماتے ہین۔ ای وسع علمہ علوم العالمین الانس والجن والملائکۃ لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون

وحسبك علمه بعلوم القرآن وقد قال الله تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ انتہیٰ انہیں
نے اسی میں ص۶ پر تحریر فرمایا ہو ولان اکثر علوم نبینا صلی الله علیہ وسلم تتعلق بالمغیبات
بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور ولانہ اختص بہ صلی الله
علیہ وسلم من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات انتہیٰ ؛

حضرت **محدث دہلوی** رحمہ الله تعالیٰ نے تو اپنی کتاب **مدارج النبوۃ** کی
ابتداہی بسم الله کے بعد یوں کی ہو ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شیٔ
علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد وثنای الٰہی است تعالیٰ وتقدس کہ در کتاب مجید خطبہ
کبریائی خود بدان خوانده وہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی است صلی الله علیہ
وسلم کہ وی سبحانہ اورا بدان تسمیہ وتوصیف نموده الخ وھو بکل شیٔ علیم وری صلی الله
علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار و
بجمیع علوم باطن وظاہر اول وآخر احاطہ نموده ومصداق وفوق کل ذی علم علیم شده
علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا انتہیٰ۔ مرحوم **مولانا عبید الله صاحب**
اعلیٰ مدرس مدرسہ مسجد جامع بمبئی اپنے رسالہ **تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول**
کے ص۱۳ پر فصل الخطاب سے اور صاحب فصل الخطاب نے علامہ قیصری شارح فصوص سے
نقل کیا ہو ولا یعزب عن علمہ صلی الله علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء
من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہے ؛
شیفتگان سماع فضائل سید المرسلین اور فریفتگان اصغاء شمائل بزرگان دین اگر
چندے اور بھی تتبع کتب دینیہ اور اسفار یقینیہ کا کریں تو اس قسم کے روایات بکثرت ملاحظہ
کر سکتے ہیں اما بعولہ۔

در باغ ز سامان گل و لالہ کمی نیست ❖ چیزی کہ درین فصل بکارست دماغ ست

خداوند پاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق رشاد کی درخواست ہے ضرور ہو شریعت غرا مین لا بدی امر کو نظر انداز کیا نہین ہو پھر مسئلہ طے نہین تو مصداق۔

ہر چہ ہست از شامت ناسازی اندام ماست ❖ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

اگر قصور ہو تو مالاش کا اور فتور ہو تو آنکھ کا فقط ❖

مجھے بناچاری شکایت کرنی پڑتی ہی جو یہان کے ایک بدبخت دل سخت کوتاہ اندیش پورے بدکیش نے کہا کہ ایسے عقیدے تو صوفیون کے ہوا کرتے ہین ہم خاک بدہن ناپاک بدخواہ صوفیہ صافیہ کرکے ذیل مین دو حدیثین درج کرے دیتے ہین انمین کی دوسری حدیث جو محتاج شرح نہین ہو اوسے بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تشریح ایک جلیل القدر فقیہ نبیہ سے نقل کرے دیتے ہین وہ یہ ہو ❖

نسائی شریف مطبوع نظامی ص ۲۴۳ پر روایت فی مقامی ھذا کل شئ وعد تم کی شرح **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے **زہر الربیٰ** مین **علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ** کی شرح مشارق سے یہ نقل کی ہو قولہ فی مقامی ۲۰۵ یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرت الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ انتہی❖

شرح العقائد مین ہو کہ ۲۰۰ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی انتہی۔ اور **مقدمہ نظم الفرائد** مین ہو ۲۰۶ ومنای من

الاصول والمبانی التی تؤخذ منها العقائد الدینیة انّ النصوص تحمل علی ظواھرھا فی کل ما کان مما طابدائرۃ الامکان انتھی۔ شیخ الاسلام ابن دقیق العید الامام باحادیث الاحکام میں ایک جائے پر تحریر فرماتے ہیں ولما علم ان التاویل صرف للفظ عن ظاھرہ وکان الاصل حمل اللفظ علی ظاھرہ کان الواجب ان یعضد التاویل بدلیل من خارج لئلا یکون ترکا للظاھر من غیر معارض انتھی۔ اور دوسری جائے میں لکھتے ہیں یجب العمل بالظاھر الا لمعارض من خارج فان ابدیٰ معارضا یمنع من الظاھر والا فلا عذر وھذا الحکم اعنی وجوب الحمل علی الظاھر الا لمعارض ظاھر لا یختص بالظاھری فان القیاس ایضا یوافق فی ذالک الا ان الظاھری اولی بالالزام انتھی۔ اور سیوطی رحمہ اللہ تعالی الاعلام بحکم سیدنا عیسی علیہ السلام میں ارشاد کرتے ہیں قال زاعم الوحی فیما جاء من الاحادیث مأول بالالھام قلت قال اھل الاصول التاویل صرف اللفظ عن ظاھرہ بدلیل فان لم یکن دلیل فلا تاویل ولا دلیل علی ھذا فھو لعب بالحدیث انتھی۔ علامت ۲۰۶ تا ۲۱۰ کو پیش نظر رکھکر اوپر کی نصوص کو مصروف عن الظاھر کرنے کے لئے مخالفین کو ضرور ہو کہ دلائل قطعیہ پیش کریں ودونہ خرط القتاد ؎

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہو جو شیخ احمد بن محمد یمنی نے حدیقۃ الافراح لازالۃ الاتراح کے ص۳ میں اور علی قاری رحمہ الباری نے شرح شفا قاضی عیاض جلد ا ص۴۲ میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص۱۹۵ میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۸ ص۶ میں اور مولانا کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ

۵ میں نقل کی ہے و عن محمد بن کعب القرظی [٢١١] قال بینما عمر بن الخطاب رضی الله تعالی
عنہ ذات یوم جالسًا اذ مر به رجل فقیل له اتعرف هذا المار یا امیر المومنین قال ومن
هو قالوا سواد بن قارب الذي اتاه رئيه من الجن بظهور رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال وكان سواد بن قارب رجلا من اهل الیمن له شرف وكان له رئی من الجن فارسل
اليه عمر بن الخطاب فقال له انت سواد بن قارب قال نعم یا امیر المومنین قال فانت الذي
اتاك رئيك بظهور رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم قال فانت علی ما كنت علیه من
كهانتك قال فغضب غضبا شديدا وقال ما استقبلني بهذا احد منذ اسلمت یا
امیر المومنین فقال عمر یا سبحان الله ما كنا علیه من الشرك اعظم مما كنت علیه من
كهانتك فاخبرني باتيان رئيك بظهور رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم
یا امیر المومنین بینما انا ذات لیلة بین النائم والیقظان اذ اتی رئي فضربني برجله
قال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول
من لوئ بن غالب یدعو الی الله عز ذكره والی عبادته ثم انشاء يقول ـ

عجبت للجن وتطلابها	وشدها العيس باقتابها
تهوی الی مكة تبغی الهدی	ما صادق الجن ككذابها
فارحل الی الصفوة من هاشم	ليس قدامها كاذنابها

قلت له دعني فاني امسيت ناعسا ولم ارفع بما قال راسا فلما كانت اللیلة الثانية
اتاني فضربني برجله وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل
انه قد بعث رسول من لوئ بن غالب یدعو الی الله والی عبادته ثم انشاء يقول ـ

عجبت للجن وتخبارها	وشدها العيس باكوارها

تهوی الی مکة تبغی الهدیٰ	ما مومنوا الجن ککفارها
فارحل الی الصفوة من هاشم	بین روابیها واحجارها

فقلت دعنی اهجع فانی امسیت ناعسا ولم ارفع بما قال رأسًا فلما کانت اللیلة الثالثة اتانی فضربنی برجله وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انه قد بعث رسول من لوی بن غالب یدعو الی الله والی عبادته وانشأ یقول۔

عجبت للجن وتجساسها	وشدها العیس باحلاسها
تهوی الی مکة تبغی الهدی	ما خیر الجن کانجاسها
فارحل الی الصفوة من هاشم	واسم بعینیك الی راسها

قال فاصبحت وقد امتحن الله قلبی بالاسلام فرحلت ناقتی واتیت الی المدینة فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس حوله کعرف الفرس فلما رأنی قال مرحبا بك یا سواد قد علمنا ما جاء بك فقلت یا رسول الله قد قلت شعرا فاسمع مقالتی فقال هات فانشاءت اقول ؞

اتانی نجیی بین هدءٍ ورقدةٍ	ولم یك فیما قد بلوت بکاذب
ثلث لیال قوله کل لیلة	اتاك رسول من لوی بن غالب
فشمرت عن ذیلی الازار ووسطت	بی الذعلب الوجنا بین السباسب
فاشهد ان الله لا رب غیره	وانك مامون علی کل غائب
وانك ادنی المرسلین وسیلة	الی الله یا ابن الاکرمین الاطائب
فمرنا بما یاتیك یا خیر من مشی	وان کان فی ما جاء شیب الذوائب
وکن لی شفیعًا یوم لا ذو شفاعة	سواك بمغن عن سواد بن قارب

قال فخرج النبي صلی اللہ علیہ وسلم هو واصحابہ بمقالتی فرحا شدیدًا حتی یری الفرح فی وجوههم وضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذه وقال افلحت یا سواد قال فرأٔت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ التزمہ وقال کنت اشتهی ان اسمع هذا الحدیث منك اه رواه البیهقی فی دلائل النبوة انتهی۔ اسمین سواد کا یقول۔

وانك مامون علی کل غائب		فاشهد ان اللہ لا رب غیره

اسلام مین آنا پھر حضرت کا منکر افلحت یا سواد فرمانا صحابہ کا خوشی منانا بوقت بیان واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سواد کو سینہ سے لگانا زمانہ موجودہ کے بیدینون کی کارروائی سے موازنہ کرنے کی ضرورت کا محتاج نہین ہی ہر ایک شخص جان سکتا ہی کہ جس کلمہ طیبہ سے اسلام مین داخل ہو کر سند افلحت حاصل ہو سکے وہ عقیدہ کفر کو پہونچانے والا نہین ہوتا اعمال کو ضائع نہین کرتا بلکہ فلاح کا مثمر ہوتا ہی جسکے معنے **مدارک التنزیل** مین یا مین قد افلح المؤمنون یون کئے ہین والفلاح الظفر بالمطلوب والنجاة من المرهوب انتهی وهو المقصود من محبة صاحب الحوض المورود والمقام المحمود*

بالجملہ جیسے اس باب اول کا اختتام اس حدیث پر ہوا ہی ویسے ہی میرے کلام کا ختام بھی خداوند پاک بطفیل سرور لولاک اسی مین کے کلمہ طیبہ۔

وانك مأمون علی کل غائب		فاشهد ان اللہ لا رب غیره

پر کروے تو پھر دیکھیے بہار کہ کیسی بہار رہو۔ وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین و اصحابہ الطاهرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

الباب الثانی فی بیان دفع شبہات اہل الاہواء و اصحاب الاغواء

ہر چند باب اول کے ملاحظہ مین صاحبان قلب سلیم و فہم مستقیم خوب دریافت کر چکے ہونگے کہ اسمین کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ نیست و نابود کردے بغیر باقی رکھا نہین ہو جسکے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ میسر کہان جو سر دست کوئی شبہ آن پڑے تو آناً فاناً معمولی خوض و فکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہو سکے اور کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا کہ حتی الامکان سرسری استعداد والا بھی کسیقدر جواب مین اپنی سرگرمی کا اظہار کرے اور کسی بیدین کی ملمع کاری سے غفلت کھا کر ضلالت مین نہ گرے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ؛

اور باب اول مین جو روایات و عبارات مدعا کے اثبات مین پیش ہوئے ہین اوسکے برخلاف بھی چند اقوال ہین جن پر اوراق کے لوٹ پلٹ مین اگر نظر پڑ جاے تو اچھے بھلے بھی ایک وقت خاص تلک تیہ حیرانی مین سرگردان رہین پھر انکی نسبت عوام کا تو ذکر ہی کیا ہو لہذا کسی پر ایسی حالت طیران کرے تو اوسے ضرور ہو کہ پہلے دہلے مین تو یہ دریافت کر لیا کرے کہ یہ قول کسکا ہو اور اسکے قائل کے عادات و اطوار کیسے ہین یہ معلوم کر لینے کے بعد اوسکے دفعیہ مین چندان دقت کا سامنا نہین پڑیگا جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو ؛

رسالہ اظہار الحق معروف بمناظرہ مرشد آباد کے صفحہ ۱۲ پر امام المنکرین کے

مانے ہوئے مولوی **عبد الحق صاحب حقانی** نے جو فرمایا ہو (جسقدر مسلمانون کی کتابین ہین ہمارے نزدیک سب مسلم ہین مگر اون کتابون مین جس مقام پر مصنفین سے غلطیان ہوگئین کسلئے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہین) یہ بجنسہ گویا میری تحریر بالا کی صحت کا شاہد ہو ٭

ہماری اس بحث مین علماء حنفیہ سے مثلاً علی قاری اور فضلائے شافعیہ سے بیضاوی ہین اول الذکر تعصب مین مبتلا ہین اور آخر الذکر تفلسف مین گرفتار تعصب کسقدر ہے اور تفلسف کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارات ذیل سے ہوسکیگا کتاب **فقہ اکبر** مین والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر انتھی لکھا ہوا ہو یہ فقرہ سخت اس کتاب مین افزودہ اور مدسوس ہو اسکی تصریح علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار مین اور علامہ بیجوری نے تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید مین کردی ہو اما علی قاری صاحب نے مسح الازہر مین اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کچھ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہین جلال الدین سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجیے مولانا بحر العلوم نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین بعض معتبرات سلف سے انبیاء کا کفر حقیقی اور حکمی ہر دو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے علی قاری صاحب ہین کہ سلف سے کچھ تعلق رکھا نہین اما نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نسبت تجویز کفر حکمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا یہی اسباب تھے جنکے بواعث سے مستند المخالفین بھی اونکے حق مین مقدمہ **تعلیق الممجد** مین تحریر فرماتے ہین و تصانیفہ کلہا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ علی فوائد لطیفۃ ولولا ما فی بعضہا من رایحۃ التعصب المذہبی لکان اجود اجود انتھی ٭

علامہ توربشتی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **المعتمد فی المعتقد** مین

ارشاد کرتے ہین (بدعوای تناقض وعلت شبہت اخبار غیب را کہ صاحب خبری عالم غیب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ رونکنند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند وفلاسفہ کہ منکران اخبار غیب اند ودرچنین مواضع فرصت طلب مییابشند انتہی اس سے متبادر ہو کہ فلاسفہ منکران اخبار غیب ہین اور ظاہر ہو کہ جسپر پورا فلسفہ غالب وہ بالکل منکر ہوگا اور جسے کچھ ذائقہ ملا ہوگا وہ بمقدار مذاق انکار کریگا اب بیضاوی صاحب کو دیکھیے کہ **محقق دہلوی اشعۃ اللمعات** ترجمۃ المشکوٰۃ مین جلد رابع کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہین بدانکہ در تفسیر بیضاوی وجوہ دیگر نیز در معنی این آیۃ گفتہ است وشک نیست کہ آنچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر آن واقع شدہ متعین باشد ارادہ آن وعجب کہ این وجہ اصلا ذکر نکردہ غالبا تفلسف او را برین داشتہ باشد الخ نسأل اللہ السلامۃ انتہی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفلسف مین حدیث متفق علیہ تلک کا بھی خیال نہ رکھین پھر انسے بحث غیب دانی مین استناد کرنا اور باقی بزرگان دین کے اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتساف کا شگون نہین تو کیا ہے۔ لہٰذا اعتبار گفتار کا مدار قائل کے عادات واطوار پر رکھا جاتا ہو ❊

بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہ کی ہو کنایۃ عن خطئہ فی الاذن فان العفو من روادفہ انتھی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی مین **شیخ الاسلام زکریا** رحمہ اللہ تعالیٰ نے تبع فیہ الزمخشری لکھا اور **سیوطی** نے فرمایا کہ تبع فی ھذہ العبارۃ السیئۃ الزمخشری انتھی ملاحظہ ہو کتاب الابریز صفحہ اب بیضاوی صاحب اپنے اوستاد زمخشری کی متابعت مین جناب رسالت مآب کو خطاوار قرار دین تو انکی تخطیہ مین کوئی قباحت نہین۔ نہین تو بلا ریب وبیشک خطائے بزرگان گرفتن خطاست ❊

اب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تفلسف سے پاک وصاف ہین بس ہمو اگر کسی ایسے

کی تقلید مین یا وریکسی کی عبارت کے تسوید کے نہ ہون تو پھر ایک قاعدہ ہی جسکا لحاظ
رکھاجائے تو بہت سے شبہات کا دفعیہ ممکن الحصول ہو سکیگا وہ یہ ہی جو علمائے حدیث
جنکو اصطلاحات اہل اصول فقہ سے کچہ بحث نہین تصریح کرتے ہین کہ خبر اثبات خبر نفی
پر مطلقاً مقدم ہو ملا معین کاشفی رحمہ اللہ تعالی معارج النبوہ ص۱۹۵ مین تورپشتی
سے نقل کرتے ہین کہ [۲۲۰] اثبات بر نفی مقدم باشد انتہی۔ علامہ بیجوری تحفۃ المرید
شرح جوہرۃ التوحید ص۶۱ مین تحریر کرتے ہین [۲۲۱] والقاعدۃ ان المثبت مقدم علی النافی
انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ۱ ص۶ مین لکھتے ہین [۲۲۲] والمثبت مقدم علی النافی انتہی
ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ مین ص۱۲۹ پر فرماتے ہین [۲۲۳] والمثبت مقدم علی النافی انتہی
امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۵ ص۲۵ مین تحریر فرماتے ہین [۲۲۴] والمثبت
مقدم علی النافی انتہی۔ کرمانی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب
التراویح مین لکھتے ہین [۲۲۵] درایۃ المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری
مرقاۃ المفاتیح مین حدیث عائشہ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما
فی العشر الاول من ذی الحجۃ کی شرح مین طیبی سے نقل کرتے ہین [۲۲۶] اذا تعارض النفی
والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی نے سبل الہدی والرشاد
مین تحریر فرمایا ہو [۲۲۷] روی الامام احمد والترمذی عنه لما قیل له ربط البراق قال اتخاف
ان یفر منه وقد سخره عالم الغیب والشهادة قال البیهقی والمثبت مقدم علی النافی
یعنی من اثبت ربط البراق فی بیت المقدس معه زیادة علم علی من نفی فهو اولی
بالقبول انتہی +

ان کتب معتبرہ مین علما نے تصریح کردی ہو کہ اثبات نفی پر مقدم ہو اب بحث موجودہ

مین بہت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے کل شیٔ کا علم ثابت
کیا ہی گو بعض نے فلان و فلان شیٔ کا علم نہین تھا یہ بھی بیان کیا ہی اما بنظر قاعدۂ مذکورہ بہر طور
نافی پر مثبت مقدم اور مثبت لزیادۃ علمہ نافی سے اولی بالقبول ہی اب عموماً اگرچہ کوئی شبہ
سر سبز رہتا نہین ہی پھر بھی بالخصوص کسی شبہ کی نسبت گفتگو کرنے مین کوئی ظاہری قباحت نہین
ہی لہذا جو جو شبہات ابنائے زمان نے مشہور کر رکھے ہین اور اپنے رسائل مین مسطور بھی کر دئے
ہین اوسکے دفعیہ مین کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہی ؛

اما اس بحث کی چھیڑ سے قبل چند فائدے یہان پر قابل گذارش ہین وہ بقدر ضرورت
درج کرے دیتا ہون غالباً کہ آئندہ مقال مین وہ بہت ہی کارآمد ہونگے ؛

فائدۂ اولیٰ امام المنکرین غلام محمد نادیری کو مدرسہ کانپور سے نکلتے ہی
چشم بد دور کتاب سازی یعنے ترجمہ بازی کا آزار ہوا گو رفتہ رفتہ یہ مرض مزمن ہو گیا تو استفسار
نامی گرامی رسالہ کے مؤلف بنے اور ازالۃ الریب کے تو خاصے مصنف ان ہر دو کا ذکر
شاید پھر آجاویگا بالفعل تو اونکی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہون اور بالخصوص
اوسپر کے حاشیہ سے مستفید تماشہ لائق دید ہی تو ماجرا قابل شنید لہذا ناظرین باتمکین سے
ایسے مطالب عالیہ مستحضر اذہان صافیہ رکھنے کی امید ؛

فائدۂ ثانیہ حضور والا کی فضیلت نے جب جوش مارا اور حرارت علمی نے آپ کو بہت
ہی کچھ ابھارا تو مشہور رسالہ تحفۃ الہند کا ترجمہ بزبانی گجراتی کر ڈالا اور صرف مترجم کہلاتے مین کیون
یہ گھمنڈ جب پیدا ہو گیا تو موقع بے موقع کسیقدر حواشی بھی جڑ دیکر نام نامی کو دفتر محشین مین
منسلک فرمایا یہ ترجمہ غواشی حواشی سے مزین ہو کر تاریخ ۱۳ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ مین قالب طبع مین
مرتب ہوا ہی ملاحظہ مین لاکر اطمینان کر لیجئے ؛

فائدہ ثالثہ اسی گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند کی فہرست مین صفحہ ۱۳۰ پر ان الفاظ ایک اظہار

دیا ہے۔

પૃષ્ઠ ૧૩૦ (નોટ) આલ્માના નાં કુતબ·હઝરત·ઇમદાદુલ્લાસાહે

બનીમજલસનુવર્ણન·

جب حسب الاشارہ صفحہ ۱۳۰ کو دیکھا تو اوس پر خود کی ایک بوجہ دار اور بھاری تجربہ کاری کا جو مضمون

درج ذیل ہے اقرار کیا ہے

(૧૩૦)

۲۲۸

૧૦ સને·૧૩૧૩નીસફરમાં· મક્કાએમોઅઝ્ઝમામાં·મોલવી·આ

ખાનહાનના·એક·ગ્રસન·સામથી·આવીઆહુતા·તેમની

સાથે·વાંસળીવગાડનારો·એકગવીઓહુતા·તેઓ·આ

વખતના કુતબ·હઝરત·મોહમદ (સલ) સાહેબના·નાએબ·

ખુદાની·નીસાનીઓ·માની· એકની સાની·હાજીઈમદાદુ

લ્લાસાહેબ (દામઝેલ્હુ) ની·મુલાકાતે·આવીયાહુતા·તે વ

ખતે· ત્યાંહું પડગ·બેઠલોહુતો·તે·પછી·બીજીકે·ત્રીજીમુલા

કાતે·તેમણે· ઊપર·વખણાયલા· કુતબસાહેબની·હઝુર

માં·અરજ કરી·કે·જો·આપનીરજાહોએતો·મારો·ગવૈઓએ

લો·આપને· કાંઈ· સંભળાવે·તેમણે કહ્યુંકેહું·એવીમજ

લસમાંકદી·ગયોનથી·તેમ·મારી·બેઠકમાં·એવું·થયું·હું

પસંદપડગ·કરતોનથી·તેવેલા·મારા·દીલમાં·એમ·આવ્યું

કનું કે જે·તેવું·થસે તો·હું·હીઠી·ચાલતો થઈસ·તેવું જ લાગ

લ્યું·તેમણે જ કહ્યું કે·અમારા ટોલામાં·એવા પડ્યા છે કે· જો·

એમ·થસે તો·તેઓ·બેસસે નહીં·આખેર·તેમણે વિનંતી

કરી કે·વાંસળી·વગર·એ·સંભળાવે·આપનો·હુકમ થવો જોઈ

એ·પછી·તે·પોતાની ભાષામાં·કાંઈ ગાવા લાગ્યો ❋

پھر اس کتاب کی اس فہرست میں ص۱۱ پر یہ اعلان ہے - ❋

(૧૧)

પૃષ્ટ·૧૩૩· મારા સરતાજ·દીન અને·દુનીયાના વસીલા

હાજી·ઈમદાદુલા·સાહેબની·જાહેર·કરામતનું·વર્ણન·

૧૩૩

૨૨૧

૧·હીજરી·સને·૧૩૧૨માં·હું·મક્કા·સરીફ·હજ કરવા·ગયો હુ

તો·(ખુદા કબુલ કરે)·તે·વેલા·હું·મારા·સિરતાજ રોસનદી

લ·સિદ્દીક સાથે·હતો·ત્યાં ગયા પછી·ઉદિસનાદની (સિદ્દીક

સાહેબની સ્ત્રી·) ધણા માંદા પડી ગયા·જીવવાની આસા·લો

કોએ·ત્થા હકીમોએ·મુકી દીધી·હતી·સાથે·પાંચ·નહાના

બચ્ચાં·હતાં·તેથી·મોલવી સાહેબનું·દીલ ઊદાસ·થયું·હતું

અમારા પીર·ખુદા દોસ્ત·જમાનાના·કોતોબ·(ખુદા તેમનો કે

જ્યા બુરાખે) સાહેબની દરબારમાં·પડગ·પોકું અવાનું હતું·

આખેર·વખડગાએલા·પીર સાહેબ·કહ્યું કે·મોલવી સાહે

બ·પડગા·હેરાનછે·બચાં·પડગા·નાહનાછે·દુવાકરીએ·એમ
કહી·હાથ·ઊંચકી·દુવાકીધી·બીજેદીવસે·બીબીસાહેબ·
સારાંથઈગયાં·ને·ચાલીને·તવાફ·કરવાગયાહતાં·એ·
સફરમાં·મદીનાસરીફ·જવાનો·મારો·વીચાર·નોહતો·
તેમછતે·એકદીવસે·પોતાનાદરબારમાં·મદીના·સરીફની·
વાત·કહાડી·તે·એવીરીતેકે·જાડગે·કોઈ·મદીનાસરીફ·જ
વાનું·નાપાડતોહોએ·અને·પોતે·તેને·મોકલતાહોએ·હું·મદી
નાસરીફજવાનુંછુંકે·નહીં·તેનીતેમને·કોઈનેરેહની·ખબર·
કરવામાં·આવેલી·નહીં·આખર·મારા·સીફક·મૌલાના·
મોલવીઅહમદહુસનસાહેબ·મારાનરફ·જોઈ·હસવા·લા
ગયા·તેમ·હું·પડગ·સમજીગયો·કે·તેઓ·મને·જ·મદીના·સ
રીફ·મોકલવામાંગેછે·મે·તેમને·અરજ·કરીકે·હું·બે·વાર·
મદીસરીફ·ગયોછું·ને·આ·સફરમા·મારીપાસે·રૂા·(૮૦)·જ
બાકી·રહેલાછે·તેવડગ·બોલીયાકે·તારા·મોટે·એરબા·રૂા
બફુછે·મે·તેમનું·કેહેવું·સીરપર·ચડાવ્યું·ને·જવું·કબુલ
રાખ્યું·જ્યારે·હું·જવા·લાગયો·ત્યારે·મને·દુરથી·જોઈ·ઊભા
થઈગયા·અને·હાથ·ઊચકી·દુવાકરવા·લાગયા·અને·મને
કહ્યુંકે·જા·તને·ખુદાને·સોંપશે·એ·દુવાની·અસર·એવી·જેન
હતીકે·મારીપાસે·કોઈ·નોકર·ચાકર·નોહોતો·હું·કોઈની

વીસીમાં· નહોનો· છતાંમને· નોકર· ચાકરમાલ· હજરતનાં· વ
ધારે· રાહત· હતી· ઊંટવાલો· ભલો· મારો· નોકર· હોય· એવી· ખીજ
મત· કરતો· પાડગી છાડગીની· તેહકીકર· રાખતો· મદીનાં·
સરીફનાં· રસતે· કોલેરા· ઘણા· જોરમાં· ચાલતોહતો· જયારે
કાફલો· ઊતરતો· ત્યારે· તેજ જગાએ એક· કબરસ્તાન· થઈ
જતું· કોઈને· આસા· નહતીકે મદીનાસરીફમાં· કુરાતનીન· બા
બા· પેસવાદેસે· પણ· તેમની· દુવાનો જ અસર· એનોહતો·
કે· બહુજ· ખુસી· સાથે· અમે· મદીના· સરીફમાં· દાખલ
થયા· અને· ત્યાં· આઠ· દીવસ· રહ્યા· મારી· સામે· બીજા·
કેટલાક· કાફલા· આવ્યા· કે· તેમાં· કેટલાક· ડાહેલ· ગા
મના· માણસ· હતાં· ને· કાફલો· પાછલ આવ્યો· અને·
આગલ· સરકારે· વદા· કર્યો· અને· કેટલાક· કાફલાને
નો· ગામમાં જ પેસવા ન દીધા એ· વગર· આપની· કરા
મતો· બે· શુમાર છે· તેમાંથી· થોડાકના· વર્ણન મા-
એક· રીસાલો· મારા ઉસમાહે· લખયો છે· અને· હાલ
શમાએલે ઈમદાદીઆં· નામનો· રીસાલો· લખનો
ર· માં· છપાએ છે· ❖

پھر فہرست میں کچھ اطلاع دی ہیں المات ۲۲ پر بحث مصافحہ کے ضمن میں علامات کے
نیچے یہ التجا کی ہی ❖

૧ ઓ ખુદા · નું · મને · તે · દીવસ · વલી · ક્યારે · દેખાડસે · કે ·
હું · તારા · વલી · કામેલ · જમાનાના · કુતુબ · તેમનું · નામ · મુબા
રક · હાજી ઇમદાદુલ્લા · છે · તેમના · કદમ · ચુંમી · આગળ ચાલી

جب حضور والا کا افاضہ اور استفاضہ کا ارادہ دوبارہ جوش مارا ہوتھا تو اس کتاب کا ترجمہ
بزبان انگریزی عیسوی ۱۸۹۹ سنہ میں کرڈالا جو صدود ۱۳۱۷ سنہ ہجری میں واقع ہے اس ترجمہ میں
مضامین مذکورۂ بالا بالترتیب بموجب تحریر یامین ثبت ہیں +

TABLE, OF, CONTENTS, PAGE, X

On page 97 (note) A party at Hazrat Imdadullah Saheb, kutb of this genuation

In the beginning of the year 1313 a member of a Movlvi family paid a visit to Mecca from Syria. He had a songster with him who played upon a flute. He had been on a visit to Haji Imdadullah Saheb, one of the many marks of GOD, and who was the then deputy of Kutub Hazrat Mahomed Saheb. I was one of the assembly at that time. At the second or third interview he requested the Kutub Saheb to grant his musician permission to amuse himself with his performance. He replied that he never attended such a gathering

nor did he ever permit it in his own meetings. At that time it occurred to me that if the request was granted, I would walk off. At that very moment Kutabsaheb added that there were present persons who would leave the place if he complied with his request. Then he requested for vocal music, wihich request was granted and the musician, began to sing something in his own languge.

TEABLE OF CONTENTS PAGE X

Page 33, A miracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

٢٢٢

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered priceptor Roushan Ali, In Mecca. Miss, Rowshan Ali fell dangerously ill, The doctor as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Maulvi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasionally

At last the renowned saint said that the Moulvi was very much grieved. The children were very young. It was a case for grace.. So saying he rised up his hands and pronounced a blessing. The next day the Bibi saheb was all right and made her pilgrimage on foot. I had no mind to visit Medina. One day the saint opened the subject of Medina in the meeting in such a way as if he was persuading one to pay a visit to it who was inclined to go there. He was in no way informed whether I was to go to Medina or not. At last my preceptor Ahmed Hasansaheb, Moulavi of the Maulas looked at me and smiled. I too understood him to be sending me to Medina. I told him that I had been to Medina towice before that and that at that time I had only Rs 80-left with me. He said that that amount was more that sufficient for me. I accepted his advice and determined to go there. When I started on my journey he saiw me from a distanace,

got up, pronounced grace upon me and said that he
committed me to the care of God. The virtue of his
blessing was such that although I had no servant
with me and no company, yet I was happier than
one with them. The Camel-keeper served me as my
own servant. He provided me with water and other
things. There was cholera ravaging the way to
Medina. The pluce wher a caravan halted be-
came a cemetry. No one was sure of being allwed
to enter the city. But it was due to the efficacy of
the saint's grace that no quarantine was imposed
against us and we entered Medina in peace.
We lived there eight days. There were other cara-
vans including mer from the villag of Dabhel
They followed me but were ordered by the outho-
rities to march on and not halt there. Other carvans
were not allowed to enter the city. Besides this there
are innumerable other proofs of his power. My
preceptor has written a pamphlet diseribing.

some of them. And another pamphlet called the "Shamàim-i-Imdádia" is being published at Lucknow".

PAGE 165 NOTE §

[۲۳۳] ✣ ✣ ✣ *"Oh god, when will the time come when I shall be fortunate enouph to kiss the fect of Haji Imdadullah, the polarstar of the time, your friend and vali."*

اس مقام پر لائق وفائق ترجمان ومحشی صاحب نے دو شخصون کا ذکر خیر کیا ہی
ایک خود کے اوستاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنھین انگریزی ترجمہ مین کسی بچاؤ کے
خیال سے چالاکی کر کے روشن علی لکھا ہی اور دوسرے اپنے پیر رشاد حاجی امداد اللہ
صاحب مرحوم کا پھر ہر ایک کو صفات متعددہ سے موصوف فرمایا ہی اوستاد صاحب کو
اپنا سرتاج اور روشندل اتنا ہی بتلایا ہی اما پیر جی کو تو دین و دنیا کا وسیلہ ایک ولی
کامل ہو زمانہ کے قطب تین نائب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار اور خدا کی نشانیون مین کی
ایک نشانی ہوے پانچ مراتب کا منصب دار جتلایا ہی پھر انکی دو کرامتین مشعر اطلاع مافی
الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت دعا بیان کین اور ساتھ ہی اخبار کہ کرامتین آپ کی
بے شمار ہین اور سنہ ہجری تیرہ سو بارہ [۱۳۱۲] سے لغایت سنہ عیسوی اٹھارہ سو
ستانوے جسمین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اوسی عیسوی سنہ سے آج تلک ہی نہین بن
آیندہ مین جب تلک اسکے برخلاف عام کو اعلان دین تب تلک ہر دو حضرات کو

آپ بدستور اپنا مقتدیٰ مانتے ہین اور اپنے معمولی اعتقاد راسخ کا مفہوم و مصداق جانتے ہین ناظرین باتمکین اس گذارش کو قبول فرماکر بھول نجائین یہ خاصۂ ترصد ہو اور آگے فائدہ رابعہ سے فائدہ عاشرہ تلک مین منازل و احوال اولیاء و اقطاب کا تنقد ہی۔

فائدہ رابعہ۔ امام شعرانی قدس سرہ الرحمانی یواقیت والجواہر ص ۲۳۴ مین تحریر فرماتے ہین اعلم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال التی ورثوھا من الرسل علیھم الصلوٰة والسلام مائتا الف منزل وثمانیة واربعون الف منزل وتسع مائة وتسعة وتسعون منزلا لابد لکل من حق له قدم الولایة ان ینزلھا جمیعھا ویخلع علیه فی کل منزل من العلوم مالایحصی قال الشیخ محی الدین وھذہ المنازل خاصة بھذہ الامة المحمدیة لم ینلھا احد من الامم قبلھم ولکل منزل ذوق خاص لایکون لغیرہ ذکرہ فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات انتھی ✤

فائدہ خامسہ۔ یہی امام شعرانی قدس سرہ النورانی کبریت احمر مین ۲۳۵ ارشاد فرماتے ہین واما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالی عنه فسمعته یقول لایکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقاله فی الاصلاب و ھو نطفة من یوم الست بربکم الی استقرارہ فی الجنة او فی النار انتھی ✤

فائدہ سادسہ یہی عارف ممدوح قدس سرہ الممنوح منن الکبریٰ ۲۳۶ **معدن الیمن والبشریٰ** مین ارشاد کرتے ہین وروی العلامة الفاروقی رحمه اللہ تعالی فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد

بن الرفاعی قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم قال سمعت سیدی احمد
بن الرفاعی یقول صحبت ثلثمائة الف امة ممن یاکل ویشرب وینکح ویرث
ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب هذا العدد ویعرف کلامهم وصفاتهم واسمائهم
وارزاقهم وحیاتهم وآجالهم قال یعقوب الخادم فقلت یا سیدي ان المفسرین
رحمهم الله تعالی ذکروا ان عدد الامم ثمانون الف امة فقط فقال ذلک مبلغهم
من العلم فقلت هذا عجیب فقال ازیدک انه لا تستقر نطفة فی فرج انثی الا
ینظر ذلک الرجل الیها ویعلم بها قال قلت یا سیدي هذا من صفات الرب
تبارک وتعالی قال یا یعقوب استغفر الله تعالی فان الله سبحانه اذا احب عبدا
صرفه فی جمیع مملکته واطلعه علی ما شاء من علوم الغیب فقال یعقوب تفضلوا
علی بدلیل علی ذلک فقال سیدي رضی الله تعالی عنه ان الدلیل علی ذلک
فی قوله فی الحدیث القدسی لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا
احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذي یبصر به ویده الذي یبطش
بها ورجله الذي یمشی بها ولأن سالنی لاعطینه ولأن استعاذنی لاعیذنه
رواه البخاری عن ابی هریرة فاذا کان الحق مع عبده کما یریده صار کانه صفة
من صفات الله تعالی انتهی۔

فائدہ سابعہ یہی شعرانی یواقیت والجواہر صہ ۲۲۶ میں تحریر فرماتے

ہیں اما القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس والخمسین ومائتین انه
لا یتمکن القطب ان یقوم فی مقام القطابة الا بعد ان یحصل معانی الحروف
التی فی اوائل السور المقطعة مثل الر والمص ونحوهما فاذا وفقه الله تعالی علی

حقائقہا ومعانیہا تعینت لہ الخلافۃ وکان اھلا لہا ۔ انتہی

فائدہ ثامنہ پھر یہی بزرگ اسی **یواقیت** کے صـ۲۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں

فان قلت فما علامۃ القطب فان جماعۃ فی عصرنا قد ادعوا القطبیۃ ولیس معنا علم یرد دعوٰہم فالجواب قد ذکر الشیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ ان للقطب خمس عشرۃ علامۃ ان یمد بمد والعصمۃ والرحمۃ والخلافۃ والنیابۃ ومدد حملۃ العرش العظیم ویکشف لہ عن حقیقۃ الذات واحاطۃ الصفات ویکرم بکرامۃ العلم والفصل بین الموجودین وانفصال الاول عن الاول وما انفصل عنہ الیٰ منتہاہ وما ثبت فیہ وحکم ما قبل وما بعد وحکم من لا قبل لہ ولا بعد وعلم الاحاطۃ بکل علم ومعلوم ما بدا من السر الاول الیٰ منتہاہ ثم یعود الیہ انتہی۔

فائدہ تاسعہ ۔ اسی **یواقیت** کے صـ۲۳۹ میں ہے وقد ذکر الشیخ عبد القادر الجیلی ان للقطابۃ ستۃ عشر عالما احاطیا الدنیا والآخرۃ عالم من ھذہ العوالم وھذا امر لا یعرفہ الا من اتصف بالقطبیۃ انتہی۔

فائدہ عاشرہ اسی **یواقیت** کے صـ۲۴۰ پر فرمایا ہے فان قلت ھل احد من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالجواب کما قال الشیخ فی الباب الاحد والتسعین وار بعمائۃ لیس احد ینال علما فی الدنیا الا وھو من باطنیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سواء الانبیاء والعلماء المتقدمون علی صبغتہ والمتاخرون عنہ انتہی۔

بالجملہ فائدہ اربعہ سے عاشرہ تک جو جو اوصاف اور خواص ولی کامل اور

قطب زمانہ کے واسطے شایان اور ضروری ثابت مانے جاتے ہیں وہ ضرور ضرور امام المنکرین
غلام محمد کے مرشد موصوف دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب محمد
خدا کی نشانیوں میں کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لیے ماننے بغیر چارہ نہیں
ہو والا کمال ولایت و دور قطبیت زمانہ کا فور ہو قطب کے احاطہ علمی میں سولہ عالم ہوں
جنمیں سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے مس و عن پر بھی
علم نہ ہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیوں نہ شرمائے عنقریب فائدہ ثامنہ میں علامات قطبیت
و علم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا ہی یہ قطب صاحب جانیں مگر نبی کریم کے واسطے نمانیں
فانا للہ وانا الیہ راجعون ٭

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو نو کرامتیں تجربہ کردہ امام المنکرین غلام محمد
کی خبر غالباً مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کو نہ ہوئی ہوگی تب ہی تو استغنا
کے مشر پر بیضاوی سے اطلاع ما فی القلب کا حصر رسول مجتبیٰ پر کر دیگر اولیاء کے ضمائر
القلوب سے واقف کاری کا در پردہ گویا انکار کر دیا جس سے حاجی جی کی کرامتیں بیان
کردہ غلام محمد ملیامیٹ ہو گئیں واہ واہ اور سبحان اللہ ہزار آفرین مولوی عبد اللہ نے
خوب ہی فریاد کی داد رسی کی لیکن۔

کی ہر پسند و خرد خردہ بین	مدعیت سست تو ای چست و چاق
تو بردی درپے تغلیط او	وان پی تصدیق فاین الوفاق

اما غلام محمد کو جو ہیں جوش آیا اور نشتر کینہ سینہ میں سمایا تو آخر بالحرہ سے در گذر کر
البنی بالولی مقرر کرکے مولوی عبد اللہ صاحب کے کرتوت سے ایسا مبہوت ہو گیا جو وہیں
عالی سے حاجی صاحب کی کرامتیں نیست و نابود ہو کر مناظرہ بڑودہ کے حکم کو سپرد کردہ

زعمی دلائل کے فصل اول میں چوتھی دلیل یوم یجمع اللہ الرسل لکھ ڈالی اور تفسیر کبیر کے صت ۳۷۶ ہمسے یہ نقل کر دیا لانما قالوا لاعلم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا و نحن لانعلم الا ما اظہروا فعلمک فیھم انفذ من علمنا اھ اور تفسیر حقانی صت ۹۲ مین ہو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو اور ظاہری قیل و قال کا ہمین علم ہو سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشئی کے ہی) ✤

یہان سے **غلام محمد** کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہی ایسی جہت سے کہ کسی اور تشریح و تصریح کی کوئی ضرورت باقی نہین رہتی **تاریخ ایران مؤلفہ سرجان ملکم** ترجمہ کردہ مرزا حیرت جلد ۲ صت ۱۳۲ پر منجملہ عقاید وہابیہ نجدیہ یہ بھی بیان کیا ہو کہ سوگند یاد کردن به محمد و علی و کسان دیگر را حرام مید انستند زیرا کہ گویند قسم عبارت ہست از شہادت طلبیدن از آنچہ در ضمیر مستتر ہست و خبایای ضمائر را بجز خداوند کس نداند فقط۔ **غلام محمد** کی وہ روباہ بازی اور حیلہ سازی ہرگز قابل التفات نہین جو کہے کہ استفسار کے صفحہ اولی پر سوال مین مقر ہون کہ (بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ و تعالی نے بعض غیوب پر بعض اوقات مین بطور کشف و الہام خبردار کیا ہی) اس جہت سے کہ یہ بڑی ابلہ فریبی ہو اگر نفس الامر مین ایسا ہی پاک اعتقاد ہو تو ازالۃ الریب کے صت ۹۶ پر یہ زہر کہان سے اوگلا (جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا تاکید کے ساتھ بیان کیا ہو اسی طرح حضرت اسامہ فرماتے ہین اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا اور اسی طرح حضرت زینب فرماتی ہین یا رسول اللہ احمی سمعی و بصری واللہ ما علمت علیھا الا خیرا پس خان صاحب کے استنباط کے موافق تو چاہئے کہ حضرت اسامہ اور حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذین جاؤا بالافک الخ برات کا علم یقینی طور پر تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہی) ✤

اب سوچ لیجئے کہ **غلام محمد** اگر کشف و الہام کے ذریعہ سے اطلاع علم بانی الضمیر کا بجز حاجی امداد اللہ صاحب کے اور کسی کیلئے مجوز ہو تو کونسی دلیل قایم کی جس سے ثابت ہو جائے کہ اسامہ اور زینب رضی اللہ عنہما نے بلا اطلاع و اللہ کہہ ڈالا تھا ہان اگر دلیل صرف (اسکا کوئی قائل نہین ہی) اسیکا نام ہی تو پھر سرمایہ فضل و کمال کا حال معلوم ہو گیا **شاہ صاحب تحفہ** کے صنہ ۲۰ پر ارشاد فرماتے ہین و بقاعدہ لا قائل بہ تمسک کردن دلیل عجز است انتہی وللہ در القائل ✦

ہنوز طفلی واز نوشش و نیش بیخبری	زعلم غیر چہ از جہل خویش بیخبری

جامی قدس سرالسامی نے سچ کہا جو فرمایا ہی ✦

لاف دانش گر زند پیوستہ نادان دور نیست	خفتہ دایم خویش را بیداری بیند بخواب

نسئل اللہ المولی الکریم ان یتدارکنا بفضلہ العمیم - ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ✦

پھر اس قسم کی تقریری دار و گیر غالباً ناظرین کو نامطبوع ہوگی لہذا اسے طی کر کے اور ایک گذارش پیش کرتا ہون کہ بشمول اور چند مسائل خلافیہ کے اس مسئلہ غیب پر بہاولپور مین اراکین ریاست کے بندوبست سے زیر تحکیم حضرت **سجادہ نشین چاچڑان صاحب** ۱۳۰۶ھ کے ماہ شوال مین مناظرہ ہوا ہی جسمین ایک جانب **دیوبندی** جنات اور **گنگوہی** کے ذریات تھے اور مقابل مین مولانا مرحوم **غلام دستگیر صاحب** قصوری تھے بالاخیر مناظرہ بڑودہ سے نادیری پارٹی جیسی اوڑن چھو ہوئی ویسے ہی انھون نے فقروا کی ٹھہرائی - مولانا مرحوم نے سوال و جواب قلمبند کر کے علمائے حرمین سے تصحیحات اور تقریظات کی طلبگاری کی چنانچہ ۱۳۰۷ھ ربیع الاول مین کارروائی

حسن اختتام پاکر ایک مبارک مجموعہ بنام نہاد **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** مرتب ہوکر ۱۳۱۲ھ مین صدیقی پریس قصور مین مطبوع ہوکر نور بخش دیدہ ارباب بصارت اور سرور دہ سینۂ اصحاب بصیرت ہوا ہی اسمین مسئلہ غیب حسب اعتقاد احقر بہت سے دلائل سے مدلل درج ہی اور مخالفین کا دندان شکن جواب نہایت خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہی جسپر بیان کردہ ذیل مفتیان دین متین بلدۂ امین اور علماء مسکن سید المرسلین کی مہرین اور تقریظین موجود ہین ؛

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال ۔ مکہ
مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل ۔ مکہ

مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین ۔ مکہ
مفتی الحنابلہ خلف ابن ابراہیم ۔ مکہ

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام داغستانی ۔ مدینہ
سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم ۔ مدینہ

مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی مہاجر

مولوی عبد اللہ سندی
مولوی امام الدین احمد

مدرسین مدرسۂ صولتیہ

محمد سعید صاحب
سید اعظم حسین صاحب
عظمت علی صاحب

پایۂ حرمین شریفین

حضرت نور صاحب
مولانا محمد رحمت اللہ صاحب

حضرت نور صاحب
عبد السبحان صاحب

اسکا تو بالکل تعجب نہ کیجیے بڑی حیرت انگیز اور زیادہ تعجب خیز تو یہ بات ہے کہ **غلام محمد** کے مرشد صاحب دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب اور خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی قدمبوسی سے **غلام محمد** کو نصیب داری کی امید داری

یعنے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی بڑے زور وشور سے مہر لگادی اور دستخط کردئے جس سے سائر وہابیہ نجدیہ ہندیہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہوگیا ہی *

مخفی اور مستتر نہین کہ اوسی **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل**

مین یہ مسئلہ غیب صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۴۲ تلک پر پوست برکندہ وضاحت سے لکھا گیا ہو اور ایسے ہی باقی مسائل کو قیاس زمایئے اس تمام کا نظر سے گذرنا گو نہ شاق لہٰذا بغرض آسائش و متقضائے مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اوسکی ایک تلخیص کیگئی جسپر حاجی صاحب سے مہر و دستخط لئے ہین اوسمین سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت ہے جو درج ذیل ہوتی ہے *

صفحہ ۳۲ **شیطان** لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کہنا اور اوسکو شرک سے تعبیر کرنا اور **آپ** کے علم شریف کو معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم کہدینا یہ آپ کی سخت توہین ہو کیونکہ شرعًا ثابت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم مخلوقات ہین **تفسیر نیشاپوری** مین آیۂ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے لکھا ہو والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف لا یعلمہا الا اللہ ورسولہ انتہی **تفسیر کبیر** مین ہو معناہ اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما اوحی الیہ للتفخیم والتعظیم انتہی۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر مین لکھا ہو اور آیۂ علمك مالم تکن تعلم کے نیچے تفسیر **مدارک وخازن** وغیرہما مین ہو وعلمك من خفیات الامور واطلعك علی ضمائر القلوب اور حدیث **مسلم** مین بروایت عمر ابن اخطب وارد ہو فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن اور **مواہب لدنیہ** مین ہو اخرج الطبرانی

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ماھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ اور اس حدیث کو امام سیوطی نے خصائص کبرے مین بھی نقل کیا ہی پس بشہادت قرآن و حدیث اکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون کا حاصل ہی جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا مین اور علامہ قاری نے اوسکی شرح مین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوہ وغیرہ مین اسپر تصریح کی ہی انتہی *

اقول شیخ کی صریح عبارت علامت ۱۹۵ اور علامت ۱۹۹ اور علامت ۲۰۲ مین گذری ہے اور طبرانی والی حدیث کی شرح زرقانی سے علامت ۹۶ مین معلوم ہو چکی ہی پھر شرح شفائے علی قاری سے علامت ۲۱۱ مین جو۔

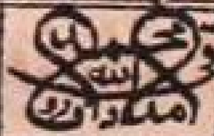
فاشھد ان اللہ لارب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب

کلام سوا نام صحابی کا گذرا ہی اوس سے غافل وذاہل رہا چاہیے فقط *

خ۳۲ حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا بالفضل والکمال اولانا الحاج الحافظ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت مین بھیجا تو اوسپر انھون نے یہ لکھا۔ حامداً و مصلیاً ومسلماً۔ ماکتب فی ھذا القرطاس صحیح لاریب فیہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ محمد عبدالحق عفی عنہ (محمد عبدالحق)

پھر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی **تحریر بالا صحیح اور درست ہے اور موافق اعتقاد فقیر کے ہی** اللہ تعالی اوسکے کاتب کو جزائے خیر دے۔

بی سبب گر عز بما موصول نیست	قدرت از عزل سبب معزول نیست



الجواب صحیح محمد انوار اللہ ۔ جو عقاید اس جواب مین مذکور ہین وہ اہل سنت کے کتب مین سطور ہین واللہ اعلم حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ تقوی عفی عنہ عفی عنہ حمزہ عقائد مندرجہ رسالہ ہذا مطابق کتب اہل سنت والجماعت کے ہین فقط۔ حررہ نور الدین عفی عنہ نور الدین اسی صفحہ مین تصریح ہو کہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب جو مشاہیر علمائے ریاست حیدرآباد و استاد نظام ریاست موصوف مین اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ مین تصحیحات اور مواہیر درج کی ہین من شاء الاطلاع علیہ فالیرجع الی اصل الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ٭

بڑودہ والی وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السرمدیہ کمیٹی عموماً اور غلام محمد نادری والی پارٹی خصوصاً اب تو شاید کچھ نہ کچھ شرماویگی اور اپنی ہٹ دھرمی سے ذرہ بھر باز آویگی کہ امام المنکرین غلام محمد کے مرشد و ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی کہ معلومات ماکان و مایکون پر جس سے کوئی شی خارج نہین ہو آپ کا علم محیط ہو اور آپ استعداد خداداد کے ذریعہ سے کل شی کے علیم و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ٭

ہان رہی جاتی ہو ایک اور بات وہ بھی اس گرما گرمی ہنگامہ مین سن لینے کے قابل ہو کہ کسیقدر مدت گذری جو حاجی صاحب کا وصال ہوگیا ہو اور وہابیہ کے عقیدہ کے موجب اب وہ گویا منصب قطبیت سے دست بردار اور محض مشت خاک ہین جسے اپنے

ماضی معہود امور مین مداخلت کی ممانعت ہوتی ہی لہٰذا اب اس مقدمہ مین اونسے کسی قسم کی استمداد کیا استمزاج کو بھی مساغ نہین ہی۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہوگا اور کیون نہ ہو قریب مین تو گذرا ہی کہ **غلام محمد** نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا اوستاد جتلایا ہی اور اوستاد بھی محض خشک نہین سرتاج اور روشندل بھی بتلایا ہی پھر کیا قباحت ہوگی جو انکی خدمت فیضدرجت مین ایک عریضہ پیش کرکے علیحدہ ڈگری حاصل کرلین کہ وہ ابھی بفضل خدائے لایزال کانپور مین بدستور مقیم و بحال ہین یہ مولانا صاحب روشندل فقط امام المنکرین **غلام محمد** ہی کے سرتاج مین اتنا ہی نہین مگر عمدۃ المخالفین مولوی عبدالحی صاحب نصرۃ النعیم کے خطابہ مسجد مولیین مین منبر پر سواری کے موجب معراج بھی ہین ایسے بزرگوار روشندل جیتے جوتے سے ایک خاص استفتاء پر حاصل کردہ فتویٰ ذیل مین درج کرے دیتا ہون جسکا مطالعہ منتج برکات اور ملاحظہ مثمر حسنات ہی۔

ایھا العلماء ما قولکم رحمکم اللہ فی ھذہ المسئلۃ کہ زید (محمد بشیر الدین) نے کہا کہ انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہی اور کوئی شی آپ کے احاطہ علم سے باہر نہین ہی **عمرو** (غلام محمد نادیری) نے کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہی اس واسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہی۔ یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص ذات باری تعالیٰ ہی وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہی۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ

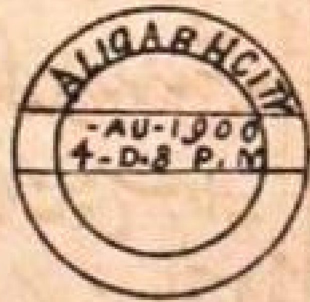
ہونا یہ صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیا ہونا نہین بیان کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہو حررہ محمد لطف اللہ مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲- ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ - مقام علیگڈھ

تنبیہ - چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہو اسپر مہر نہین ہے - اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط مین مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہو وہ درج ذیل کیا جاتا ہو - وہو ہذا



Ahmed abad



شہر احمد آباد گجرات محلہ جمالپور متصل مسجد کانچ - بگرامی خدمت جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی -

جناب من آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈہ ہو کر دہلی مین میرے پاس پہنچا - مین دہلی مین اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہو مہر حیدرآباد ہو اس واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوے مین توقف ہو گیا - والسلام - ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ - از علیگڈہ

یہ فتوی جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو ندوہ کے صدر اور غلام محمد کے اوستاد و مولانا احمد حسن صاحب کے اوستاد ہین) بطور معترضہ داخل کیا گیا ہو اب عمدۃ المخالفین عبدالحی صاحب اور امام المنکرین غلام محمد کے سرتاج رونقندل اوستاد مولانا احمد حسن صاحب کا فتوی ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

زید قول واعتقاد مذکورسے کافر ومشرک نہین ہو اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ باولہ شرعیہ کا نام ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت وقطعی الدلالۃ سے ثابت نہین ہو غایۃ مافی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہو اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہو پس علمائے محققین نے اونمین تطبیق باین طور دی ہو کہ علم غیب بالذات وبلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق مین کفر نہین ہو اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہو اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہو کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ وتعالیٰ کو دوسرا کوئی نہین ہو اور یہی مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہو پس اشراک اثبات واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہو اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہو پس اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونو معنے اشراک کے متحقق نہین ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ مین کا نام ہو چنانکہ مزعوم عوام وبعض علمائے ظواہر ہی ہو تا ہی زید اعتقاد مذکورسے مشرک نہین بنتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہ ہو کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال وفی المآل وفی الماضی ہون خواہ معدوم ازلا وابداً خواہ امور کونیہ سے ہون خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ گاہے غفلت ونسیان ہیچ نوع اوسپر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہو اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ کے لئے ایسا

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہی کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کیا ہی نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہی خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن وکشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین لکھتے وہ کہتے ہین اگر عمرو (غلام محمد) سنیگا خدا جانے کیا کہے گا اب مین کچھ عبارات ابریز مطبوع مصر کی نقل کرتا ہون تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک مین کیا اعتقاد رکھتے ہین ثم الارواح مختلفة فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیء من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله ودنیاه وآخرته وناره وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده تمیز فی اجرام السموٰت من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء اه الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لانهایة لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوهیة التی لانهایة لها لیست من هذا العالم فی شیء ثم الروح اذا احبت الذات امدتها بهذا التمییز فلذلك کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلك التمییز السابق وتخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها وامدها علی ذلك انتهی ۔ صفحہ عمم کتاب الابریز ۔ الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارك عن قطب الواصلین سیدی عبد العزیز الدباغ اورصاحب

ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب
کی ولقد رائت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ
والوحوش والحشرات والسموات ونجومہا والارضین ومافیہا وکرۃ العالم باسرھا
تستمد منہ ویسمع اصواتہا وکلامہا فی لحظۃ واحدۃ ویمد کل واحد بما یحتاجہ
ویعطیہ من غیر ان یشغلہ ھذا عن ھذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من
ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرجو ھذا الولی فینظر فیری مددہ من غیرہ وھو
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحق سبحانہ
فیری الکل منہ تعالی۔ ابریز صفحہ ۲۵۔ واعظم الارواح علما واقواھا نظرا
روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فہی مطلعۃ علی جمیع ما
فی العوالم کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینہا وبین ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت
الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلۃ لہا فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب بمعنی انہا اما من شئ تتوجہ الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن
علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجہت الی شئ آخر علمتہ وھکذا حتی تاتی علی
ما فی العالم فلہا التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ ولا تطیق
الذات ما تطیقہ الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی عدم
الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فہو بالنسبۃ الی
توجہہا بمعنی انہا اذا توجہت الی شئ لا یفوتہا ولا یلہیہا فی توجہہا الیہ سہو

ولا غفلة ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانہا قد تغفل عنہ ویقع لہا فیہ السہو والنسیان ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی قال صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السہو

وہم بنبہوہ - ابریز صفحہ ۴۵ - کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

جان احمد حسن دوام تقضی

کیون جی میان نادیری پٹیل صاحب بقول ایک ظریف کے فہمیدی یا اور بھی فہمیداون مطلب یہ کہ سمجھے یا اور بھی سمجھاؤن اب آنکھ سے شرم وحیا کا انجن دھولو پھر منجن ملے دانتون کو کھولو اور روہابیہ کے دکھ بھرن جلی بلی نہین بھلے بھلے لبون سے کچھ تو لیکن دھرم سے بولو کہ تمہارے پیرجی ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی آپنے کتھا بکھانے انکے لئے آپ کی تکفیری پارلیمنٹ کیا حکم نازل فرماتی ہو اور ون سے تو سرو کار نہین تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت تمامہ مسلم مان کر زمرہ مریدین مین ہو یا بدا بعیہ عقیدۂ مبنیۂ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہو جانے کی جہت سے برہ ناکثین مین ہان ساتھہ ہی ارشاد ہو جائے کہ مولانا احمد حسن صاحب آپکے سرتاج چدرو شن دل اوستاج (اوستاد) کا مول تول کیا ہو نضرۃ النعیم جو مطبع انتظامی کانپور مین چھپی ہو وہ آپکے روشن دل کی نظر سے پوشیدہ تو نہ ہوگی اوسکے ص ۱۹ پر لاناک حنیئذ نایۃ عن صراط الحق فکادان یختلسک عدوک الشیطان فتتردی فی ظلمات الغوایۃ کو ملاحظہ فرما کر تو بہت خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپکے کلام الکار نظام سے اپنے کان پور کیا چاہتے ہین کہ دوسرا شاگرد رشید کیا بے نقط سناتا ہی لہذا حق فرماؤ اور مت شرماؤ کہ ان بزرگوار کو اب بھی سرتاج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) بناتے ہو یا نہین اور بکار روشن دل بدستور چمکدار ہے یا بقول

عمدة المخالفین فتردی فی ظلمات الغوایة کے اثر سے چراغ گل اور پگھڑی غائب ہو جانے کی وجہ سے تم برداشتہ عقیدت اور تمھاری طبیعت بیزار ہو ازالہ کے صٓ پر کا اپنا مقالہ ذرہ سامنے رکھکر دھر دھرم سے فرمائے کہ ان دونون نے واقعی یہ مسئلہ غلط اور کفر کو پہونچانے والا ایمان کیا ہی یا نہین چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد ہی اور اعتقاد کے فساد سے اعمال ضایع ہوتے ہین لہذا پیرجی اور اوستاد جی کے فساد عقیدے سے اعمال ضائع ہو گئے یا نہین دونون سرحد کفر مین داخل ہو چکے ہین یا ابھی کسیقدر منازل کفریہ اور مراحل شرکیہ طی کرنے باقی ہین یہ مسجد چھار واڑے کے منبر کو دبو چکر بیان کر دینا صاحب نصرة النعیم منبر مولیین پر آمنا اور قاضی تو تمھارے گود مین صدقنا کہنے کو بدل وجان راضی ہی افسوس صد افسوس کہین نظر سے یہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ

نہ ہر آدمی زادہ از دو بہ است	کہ دو ز آدمی زادہ بد بہ است
بنطق آدمی بہتر است از دواب	دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب

نصیحت المسلمین کے گجراتی ترجمہ مین صـ ٥ کے پہلے جدول مین پائین خط عارضی رقم ایک سے معلوم ۔ اولا یہ حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو ؛

૧. આ આયતની તફસીર તોહફતુલહિંદ ગુજરાતીની પરજૂ ૧૨૧ માં વાંચવા લાયક છે -

اور ثانیا گجراتی ترجمہ تحفة الہند صـ ۱۳ نکالکر اپنا پرانا اجتہاد تازہ کرلو۔

٢٢٣

આ આયત માં "નુકશાની" નો જે શબ્દ છે તેના બદલે કુરાન માં "નફહ" નો શબ્દ છે અને તેના ઊપર તનવીન એટલે બે ઝેર છે તેથી જરા સરખી નુકસાની એવો અરથ થાય છે

پھر اسکے انگریزی یہہ کردی ہے -

۲۳۴

In this verse for the word "nurt" the Koran has the word Durar. This word has our i.e. tus sign like this (:.) This gives to the word the meaning "a little hurt.

ہمنے اسکو والنجو الالیق جانکر وانچا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا ضرٌ کے اوپر و زیر ہین یہ ملاحظہ کرکے واہ واہ سبحان اللہ عجائب اللہ کہتے ہین اور دریافت کرتے ہین کہ آپکے اوستادجی کی منقولہ عبارت واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شئ من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے **شرح نبذہ فی زیارت المصطفیٰ** کے ص۲۳۴ مین جو کہا ہو انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورك وقیامك وسلامك ای بل بجمیع احوالك وافعالك وارتحالك ومقالك وکانہ حاضر جالس بازائك الخ مستحضرا عظمتہ وجلالتہ ای هیبتہ وشرفہ وقدرہ ای رفعت مرتبتہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مسلما ای مریدا للسلامۃ مقتصدا ای متوسطا فی رفع کلامہ الخ ای من غیر رفع صوت لقولہ تعالی ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیہ ولا اخفاء ای بالمرۃ لفوت الاسماع الذی هو السنۃ وان کان لا یخفی شئ علی الحضرۃ انتہی علی قاری صاحب کی اس عبارت مین جیسے شیٔ ہے ویسے ہی آپکے اوستاد کی منقولہ عبارت مین بھی شیٔ ہے اور آپکے لب ولہجہ مین شیٔ کے نیچے دو پیش بھی ہین اس سے ذرہ بھر شیٔ بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہین ہے یہ مطلب ہو سکتا ہے یا نہین اسکا جواب نظر انداز فرماتے ہین یا تو فاسق بتلاتے ہین یا اپنے اوستاد و علی قاری کا حال جتلاتے ہین سچ ہے الجھا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین ٭ لو آپ اپنے دام مین صیاد پھنس گیا ذلك بما قدمت یداك وان اللہ لیس بظلام للعبید ٭

عبداللہ بن سلام کی حالت اسلام مین اونکی قوم نے جو کہا حرف بحرف وہی تم بھی تمھارے پیر اور اوستاد کو کہے بغیر رہو گے نہین یہ وراثۃً کہا جاتا ہی آپ خواہ نوٹ کر لو لیکن خداوند کریم اور اوسکا رسول علیم جانے کہ بچارے **قنوجی** ملا کی گت تمھاری کافر گرایند کمپنی کیسی بگاڑے گی جسے صاحب ازالۃ الخفی عن علم المصطفی نے ص۳۶ پر مستندہ کافر اور ڈبل مشرک بلا دیگر پھر اوسیکی مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۴۱ سے جو نقل کیا ہی وہ ذیل مین درج کرے دیتا ہون ونیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ہست در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادات کہ نورانیت وانکشاف درین محل بیشتر و قوی تر است وبعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود وحاضر ہست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد وازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب وباسرار معرفت منور وفایز گردد آرے۔

در راہِ عشق مرحلہ قرب وبعد نیست		می بینمت عیان ودعا می فرستمت

انتہی۔ اب تو واجبی فرما دینا نہین تو خرم بلہوری اور محی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض ہونگے اتنا ہی نہین دیو بندی ہائی کورٹ آف دہلی تکفیر مین اپیل دے کر تمھارے نیم لوک خارج از دفتر اسلام کرا دیتے دیر نہ کرینگے۔ پھر سچ ہی کہدو اور غلام محمد صادق بنے رہو فاسق وآبق نہ بنو کہ اس صاحب العروج ؛؛ ؛؛ کو جسے افراد ممکنات اور ذرائر موجودات مین حقیقت محمدیہ کا سریان مان لیا (پھر جریان علم مین کلام ہی کیا ہی) کیا کہا جائے مومن یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الافعال یا مردود الاعمال پھر فضلہ داخلین دار القرار سے ہی یا جملہ خالدین فی النار سے ؛؛

میان پٹیل صاحب سنو ہم آپسے سچ کہتے ہین اور بہت ہی سچ ہی کہ اسماعیلیہ بنیتھ کے بال گوپال کے تون ہال والے ہی گرو گھنٹال ملاے قنوج پھر نواب بھوپال نے تو چوزہ گان بیداے وہابیت کے پہلے آنکھ دوختہ کردی اور پھر ذرہ بہ سوختہ کیا ہی اور نوبادگان صحراے لہبیت کی بیج مین اولاد اناسیٹ رکھا ہی بعدہ گیا سلیٹ سے از دختہ کیا ہی اسکا تو افسوس ہی کیا ہی کہ۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے		دل کے پھپولے جل اوٹھے سینہ کے داغ سے

انھین کلہم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خیر مناؤ نشہ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش مین آؤ اور کسیقدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا اوستاد چھوٹا اور پیر بھی روٹھا تو اب تم کہان کے رہے کھیت کے یا ہاٹ کے واجبی جواب تو یہی ہوگا کہ **نہ گھر کے نہ گھاٹ کے**

کذالک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ✦

اب یہان سے اونھین چند متفرق اشتباہات کا علٰحدہ علٰحدہ جواب سنئے جو غلام محمد اور اوسکے جداگانہ ہرایک مؤیدنے بطور خود عوام الناس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا ناس کرنیکو ترقیم کئے ہین اور وہ بھی نرے بزبان فارسی اردو نہین گجراتی مین مطبوع کراکے مشنریون کی طرح پر تقسیم کئے ہین ✦

منجملہ اون خیالات کاسدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گروگھنٹال نواب بھوپال کا ہی

یہ ملاجی اپنی کتاب ریاض المرتاض وغیاض العریاض ص۳۲ مین می غنغناید۔

چنانچہ نفی علم غیب درین آیۃ (ولا اعلم الغیب) وامثال آن از خاتم انبیا فرمود ہمچنین

نفی آن از جملہ رسل کرد و گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا
انک انت علام الغیوب انتہی ٭

امام المنکرین غلام محمد نے اسکی تقلید پلید کر کے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ
حکم مناظرہ بڑودہ میں جو تسوید کی ہو وہ قابل غور و لایق دید ہی جو فصل اول میں چوتھی
دلیل یہ لکھی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اسکی تفسیر میں
کبیر میں ہو ۲۹۲ انہم انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا ونحن لانعلم
الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا اس مطلب کو مفسر نے اصح کہا ہو اور ابن عباس
کی طرف منسوب کیا ہو اور اسیطرح بیضاوی میں ہو اور مدارک جلد اصفحہ ۲۹۰ میں ہو قالوا لا علم لنا
باخلاص قومنا دلیلہ انک انت علام الغیوب او بما احدثوا بعدنا دلیلہ کنت
انت الرقیب علیہم اور خازن میں بھی مثل کبیر کے ہو اور تفسیر حقانی ص ۲۹ میں ہو امر واقعی
اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو ظاہری قیل و قال کا جو ہمیں علم ہو سو وہ تیرے علم کے
آگے بمنزلہ لاشی کے ہی انتہی ٭

اب اس خیال خام مثل سراب کا جواب باصواب ملاحظہ ہو

مدارک التنزیل میں ہو وعلمک مالم تکن تعلم من خفیات الامور وضمائر
القلوب انتہی وعن المسور بن مخرمہ ان اباہ مخرمۃ قال یا بنی انہ بلغنی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قدمت علیہ اقبیۃ فہو یقسمہا فاذہب بنا الیہ فذہبنا فوجدنا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلہ فقال لی یا بنی ادع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعظمت ذلک وقلت ادعو لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی انہ

لبس بجبار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يامخرمه هذا
خبأناه لك فاعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزرر بالذهب
وعن حذيفة قال سالتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقلت مالي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
فاصلي معه المغرب واسئله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه
المغرب حتى صلى العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم
قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب
بخاري شريف کے کتاب العلم مین جو مشہور حدیث ہو وہ کسی سے مستور نہین اور علامات مین مرحبا
بک یا سواد القارب قد علمنا ما جا ربک جو گذرا ہو وہ تو ناظرین کے اذہان صافیہ سے دور نہین ہو
منہاج الاحباب اور جواہر العقدین مین ہو وعن حاتم الاصم قال
حدثني شقيق البلخي قال خرجت حاجا سنة تسع واربعين ومائة فنزلت القادسية
فاذا شاب حسن الوجه شديد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجله
نعلان وقد جلس منفردا عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
يريد ان يكون كلا على الناس والله لامضين اليه ولاوبخنه فدنوت منه فلما
رآني مقبلا قال يا شقيق اجتنبوا كثيرا من الظن الاية فقلت في نفسي هذا عبد صالح
قد نطق بما في خاطري لالحقنه ولاسالنه ان يحالني فغاب عني فلما نزلنا واقصة اذا
به يصلي واعضاءه تضطرب ودموعه تتحادر فقلت امضي اليه معتذرا فاوجز في
صلاته ثم قال يا شقيق اقرأ واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقلت
هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما نزلنا زبالة اذا به قائم على البير وبيده

رکوۃ یرید ان یستقی ماء فسقطت الرکوۃ فی البیر فرفع طرفہ الی السماء وقال۔

انت ربي اذا ظمأت الی الماء	وقوتی اذا اردت الطعاما

قال شقیق فواللہ لقد رائت البیر قد ارتفع ماءہا فاخذ الرکوۃ وملأها وتوضاء وصلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رملٍ هناك فجعل یقبض بیدہ ویطرحہ فی الرکوۃ ویشرب فقلت اطعمنی فضل ما رزقك اللہ تعالی وانعم علیك فقال یا شقیق لم تزل انعم اللہ تعالی علینا ظاهرۃ وباطنۃ فاحسن ظنك بربك ثم ناولنی الرکوۃ فشربت منہا فاذا سویق وسکر ما شربت واللہ الذ منہ ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتہی طعاما ولا شرابا ثم لم اراہ حتی دخلت مکۃ فرایتہ لیلۃ الی جانب قبۃ الشراب نصف اللیل یصلی بخشوع وانین وبکاء فلم یزل کذلك حتی ذهب اللیل فلما طلع الفجر جلس فی مصلاہ یسبح ثم قام الی صلوۃ الفجر وطاف بالبیت اسبوعا وخرج فتبعتہ فاذا غاشیۃ وموالی وغلمان وهو علی خلاف ما رأیتہ فی الطریق قد ادبہ الناس یسلمون علیہ فقلت لبعضہم من هذا فقال موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علي رضی اللہ عنہم اجمعین اخرجہ الرامهرمزي فی کرامات الاولیاء والحافظ عبد العزیز بن الاخضر فی معالم العترۃ الطاهرۃ وابن الجوزي فی مثیر العزم الساکن الی اشرف الاماکن وصفۃ الصفوۃ انتہی ۞

علامہ شیخ عبد الرحمن صفوری شافعی رحمہ اللہ تعالی نے نزهۃ المجالس اور شیخ حریفیش رحمہ اللہ تعالی نے روض الفایق میں تحریر کیا ہے ان امرأۃ دخلت مسجد ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وهو جالس بین اصحابہ فاخرجت تفاحۃ احد جانبہا احمر والجانب الآخر اصفر فوضعتہا بین یدیہ ولم تتکلم فشقہا نصفین فقامت وخرجت

ولم یعرف اصحابہ مرادہا فسألوہ عن ذلک فقال لهم انها تری الدم تارۃ احمر مثل احد
جانبی التفاحۃ وتارۃ اصفر مثل الجانب الآخر انما یکون حیضاً او طہر انشققت التفاحۃ
واریتها باطنها واردت بذلک انها لا تطہر حتی تری البیاض مثل باطنها انتہی - و
فی السراجیۃ ان اعرابیاً دخل علیہ فقال ابواو ام بواوین فقال ابو حنیفۃ بواوین فقال
الاعرابی بارک اللہ فیک کما بارک فی لا ولا ثم ولّی فتحیر اصحابہ وسألوہ عن ذلک
فقال انہ سألنی عن التشہد ابواوین کتشہد ابن مسعود ام بواو کتشہد ابی موسی الاشعری
فقلت بواوین فقال بارک اللہ فیک کما بارک فی شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ
کذا فی خزانۃ الروایات وذکرہ القہستانی فی جامع الرموز نقلاً عن المبسوط وقال فی
آخرہ وفیہ دلالۃ علی کمالہ فی مقام الولایۃ انتہی - وفیہ انہ لیس فی تشہد ابی
موسی الاشعری واؤ واحد ایضاً قلت لعل الاعرابی سألہ ابواو ام بواوین فاجاب
بواو فلما استفسرہ اصحابہ قال انہ سألنی عن التشہد هل هی التی فی اسم راویها واؤ
واحدٌ وهو ابن مسعود ام هی التی فی اسم راویها واوین وهو ابو موسی الاشعری
فاجبت بواو ای هی التی راویها الواقع فی اسمہ واؤ واحد هو ابن مسعود والخلاف فی العبارۃ
وقع من زلۃ اقلام الناسخین واللہ اعلم بالخفی والمستبین ۔

امام ابو عبد اللہ یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین فی
مناقب الصالحین کے ضمیمہ مین جسکا نام خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر
ہو حکایت ۲۶۹ مین اور علامہ شیخ محمد بن یحیی تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ قلائد الجواہر
فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر کے ثنا مین اور شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن
یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار

کے صـ۱۹۷ میں تحریر فرماتے ہیں وعن ابی عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی قال سمعت ابی رحمہ اللہ تعالی یقول سمعت قاضی الموصل رحمہ اللہ تعالی یقول کنت سئ الظن بقضیب البان علی کثرۃ ما بلغنی من کراماتہ ومکاشفاتہ و کنت عزمت ان اکلم السلطان فی اخراجہ من الموصل وما اطلع علی ذلک منی سوی اللہ تعالی فبینما انا فی بعض ازقۃ الموصل اذ رائت قضیب البان مقبلا من صدر الزقاق علی ھیئتہ المعروف ولم یکن فی ذلک الوقت فی ذلک الزقاق احد غیری وغیرہ قلت فی نفسی لو کان معی احد لامرتہ بامساکہ فمسی خطوۃ واذا ھو علی ھیئۃ کردی بصورۃ غیر صورتہ الاولی ثم مشی خطوۃ واذا ھو علی ھیئۃ بدوی بصورۃ غیر الصورتین الاولیین ثم مشی خطوۃ فاذا ھو علی ھیئۃ فقیہ بصورۃ غیر الصور المتقدمۃ وقال لے یا قاضی ھذہ اربع صور رایتہن فمن ھو قضیب البان منہن حتی تتکلم السلطان فی اخراجہ فلم اتمالک ان اکب علی یدیہ اقبلہما واستغفرت اللہ العظیم انتہی ۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی اپنے **فتاوی الحدیثیہ** کے صـ۲۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں وفی رسالۃ القشیریہ وعوارف السہروردیہ وغیرہما من کتب القوم وغیرہم مالا یحصی من القضایا التی فیہا اخبار الاولیاء بالمغیبات الخ کقول سائل لمن حضر للانکار علیہ واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ فتاب بباطنہ فقال وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات ویعلم ما یفعلون الخ وامثال ذالک من الاولیاء لاتحصی ویکفی دلیلا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور الایمان الخ وسأل بعضہم عن الفراسۃ فقال ارواح تتقلب فی الملکوت فتشرف علی معانی الغیوب فتنطق عن اسرار الخلق نطق مشاہدۃ وعیان لا نطق

ظنٍ وحسبانٍ انتھی +

پھر اس تمام سے قطع نظر کرکے گذشتہ علامت[۲۲۸] اور علامت[۲۲۹] کیون نہ دیکھین جسمین امام المنکرین کے مافی الضمیر پر ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب حاجی امداد اللہ صاحب دوبار قابو پاگئے اور بیان مافی الضمیر کردیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صدود گجرات سے نابود ہوئی نہین ہو بلکہ اسی سال مین گجراتی سے انگریزی مین ترجمہ کیگئی اور اسی سال مین مقلب القلوب کے قدرت کا تماشا کیجئے کہ اس قلب آسی کو محبت نبوی سے کیبارگی برگشتہ اور قاسی کردیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خود نے حج کیا زیارت کی اتنا ہی نہین حاجی جی سے بیعت کی صحبت مین رہے کرامتین دیکھین تجربہ ہوئے وہ گجراتی انگریزی مین تحریر ہوکر اشاعت پائے یہ سب کچھ ہوا مگر آپ بدولت رہے وہی جو تھے۔ چون بیاید ہنوز والا شعر پڑھنا ضرور نہین مگر صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ہاتھ کھینچنا کتمان حق سے دور نہین ہو لہذا بناچاری اوسے نقل کرے دیتا ہون۔

قرب نیکان را نمی باشد سرایت در بدان	از شکر شیرین نہ گردد دانہ بادام تلخ
گر ندارد ماتم ایمان این تیرہ دلان	از چہ دارد جامۂ خود کعبۂ اسلام تلخ

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب +

اور[۲۵۴] کی آیۃ مین لا علم لنا فرمانے کی وجہ حاشیہ جمل جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ میں یہ لکھی ہی الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ تعالیٰ بتفویض الامر کلہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لانہ ذھولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال و بعد رجوع العقل وھو شہادتھم علی الامم فلا یکون قولھم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالیٰ لھم من الشہادۃ علی اممھم اھ شہاب انتھی۔ اور روح البیان کی جلد ۱ صفحہ ۱۱۳

پر ہو وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ھذا الجواب انما یکون فی بعض مواطن القیامۃ وذلک عند زفر جہنم وجثو الامم علی الرکب لا یبقی ملک مقرب ولا نبی مرسل الا قال نفسی نفسی فعند ذلک تطیر القلوب من اماکنہا فیقول الرسل من شدۃ ھول المسئلۃ وھول الموطن لا علم لنا انک انت علام الغیوب وترجع الیہم عقولہم فیشہدون علی قومہم انہم بلغوا ھم الرسالۃ وان قومہم کیف ردوا علیہم فان قیل کیف یصح ذھول العقل مع قولہ تعالیٰ لا یحزنہم الفزع الاکبر قیل ان الفزع الاکبر دخول جہنم انتہی ؀

پھر انک لا تدری ما احدثوا بعدک یا انک لا علم لک بما احدثوا بعدک یہ جو کہا جاویگا وہ بھی بعض حالات واوقات پر محمول ہو اس سے عدم علمیت کا استدلال بوالہوسی اور خیال خام نہیں تو کیا ہی اور فرض بھی کرین کہ انکے اعمال آنحضرت پر حسب ارشاد علامہ عینی عرض نہیں ہوتے تاہم ان تمام کے اعمال لوح محفوظ مین مرقوم ہونا تو منکرین بھی مانے بغیر رہ نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا مکتوب آپکے علم کا محاط ہونے کی دلائل گذر چکے ہین حاجت اعادہ نہیں ہر ہے انکے اعمال اوس لوح مین مرقوم ہونے کے دلائل تو وہ بھی کسیقدر ما تقدم مین ہم لکھ آئے ہین علاوہ برآن یہ ہین جو ابو المنتہی شرح فقہ اکبر کے ص۱۲ مین تحریر فرماتے ہین ولا یکون فی الدنیا ولا فی الآخرۃ شئ من الجواھر والاعراض الا بمشیتہ وعلمہ وقضائہ وقدرہ وکتبہ فی اللوح المحفوظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب یا رب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ الخ ولکن کتبہ بالوصف لا بالحکم یعنی کتب فی اللوح المحفوظ کل شئ باوصافہ من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والکبر والقلۃ والکثرۃ والخفۃ والثقلۃ

والحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والارادة والقدرة والکسب وغیر ذلک من الاوصاف والاحوال والاخلاق انتھی۔ علی قاری شرح فقہ اکبر ۴۹ مین اس متن کی شرح مین کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالی فی کتاب الوصیۃ نقر بان اللہ تعالی امر القلم بان یکتب وفی نسخۃ بان اکتب فقال القلم ماذا اکتب یارب فقال اللہ تعالی اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ لقولہ تعالی وکل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر انتھی۔ تحریر فرماتے ہین یعنی الحدیث مقتبس من القرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان انتھی۔ علی قاری کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن مین اشارہ ہو طرف بطلان اوس مضمون کے جو شوکانی نے فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ کے ۱۸ مین اس حدیث کی نسبت لکھا ہو قال ابن عدی باطل منکر آفتہ محمد بن وھب الدمشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان ھذا الحدیث باطل انتھی یعنے جب حدیث مقتبس من القرآن ہو تو پھر اوسمین کلام کی کوئی وجہ نہین ہو الحاصل انکے اعمال لوح مین مکتوب ہین اور اوس لوح پر آپ کا علم حاوی ہونے کے ساتھ بھی جو اناث لا تدری یا انات تعلم کہا جائیگا اوسکی وجہ وہی ہو جو آیہ لا علم لنا کی توجیہ مین بیان ہوئی ہو پس جیسا ماذا اجبتم کے جواب مین بصیغہ ماضی لم نعلم نہ کہکر لا علم لنا بہ نسبت حال کے کہینگے ویسا ہی انات لا دریت اولم تدر یا ما علمت اولم تعلم بالنسبۃ الی ما مضی کہا نہین جائگا بلکہ لا تدری اور لا تعلم ای فی الحال کہا جائیگا جسمین اشارہ ہماری توجیہ کی صحت کی طرف ہو ولکن الدیوبندیون فضلا عن الندویین قوم یجھلون۔

دوسرا شبہ علم قیامت مین ہے

امام المنکرین وغیرہ اپنے دلائل مزعومہ مین اس علم کی نفی مین چند کتب کا حوالہ دیکر بزعم خود لا علمی ثابت کر چکے ہین لیکن نظر بر قاعدۂ تقدیم مثبت بر نافی از زیادۂ علمہ تلقی بالقبول اونھین علما کی چاہیے جنھون نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہو اقوال اونکے ماسبق مین گذر چکے ہین تازگی نظر کیلیے علاوہ بران یہ ہین شرح مقاصد جلد ۲ ص ۲۰۵ معتزلہ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ کے جواب مین ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ والبشر انتہی اور صاحب کتاب الابریز ص مین اپنے شیخ عبد العزیز سے نقل فرماتے ہین قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند فراغ الارواح التی لم تخرج الی الدنیا و استکمالها الخروج الیها لا تبقی روح الا وخرجت تقوم القیامۃ قلت فیلزم ان یعلم ارباب ھذا الکشف بالساعۃ ومتی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمھن الا اللہ تعالیٰ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما قال ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامر ظہر لہ فی الوقت والا فھو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شیء ومنہ کل شیء انتہی ۔

تیسرا شبہ علم روح پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ بروددہ مین عدم علم روح کی دلیل یہ
لکھی ہو ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اسکی تفسیر مدارک مین ہو ای من امر
یعلمہ ربی والجمہور علی انہ الروح الذی فی الحیوان سالوہ عن حقیقتہ فاخبرانہ من امر اللہ
ای مما استاثر اللہ بعلمہ وعن ابی ھریرۃ لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح
اور پھر وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کی تفسیر مین ہو الخطاب عام فقد روی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما قال لہم نحن مختصون بھذہ الخطاب ام انت معنا فیہ قال بل نحن وانتم لم
نؤت من العلم الا قلیلا اور خازن مین ہو والقول الاصح ھو ان اللہ عزوجل استاثر بعلم
الروح ۱۱ ھ باب قول اللہ تعالی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا عینی بخاری ص۶۰۹ مین ہو
واراد بایراد ھذا الباب المترجم بھذہ الآیۃ التنبیہ علی ان من الاشیاء مالم یطلع اللہ علیہا
نبیا ولا غیرہ پھر وما اوتیتم کی شرح مین ہو الخطاب عام وروی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما قال لہم ذلک قالوا نحن مختصون بھذہ الخطاب ام انت معنا فیہ فقال بل
نحن وانتم لم نؤت من العلم الا قلیلا فقالوا ما اعجب شانک ساعۃ تقول ومن یؤت
الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وساعۃ تقول ھذا فنزلت ولو ان ما فی الارض من شجرۃ
اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ انتہی بحروفہ ÷

حاصل توان عبارات کا صرف اتناہی ہو کہ ان علماء کے نزدیک آپ کو روح کا علم نتھا
پھر یہ ہمین مضر اور مستدل کو مفید نہین ہو غایت اسکے سوا اور کیا کہ مختلف فیہ ہو جلال الدین
سیوطی رحمہ اللہ شرح الصدور کے ص۲۱۲ مین تحریر فرماتے ہین لقد قبض النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وھو نظیر الخلاف فی الساعۃ انتہی
اور اوپر واضح طور پر گذر چکا ہو کہ اثبات ونفی کے اختلاف مین نفی پر اثبات مقدم ہوا کرتا ہے مولانا

کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ میں فرمایا ہے[۲۶۲] وانہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع علی الروح فیما قال بعضھم انتھی۔ علامہ ابراہیم بیجوری کا قول گذر چکا ہے جو تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۹۵ میں فرماتے ہیں[۲۶۳] ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابھمہ عنہ من الروح وغیرھا انتھی۔ امام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب مضنون صغیر کے ص۸ میں تحریر فرماتے ہیں[۲۶۴] ھذا السوال عن سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا لہ انتھی۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالی شفاء السقام ص۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں و من الناس[۲۶۵] من توقف فیہ واسلم وحمل علی ذلک قولہ تعالی قل الروح من امر ربی وانہ لم یأمرہ ان یبینہ لھم انتھی۔ محقق دہلوی مدارج النبوۃ جلد ۲ ص میں تحریر فرماتے ہیں[۲۶۶] چگونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم بحقیقت روح از سید المرسلین و امام العارفین صلی اللہ علیہ وسلم کند و دادہ ہست اورا حق سبحانہ وتعالی علم ذات و صفات خود و فتح کردہ بروے فتح مبین از علوم اولین و آخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جنب جامعیت وی قطرہ ایست از دریا و ذرہ ایست از بیدا انتہی۔ اتنی تلاش کتب تو بد دینوں کو نصیب کہاں سے ہو مگر تعجب تو یہ کہ امام المنکرین نے عمدۃ القاری کے ص۶۰۹ پر سے عینی نے جو بخاری کا مقصود بیان کیا وہ نقل کردیا اور خود عینی کا کیا مسلک ہے اوس سے چشم پوشی اور کتمان حق کیا حالانکہ اوسی ص۶۰۹ کے بعد ص۶۱۰ پر خود فرما رہے ہیں[۲۶۷] وقد ذکر الاختلاف فی الروح بین الحکماء والعلماء المتقدمین قدیما وحدیثا واطلقوا اعنۃ النظر فی شرحہ وخاضوا فی غمرات ماھیتہ واکثرھم تاھوا فی التیہ فالاکثرون منھم علی ان اللہ تعالی ابھم علم الروح علی الخلق واستأثرہ لنفسہ حتی قالوا ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام لم یکن عالما بہ قلت جل منصب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح کیف وقد من اللہ تعالی علیہ بقولہ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما وقد قال اکثر العلماء لیس فی الایۃ دلیل علی ان الروح لایعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یعلمہا۔ قریب ہین مذکور مین یہی امام تقی الدین سبکی جنکی نسبت حموی شرح اشباہ کے ص۱۱۱ مین تحریر فرماتے ہین عدم التعویل ان کان بمجرد کونہ کلام السبکی فھو کلام من جہل مقام السبکی فانہ اشتہر حالہ بین الائمۃ وبلغ رتبۃ الاجتہاد انتہی اوسی شفاء السقام مین بیان فرماتے ہین والقائلون بہذہ الاقوال الثلثۃ یقولون ان قولہ تعالی قل الروح من امر ربی جواب فان امر الرب ھو الشرع والکتاب الذی جاء بہ فمن دخل فی الشرع وتفقہ فی الکتاب والسنۃ عرف الروح فکان معنی الکلام ادخلوا فی دین اللہ تعرفوا ما سألتم عنہ انتہی۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالی احیاء العلوم مین تحریر فرماتے ہین ولاتظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسہ ومن لم یعرف نفسہ فکیف یعرف اللہ سبحانہ ولایبعد ان یکون ذلک مکشوفا لبعض الاولیاء والعلماء انتہی۔ ان معتبرین کے اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امت کے اولیا اور علماء پر بھی اوسکے معرفت کا باب مفتوح ہو۔ باقی اس بحث کو تفسیر کبیر مین ملاحظہ فرماوین فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل مزعومہ مین ہو ۳ قرآن شریف مین مالا یفہم ہو یا نہین اسمین حنفیہ کا مذہب یہ ہو کہ قرآن شریف مین مالا یفہم ہو وھو مذہب السلف

کذا فی مسلم الثبوت ص۵۲ اور بحر الرائق اسکے لکھے ہیں لنا الوقف علی الا اللہ والراسخون فی العلم استیناف وغیر ذلک اور تفسیر حقانی میں ہے جلد ثانی ص۱۳ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ علماء یہ کہتے ہیں کہ الا اللہ پر کلام تمام ہوگیا اور یہاں وقف لازم ہے اور والراسخون جدا کلام ہے عطف کیلئے نہیں ہے بلکہ ابتدائے کلام کیلئے ہے اس تقدیر پر یہ معنے ہونگے متشابہات سے جو کچھ مراد ہے اوسکو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہی ٹھیک ہے۔ شیخ زادہ جلد اول ص۶ میں ہے تفسیر القران علی اوجہ تفسیر لا یسع احد جہلہ وتفسیر تعرفہ العرب بالسنتہا و تفسیر یعلمہ الفقہاء وتفسیر لا یعلمہ الا اللہ چنانچہ یہ عبارت تفسیر اتقان میں بھی مرقوم ہے انتہی *

اقول اس علم کی نفی میں صاحب موصوف کا علمی سرمایہ اتنا ہی جمع تھا جسے بے محل اور غیر موقع صرف کر چکے اب اسکا جواب باصواب سنیں واخل ثواب ہو کر مستطاب بنیں قرآن مجید میں ما لا یفہم کا ہونا بالنسبۃ الی الجمیع سوی اللہ تعالی کہنا مذہب حنفیہ کا نہیں مشرب حشویہ کا ہے عارف ربانی امام شعرانی **الیواقیت والجواہر** کے ص۱۹ میں ارشاد فرماتے ہیں فان قلت اذا کان القرآن کلہ عربیا فلم لا یفہم العرب منہ معانی الحروف التی ھی اوائل السور المرموزۃ کالم والمص ونحو ذلک فانہ بلسانہم فالجواب انما لم یکن جمیع العرب تفہم ہذہ الحروف لیبقی لہم الایمان بہا ولم یفہموا الخ فلذلک جعل اللہ تعالی فہمہا خاصا باھل الکشف ولا یقال ان اھل الکشف لا یعرفونہا ایضا لانا نقول انہ لابد من ان یعلمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن شاء اللہ تعالی والا فلو لم یصح لاھل الکشف علمہا لکانت حشوا ولا یجوز ورود ما لا معنی لہ فی الکتاب والسنۃ کما علیہ الجمہور من علماء الاصول خلافا للحشویۃ باسکان الشین المعجمۃ ماخوذ من قولہم ان فی القرآن حشوا انتہی

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے ص۲۶ مین تحریر فرماتے ہین واما المتشابہ فھو اسم لما انقطع رجاء معرفۃ المراد منہ۔ ولا یرجی بدوہ اصلا فھو فی غایۃ الخفاء بمنزلۃ المحکم فی غایۃ الظھور فصار کرجل مفقود من بلدۃ انقطع اثرہ وانقضی اقرانہ وجیرانہ وحکمہ اعتقاد الحقیۃ قبل الاصابۃ ای اعتقاد ان المراد بہ حق وان ھذا قبل یوم القیامۃ واما بعد القیامۃ فیصیر مکشوفا الکل حد ان شاء اللہ تعالی وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی علیہ السلام فکان معلوما والا تبطل فائدۃ التخاطب بالمھمل کالتکلم بالزنجی مع العربی وھذا عندنا انتھی۔ ایسے نور کے شاہد سے حافظ ابن الحافظ تو وانا معذور ہوا کرتا ہو پھر مطلب سوجھے نہین تو چندان شکایت نہین ہو اما ریاست کا پوراحق تو مسلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے مین ادا کیا ہو وہ لایق تحسین اور قابل آفرین ہے ؂

مولانا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ص۳۲۲ پر فرماتے ہین۔ (مسئلہ فیہ ما لا یفہم) لاحد واستاثر اللہ بعلمہ والامامان فخر الاسلام وشمس الائمۃ خصصا المسئلۃ بما عدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وھو الالیق والاصواب کیف والخطاب بما لا یفہم المخاطب لا یلیق بجنابہ تعالی وھو مذھب السلف فان حظ الزائغین ابتغاء التاویل وابتغاء الفتنۃ فیکون حظ الراسخین عدم الابتغاء لا عدم العلم فیجوز ان یکون الراسخون داخلین تحت الاستثناء مع کونھم عد لام فیکون المعنی واللہ اعلم ان الزائغین یتبعون الفتنۃ ویبتغون تاویلہ مع ان التاویل لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم فلیس علم التاویل الاحظ الراسخین لا یبتغون الفتنۃ بل یومنون بالکل الخ ثم انہ قد نقل عن الاولیاء الکرام واصحاب الکرامات انھم

یعلمون تاویل المتشابہات عند ریاضاتہم الشدیدۃ والمجاھدۃ القویۃ وخلعھم ابدانہم وانخراطہم فی اعلی علیین فانہ یفاض علیہم عند ھذا الحال علوم وھبیۃ من غیر قصد وطلب وکسب مالاعین رأت ولا اذن سمعت فعند طلوع شمس ھذا الیقین لایغنی الظنون المذکورۃ من الحق شیئا فالحق ماذکرنا من تاویل الآیۃ والسلف انما اولعدم مفہومیۃ المتشابہات عدم المفہومیۃ بالکسب والنظر انتہی ❊

امام عارف ربانی **مجدد الف ثانی** مکتوبات کی جلد ۱ ص ۴۴۲ مین فرماتے ہین متشابہات[۲۷] قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالیٰ و مایعلم تاویلہ الا اللہ یعنی تاویل آن متشابہ را ہیچ کس نمیداند مگر خدائے عزوجل پس معلوم شد کہ متشابہ نزد خدائے جل علی نیز محمول بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم تاویل علمی عطامی فرماید چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشند آن تاویل را خیال نکنی کہ در رنگ تاویل ید است بقدرت و تاویل وجہ بذات حاشا و کلا آن تاویل از اسرار است کہ بخص خواص علم آن عطامی فرماید انتہی ۔ زیادہ تفصیل کی آرزو باقی ہو تو **شیخ محمد ہاشم بدخشی** رحمہ اللہ تعالیٰ کی **زبدۃ المقامات** ص ۱۸۲ طابع نولکشوری جسمین حضرت مجدد رحمہ اللہ کے ملفوظات وغیرہ نقل ہین دیکھہ بھال کر تشفی خاطر حاصل کر لیجئے اور باین ہمہ علامت ۲۳ سے غفلت نہ کیجئے اس تمام سے بوضاحت دریافت ہو گیا کہ کاملین کو بھی وقوف اسرار مقطعات پر ہو پھر سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ کی تو بات ہی کیا ہو ولکن النادیون قوم خصمون ❊

پانچوان شبہ آیہ لوکنت اعلم الغیب پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ مین
تحریر کیا ہو۔ قولہ تعالیٰ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء
بعد ازین چند عبارات تفسیر خازن مدارک ابو سعود بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر حقانی کی بزعم خود
مفید اپنے مدعا کے نقل کردین جسکی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہو اما تطویل ممل مانع لہٰذا قدرے
عبارات کتب کے نقل پر مکتفی ہوتا ہون ؎

علامہ ابن خازن اپنی اسی تفسیر لباب التاویل کی جلد ۲ ص۱۲۱ پر غلام محمد
کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہین فان قلت قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ تعالیٰ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب
والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قالہ
قبل ان یطلعہ اللہ تعالیٰ علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر کما قال عالم الغیب
فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ او یکون خرج ھذا الکلام
مخرج الجواب عن سوالھم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالیٰ علی اشیاء من المغیبات فاخبر
عنہا لیکون ذلک معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

حاشیہ جمل مین بجنسہ یہی عبارت منقول ہو مشتاق اوسکا ملاحظہ کرسکتا ہو ؎

امام نووی کتاب المنثورات وعیون مسائل المہمات مین تحریر
فرماتے ہین مسئلہ ما معنی قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب
الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من

القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غدٍ فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب لایعلم ذلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالیٰ للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لھم انتہیٰ

تفسیر نیشاپوری میں ہے[۲۷۷] ولا اعلم الغیب قال فی الکشاف محلہ النصب عطفا علی محل قولہ عندی خزائن اللہ لانہ من جملۃ المقول ای لا اقول لکم ذلک ولا ھذا قلت و یحتمل ان یکون عطفا علی لا اقول ای قل لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لایعلمہ الا اللہ الخ انتہیٰ ؛

قاضی عیاض شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں[۲۷۸] ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب ومایکون بعد والاحادیث فی ھذا الباب بحر لایدرک قعرہ ولاینزف غمرہ وھذہ المعجزۃ منجملۃ معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہ علی التواتر لکثرۃ رواتھا واتحاد معانیھا علی الاطلاع علی الغیب انتہیٰ ۔ **علامہ شہاب خفاجی** اسکی شرح **نسیم الریاض** میں ارشاد فرماتے ہیں[۲۷۹] وھذا لاینافی الآیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول انتہیٰ ۔ **امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی** کی جلد ۷ ص۲۳۵ میں تحریر فرماتے ہیں[۲۸۰] وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولاینافی الآیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن واما اطلاعہ

علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فمحقق لقولہ الا من ارتضیٰ من رسول انتھی ؛

علامہ شیخ ابراہیم بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص ۸۹ میں لکھتے
ہیں ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالیٰ علی جمیع
ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ
والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذلک بحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ
کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتھی ۔ **فقیہ جلیل شیخ محمود بن اسماعیل**
جامع الفصولین جلد ۲ ص ۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں فان قیل یشکل بانہ روی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وفی حفر الخندق اخبر بفتح کسری وقیصر
فوقع کما اخبر وامثالہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرۃ لا تنکر وعن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ امر یا ساریۃ الجبل مشہور وکذا فی کتب الثقات مزبوریجاب بانہ یمکن
التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام الخ اذ لا منافات بینہ
وبین الآیۃ لما مر من التوفیق انتھی ۔ پھر **غلام محمد** نے وما یعلم جنود ربک الا ہو
اور اوسکی تفسیر جو تحریر کی ہو یہ بھی اوسی علم استقلالی پر محمول ہو کہ بدون اعلام کے وہ کسی کو
معلوم نہیں ہیں ورنہ ہمارے نبی کریم رحیم و علیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو باعلام اللہ الحکیم معلوم ہونا بعید
نہیں ہو علامت ۹۱ میں مرفوع حدیث گذری ہو جسمیں صاف فرمایا ہو کہ اوتیت مفاتیح
کل شیٔ غیر الخمس اور جنود رب غیر خمس ہو یہ ابین من الامس واظہر من الشمس ہے
ولکن النادیون قوم لا یفقہون ؛

چھٹا شبہ حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناشی ہے

امام المنکرین **غلام محمد** کے رسالہ ازالۃ الریب کے صـ ۳ پر عبدالحق کے رسالہ کا ذکر ہو یہ عبدالحق قاضی رحمۃ اللہ کا نورچشم ہو قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اوسکی ابتدائی تقریر سے صاف تبا در ہو کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے مشتہر کرنیکو ناتوان طبع مین صرف زر کثیر ضرور جسکی بہت بڑی تنگی تہی گو یا ناما ل والی امانت گئینین بہی ناکفایت اس رسالہ کے صـ ۳ پر ہو وعن مسروق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا یا امتاہ ھل رأی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقالت لقد قف شعری مما قلت این انت من ثلث من حدثکھن فقد کذب من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد کذب ثم قرات لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب ومن حدثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب ثم قرأت وما تدری نفس ماذا تکسب غدا ومن حدثک انہ کتم فقد کذب ثم قرأت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیۃ رواہ البخاری ومسلم ونسائی والترمذی انتھی ؎

اقول مشکاۃ المصابیح باب الرویۃ کی تیسری فصل مین اسی حدیث کے بول یہ ہین وعن مسروق قال قالت عائشۃ من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد عظم الفریۃ رواہ الترمذی ؎

والجواب اما عن قولھا من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد کذب ثم قرات لا تدرکہ الابصار الآیۃ فما قال الدمیری رحمہ اللہ تعالی واما استدلال عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا علی عدم الرؤیۃ بقولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ففیہ بعد انہ یقال بین الادراک والابصار فرق فیکون معنی لا تدرکہ الابصار ای لا تحیط بہ مع

انما تبصرہ قال سعید بن المسیب وغیرہ وقد نفی الادراک مع وجود الرؤیۃ فی قولہ تعالیٰ
فلما ترای الجمعان قال اصحاب موسی انا لمدرکون قال کلا ای لا یدرکونکم وایضا فان
فی الابصار عموم وھو قابل للتخصیص فیختص المنع بالکافرین کما قال اللہ تعالیٰ کلا
انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون ویکرم المؤمنین او من شاء اللہ منھم بالرؤیۃ کما قال اللہ
تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرہ وبالجملۃ فالآیۃ لیست نصا ولا من الظواھر
الجلیۃ فی عدم جواز الرؤیۃ فلا حجۃ فیھا واللہ اعلم ❊

وقال **الشیخ الدہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ وامام نودی وابن خزیمہ گفتہ اند کہ عائشہ نفی
نکردہ وقوع رؤیۃ را بحدیث مرفوع واگر با وی می بود ذکر میکرد آنرا واعتماد نکردہ مگر استنباط ازین آیۃ
وبتحقیق مخالفت کردند آنرا بعضی صحابہ وصحابی چون بگوید قولی را ومخالفت کنند اورا غیر او از صحابہ
نمیشود آن قول حجت وآیت را تاویل ست وادراک اخص است از رؤیۃ ولازم نمی آید از نفی آن
نفی رؤیۃ وادراک معرفت حقیقت است واین منفی است چنانکہ کسی قمر را بیند وادراک حقیقت وکنہہ
ماہیت آن نمیکند وبعضی گفتہ اند کہ ادراک احاطت ست واز عدم احاطت عدم رویت لازم نمی آید
ودر حدیث صحیح آمدہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ولازم نمی آید ازین عدم ثنا
وابن عباس وتابعان او اثبات کردہ اند ومنقول است از ابن عمر کہ گفتہ فرستاد بابن عباس کہ آیا دید محمد
علیہ السلام پروردگار خود را گفت ابن عباس نعم داد خدا تعالیٰ خلت برای ابراہیم علیہ السلام وکلام برای
موسی علیہ السلام ورؤیۃ برای محمد علیہ السلام واز حسن بصری منقول است کہ وی سوگند خورد کہ محمد دیدہ است
پروردگار خود را واز انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز آمدہ کہ محمد دیدہ است پروردگار خود را وروایت کردہ است ابن
خزیمہ از عروہ بن زبیر کہ اثبات وجزم کردہ است بآن کعب احبار وزہری ومعمر وجز ایشان ومذہب اینست قول
اشعری ومسلم از حدیث ابی ذر آوردہ است کہ وی پرسید آنحضرت علیہ السلام را از دیدن پروردگار پس گفت

هو نور انی کیف اراه یعنی وی نورست چگونه بینیم او را واین معارض است بآنکه در حدیث دیگر
واقع شده است رایت نورا و از امام احمد نیز اثبات رؤیت منقول است و بوی گفته اند که قول عائشه
رضی الله تعالی عنها بچه چیز دفع کنیم گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه وسلم که فرموده رایت ربی و قول
پیغمبر اکبر است از قول عائشه و حکایت کرده است نقاش از امام احمد گفت من میگویم بحدیث ابن
عباس راه راه چندان گفت که منقطع شد نفس وی پرسیدند مردمان از ابوهریره رضی الله تعالی عنه
که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم۔ و جماعت از سلف براه توقف رفته و گفته اند که
جزم نمی کنیم هیچ جانب را نه باثبات نه بنفی و قرطبی این قول را ترجیح کرده و گفته در هیچ جانب دلیل قاطع
نیست و نهایة آنچه استدلال کرده اند بآن هر دو طائفه ظواهر متعارضه است قابل تاویل و نیست
مسئله از عملیات که اکتفا کرده شود در آن بادلهٔ ظنیه بلکه از معتقدات است و کفایت کرده نه شود در وی
مگر بقطعیات والله اعلم و قومی بر آن اند که دید بدل نه بچشم و مراد بدیدن بدل نه علم و نه دانستن است
که آن همیشه بر وجه اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی و سبحانه خلق کرد رویة را در دل وی
چنانکه در چشم کند قیل پس دانستن بدل دیگر است و دیدن بدل دیگر و باین تطبیق میکنند در
قول عائشه و ابن عباس و ظاهر در آن است که اختلاف در دیدن چشم است نه بدل و دیدن بدل باید که متفق علیه
باشد والله اعلم بحقیقة الحال و الیه المرجع والمآل گفت بندهٔ مسکین عبد الحق بن سیف الدین
خصه الله بمزید الصدق و الیقین که کلام علما نظر بدلائل و اخبار همچنان است که مذکور شد اما این مقدار
طلبان میکنند که معراج اتم مقامات و اقصی کمالات آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم که هیچ یکی از انبیا
را در انجا با وی شرکت نه بود و هیچ بشری و ملکی را گنجایش آن مقام نه پس عجب است که در انمقام
ببرند و در خلوت خاص در آرند و باعلی مطلب و اقصی مآرب که دیدار است مشرف نگردانند و آنحضرت
باینمعنی راضی باشد اگرچه بکمال بندگی و ادب و سطوت کبریائی حق برین دارد که سوال نتواند کرد

وازذوق کلام مست گشته انبساط نماید وطلب دیدار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال محبت
ومحبوبیت که باجناب اقدس دارد کجا میگذارد که حجابی درمیان ماند این دولت بطلب بدست نمی آید
میگویند که مانع دیدار موسی راطلب وسوال وانبساط شد گاهی ناخواسته میدهند واگر خواهند خواسته
هم ندهند غریب آنست که قومی میگویند که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند وبیهوش شد
دید آنچه لن ترانی جزای شتابی وبیتابی بود تحقیق آنست که ناکامی موسی علیه السلام بجهت آن
بود که هنوز سید المحبوبین صلی الله علیه وسلم ندیده وباین دولت نرسیده دیگری چه مجال که
بطلبد وبه بیند وعلما خود همه متفق اند بر امکان رؤیت در دنیا بعد از امکان چه مانع باشد وخود
مقام معراج درحقیقت از عالم آخرة است وهرچه در عالم آخرة دیدنی ویافتنی بود دید ویافت تا درعرصات
خلق بحکم عین الیقین کند چنانکه گفته اند **مصرعہ** از دیده بسی فرق بود تا شنیده
والله اعلم (مدارج النبوه ص۲۰۰) ۞

وقال **الکاشفی** رحمه الله تعالی و**شیخ شهاب الدین توربشتی** میفرماید که میل من بدین
مسئله باثبات است نه بنفی زیراکه چون اثبات ونفی از دو صحابی یافته شود اثبات برنفی مقدم باشد
الشیخ سعید گازرونی رحمه الله درسیر خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت راصلی الله
علیه وسلم باروح وجسد در بیداری بر آسمان برده اند وحضرت عزشانه راچشم سر دید وشیخ المتکلمین
وقدوة المتبحرین شیخ نظامی گنجوی قدس سره ازین معنی باین عبارة تعبیر کرده است

دید محمد نه بچشم دگر	بلکه باین چشم سر این چشم سر

(معارج النبوه ص۱۹۰)

وقال **الشیخ ابراهیم اللقانی** رحمه الله تعالی ۔

ومنه ان ینظر بالابصار	لکن بلا کیف ولا انحصار

للمؤمنین

للمؤمنين اذ بجائز علقت		هذا وللمختار دنيا ثبتت

قال شارحه الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله ومنه اى من الجائزات عقلا عليه تعالى ان ينظر فالرؤية جائزة عقلا دنيا واخرى وواجبة شرعا فى الاخرة وقوله ولا انحصار اى ولا انحصار للمرئى عند الرائى بحيث يحيط به لاستحالة الحد و والنهايات عليه تعالى وغرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة النقلية التى تمسكوا بها فى قولهم باحالة الرؤية وهى قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه لايدرك بالبصر والادراك هو الرؤية فلا يرى بالبصر وحاصل الجواب انا لا نسلم ان الادراك بالبصر هو مطلق الرؤية بل هو رؤية مخصوصة وهى التى تكون على وجه الاحاطة بحيث يكون المرئى منحصرا بحدود ونهايات فالادراك المنفى فى الآية الكريمة اخص فى الرؤية ولا يلزم من نفى الاخص نفى الاعم قوله اذ بجائز علقت لان الله تعالى علقها بامر جائز عقلا وهو استقرار الجبل حين سأله موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام حيث قال رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترانى والاستدلال بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف وحاصله قياس اقترانى اشار الى صغراه وحذف كبراه للعلم بها كالنتيجة وتقريره ان تقول رؤية البارى علقت على امر ممكن وكل ما علق على الممكن لا يكون الا ممكنا فرؤية البارى لا تكون الا ممكنة ومنعت المعتزلة الصغرى قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه وهو مستحيل فالرؤية معلقة على مستحيل فتكون مستحيلة وهو تقول لا دليل عليه ولا داعى يدعوا اليه كقولهم ان لن فى قوله لن ترانى للتابيد الثانى سكت عنه المصنف وحاصله قياس استثنائى هكذا لو كانت الرؤية ممتنعة فى الدنيا ما سالها موسى على نبينا عليه الصلوة والسلام لانه نبى يعلم ما يجب

فى حق الله تعالى وما يستحيل وما يجوز اذ لايجوز على احد من الانبياء الجهل بشئ من احكام
الالوهية لكنه سألها موسى عليه السلام فدل على انها جائزة وقول المعتزلة سالها
لاجل جهلة قومه مردود بسياق الآية حيث قال ارنى انظر اليك صريح فى حال نفسه
قوله هذا اى افهم هذا فهو مفعول لمحذوف او هذا كما علمت فهو مبتدء خبره محذوف
او نحو ذلك فهذا تخلص من بحث الى بحث آخر لان الكلام السابق كان متعلقا بجواز
روية تعالى فانتقل عنه الى الاخبار بوقوعها فى الدنيا قوله وللمختار دنيا ثبتت الى وقعت
روية تعالى فى الدنيا ليلة الاسراء للمختار الذي هو نبينا صلى الله عليه وسلم و
فى التعبير بالمختار مناسبة لانه اختير لهذا المقام والراجح عند اكثر العلماء انه صلى الله
عليه وسلم راى ربه سبحانه وتعالى بعينى راسه وهما فى محلهما خلافا لمن قال حولا
لقلبه لحديث ابن عباس وغيره وقد نفت السيدة عائشه رضى الله تعالى عنها
وقوعها له صلى الله عليه وسلم لكن قدم عليها ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان
المثبت مقدم على النافى حتى قال معمر بن راشد ما عائشة عندنا با علم من ابن عباس
وكان صلى الله عليه وسلم يراه تعالى فى كل مرة من مراة المراجعة ومن كلام ابن وفا انما
كان ترجيع موسى عليه السلام النبى صلى الله عليه وسلم فى شان الصلوة ليتكرر شاهدة
انوار المرات وانشد يقول -

والسر فى قول موسى اذ يراجعه	ليجتلى النور فيه حيث يشهده
يبدو سناه على وجه الرسول فيا	لله حسن رسول اذ يردده

فالحكمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلى الله عليه وسلم ففى كل مرة يزداد نورا
والحكمة الظاهرة التخفيف ملخصا من (تحفة المريد شرح جوهرة التوحيد[١١]) -

واما

واما استدلالها رضی الله تعالیٰ عنها بقوله تعالیٰ وما کان لبشر ان یکلمه الله

الا وحیا او من وراء حجاب فالجواب عنه ما جاء عن جابر[٢٨٩] قال لقینی رسول الله علیه وسلم

فقال یا جابر ما لی اراك منکسرا قلت استشهد ابی وترك عیالا ودینا قال افلا ابشرك

بما لقی الله به اباك قلت بلی یا رسول الله قال ما کلم الله احدا قط الا من وراء حجاب و

احیا اباك فکلمه کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطك قال یا رب تحیینی فاقتل فیك

ثانیة قال الرب انه قد سبق منی انهم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل

الله امواتا الآیة رواه الترمذی (مشکوة المصابیح) ❊

قال الشیخ الدهلوی[٢٩٠] رحمه الله تعالیٰ وزنده گردانید خدای تعالیٰ پدر ترا پس سخن کرد با وے

روبرو بے پرده وشهدا خود زنده اند ولیکن حق سبحانه زیادة قوت وروحانیت بروی افاضه کرد که

بدان مشاهده حق کرد بے حجاب و شتراط حجاب درین عالم است قیاس آن عالم برین نتوان کرد

(اشعة اللمعات ترجمة المشکاة جلد ۴ صـ ٣٦) ❊

ولا تذهل عما مضی انفا من قوله وخود مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة است وهر چه

در عالم آخرة مرید فی ریافتنی بود دید و یافت فتدبر لا سیما مع انکارها المعراج بالجسد وافرادها

بالروح فقط ❊

واما استدلالها علی عدم الکتمان مما امر به بقوله تعالیٰ بلغ ما انزل الیك من

ربك فالجواب عنه ان المراد بالکتمان لیس کتمان ما امر بتبلیغه بل المراد ما کان ملموذا

بکتمانه الا تری انها رضی الله تعالیٰ عنها لما سالت فاطمة کما فی علامت[١٤٩] عما سارها

رسول الله صلی الله علیه وسلم اجابتها ما کنت لافشی علی رسول الله صلی الله

علیه وسلم سره قال القاضی رحمه الله تعالیٰ فی قوله تعالیٰ بلغ[٢٩١] ما انزل الیك ولعل

المراد تبلیغ مایتعلق بمصالح العباد وقصد بانزاله اطلاعهم علیه فان من الاسرار

الالٰهیة مایحرم افشاءہ (انوار التنزیل)

وقال الشیخ اسماعیل الافندی رحمہ اللہ تعالیٰ یاایھا الرسول بلغ جمیع ما انزل الیک [۲۹۲]

من ربك مما یتعلق بمصالح العباد فلا یرد ان بعض الاسرار الالٰہیة یحرم افشاءہ قال ابوھریرۃ

حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین من العلم فاما احدھما فقد بثثتہ واما

الآخر لو بثثتہ لقطع ھذا الحلقوم والتحقیق ان مایتعلق بالشریعة عام تبلیغه وما یتعلق

بالمعرفة والحقیقة خاص ولکل منهما اھل فهو کالامانة عند المبلغ یلزم دفعها الی اربابها

(روح البیان جلد ۲ ص ۴۰۶)

قال الافندی رحمہ اللہ تعالیٰ وفی الحدیث سالنی ربی ای لیلة المعراج فلم استطع

ان اجیبه فوضع یدہ بین کتفی بلا تکییف ولا تحدید ای ید قدرته لانه سبحانه منزہ عن

الجارحة فوجدت بردھا فاورثنی علوم الاولین والآخرین وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ

علی کتمه اذ ھو علم لایقدر علی حمله غیری وعلم خیرنی فیه وعلم امرنی بتبلیغه الی الخاص

والعام من امتی وھی الانس والجن والملك کما فی انسان العیون (روح البیان جلد ۳ ص ۱۰۱)

وقال الشیخ الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ حاکیا عنه علیه الصلوٰۃ والسلام پرسید ازمن پروردگار [۲۹۳]

من چیزی پس نتوانستم کہ جواب گویم پس نہاد دست قدرت خود درمیان دوشانه من بی تکییف

وبی تحدید پس یافتم برد آنرا در سینه خود پس داد مرا علم اولین وآخرین وتعلیم کرد انواع علم را علمی

بود کہ عہد گرفت ازمن کتمان آنرا کہ باہیچ کس نگویم وہیچ کس طاقت برداشت آن ندارد جز من و

علمی بود کہ مخیر گردانید مرا در اظہار وکتمان آن وعلمی بود کہ امر کرد مرا بتبلیغ آن بخاص وعام از امت

من (مدارج النبوۃ)

وعن ابی ہریرۃ[٢٩٥] قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی لعل المراد بالاول علم الاحکام والاخلاق والثانی علم الاسرار المصئون عن الاغیار المختص بالعلماء باللہ من اہل العرفان انتھی ۞

وقال العلامۃ[٢٩٦] محمد مبارک رحمہ اللہ تعالی وروی عن الامام سید الساجدین الھمام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال ۔

یارب جوھر علم لو ابوح بہ	لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولاستحل رجال عارفون دمی	یرون اقبح ما یاتونہ حسنا
انی لاکتم من علمی جواھرہ	کیلا یری الحق ذو جہل فیفتننا
وقد تقدم فی ھذا ابو حسن	الی الحسین ووصی قبلہ الحسنا

وقد یشیر الی ھذا الباب ما ذکر فی فصل الخطاب بان للعالم ثلثۃ علوم علم ظاہر یبذلہ لاہل الظاہر وعلم باطن لایسع اظہارہ الا لاہلہ وعلم ہو سر بین العالم وبین اللہ تعالی لایظہرہ لا لاہل الظاہر ولا لاہل الباطن (منہاج الاحباب فی معرفۃ الآل والاصحاب) ۞

امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی یواقیت والجواہر جلد ا صفحہ ا میں ارشاد فرماتے ہیں ثم لو قدر[٢٩٧] ان الانکار لم یقع فی الوجود علی اہل اللہ تعالی وکان الناس کلہم اصحاب عقول سلیمۃ لم یفد قول ابی ہریرۃ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ واما الآخر فلو بثثتہ لقطع من ھذا البلعوم

يعني مجرى الطعام وكذلك لم يفد قول ابن عباس لو اني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله تعالى يتنزل الامر بينهن لرجمتموني اوقلتم اني كافر ونقل الامام الغزالي في الاحياء وغيره عن الامام زين العابدين بن الحسين رضي الله تعالى عنه انه كان يقول

يارب جوهر علم لو ابوح به	لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا
ولاستحل رجال المسلمين دمي	يرون اقبح ما ياتونه حسنا

قال الغزالي والمراد بهذا العلم الذي يستحلون به دمه هو العلم اللدني الذي هو علم الاسرار لا من يتولى من الخلفاء ومن يعزل كما قال بعضهم لان ذلك لا يستحل علماء الشريعة دم صاحبه ولا يقولون انت ممن يعبد الوثن انتهى ❊

وقال الرومي رحمه الله تعالى في المثنوي المعنوي

عارفان كه جام حق نوشيده اند	رازها دانسته وپوشيده اند
هركرا اسرار كار آموختند	مهر كردند ودهانش دوختند
برلبش قفل است ودردل رازها	لب خموش ودل پراز آوازها
گوش آنكس گوشد اسرار جلال	كوچون سوسن صد زبان افتاد لال
تا نه گويد سر سلطان را بكس	تا نريزد قند را پيش مگس
سر غيب آنرا سزد آموختن	كه زگفتن لب تواند دوختن
در خور دريا نشد جز مرغ آب	فهم كن والله اعلم بالصواب

واما قولها في الخمس فقد مر ابين من الامس ان المنفي علمه من غير واسطة فمعنى قولها ان من قال انه يعلم الخمس على الدنيا ذاتيا من غير واسطة فقد عظم الفرية وبهذا التاويل يحصل تطابق الاقاويل والا لزم تكذيبها رضي الله تعالى

عنہا فی ما مرّ عنہا فی علامتٍ ۱۱ وفی علامتٍ فاذا اقرت بحصول ھذین العلمین لاول الشیخین
فما المانع من علم الخمس لسید الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما دام القمرین واما
روایتہا فی الصحیحین بلفظ من حدثک انہ یعلم ما فی غدٍ فقد کذب الحدیث فقد
مر الجواب عن ھذا فی ما مضیٰ ؛

ساتوان شبہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ افک سے ناشی ہے

امام المنکرین غلام محمد نے ازالۃ الریب مطبوعہ انتظامی کے صـ ۲۴ سے لیکر صـ ۲۶ تلک
اسمین من گھڑت بہت سی نکتہ چینیان کین اور عجیب وغریب چہ میگوئیان لکھین اور کوئی
دقیقہ اپنے مجموعی کمیٹی کی طاقت کا اُٹھا نہین رکھا جسکی تائید مین گماشتہ ملا قنوجی
مولوی محمد گجراتی کتب فروش نے ہان مین ہان ملاکر استفسار کے صـ ۲ کو اپنے منہ
کی روشنائی سے باین طور سیاہ کیا ہے (کہتا ہے اضعف عباد اللہ الصمد خادم علما الحرمین الشریفین
والہند محمد کہ عمر کے دعوے پر قصہ افک کا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منافقین
وبعض ضعیف الایمان نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متحیر تھے ایک عرصہ تک یہ قصہ
ادل دلیل ہے) انتہی ؛

پھر عمدۃ المخالفین مولوی عبد الحی امام آف مسجد مولمین نصرۃ النعیم کے صـ ۳۴ مین تحریر
کرتے ہین کہ وکذالک لما غم علیہ صلعم امر عائشۃ لما جاء بالافک عصبۃ ولما قال مخاطبا
ایاھا اما بعد یا عائشۃ انہ قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ تعالیٰ
وان کنت الممت ذنبا فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ

علیہ ولا ابرأها قبل ان ینزل علیہ الوحی ذبا للعار عن حرمتہ العفیفۃ انتہی ❊

خرم علی بلہوری کی نصیحت المسلمین میں ہو- اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہو کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا توکیون غم ہوتا الخ انتہی

امام المنکرین غلام محمد نے ایسے نصیحت المسلمین کا ترجمہ گجراتی مین چھاپ دیا ہو اسکے صـ۳ کالم دو مین ہو-

કાફરોએ. હઝરત. આયશા ઉપર. તોહમત મુકયું હતું. તે થી
હઝરત. (સલ) ને. ઘણી. આપદા પડી હતી. ઘણા દીવસો
પછી. જ્યારે. ખુદાએ. કુરાન. માં. ફરમાવ્યું કે. આયશા. (રદી)
પાક છે. ત્યારે. હઝરત. ને. ખબર થઈ. જો. આગલથી જાણતે
તો. શા માટે. ગમ. કરતે. તો જ્યારે. પેગમબરોની. આવી. હા
લત. છે. તો. બીજાઓ. ની. શી. પદવી.

اس قسم کے شبہات کا اظہار ان حضرات سے موجب تعجب و حیرانی تو تب ہی تھا کہ مفروض ملا علی قاری کے موضوعات کبیر نظر سے نہ گذری ہو لیکن جب یہ موضوعات مطالعہ سے گذری اور اوسکے صـ۳۰ پر یون تحریر کیا ہوا ہو ولما جری لام المؤمنین عائشۃ ما جری ورماها اهل الافك لم یکن یعلم حقیقۃ الامر حتی جاءه الوحی من الله تعالی ببرائتها وعند هؤلاء الغلاة انه علیه السلام کان یعلم الحال وانه عیرها بلا ریب واستشار الناس فی فراقها ودعا بریحانۃ فسألها وهو یعلم الحال وقال لها ان کنت الممت بذنب فاستغفری الله وهو یعلم علما یقینا انها لم تلم بذنب ولا ریب ان الحال لهؤلاء علی هذا الغلو

اعتقادم

اعتقادھم انہ یکفر عنہم سئیاتہم ویدخلہم الجنۃ وکلما غلوکانوا اقرب الیہ واخص بہ فہم اعصی الناس لامرہ واشدھم مخالفۃ لسنتہ وھولاء فیہم شبہ ظاہر من النصاری غلوا علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودینہ اعظم المخالفۃ انتہی تو پھر عدم تعجب سے بھی تعجب ہوئے بغیر رہتا نہیں ہے۔

اب بقدر ضرورت اسکا جواب بھی ملاحظہ کیجئے **حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح البخاری** جلد ۸ ص ۳۶۸ [۲۹۹] مین ارشاد فرماتے ہین وفیہ الاشارۃ الی مراتب الھجران بالکلام والملاطفۃ فاذا کان السبب محققا فیترك اصلا وان کان مظنونا فیخفف وان کان مشکوکا فیہ او محتملا فیحسن التقلیل منہ لا للعمل بما قیل بل لئلا یظن بصاحبہ عدم المبالاۃ بما قیل فی حقہ لان ذلك من خوارم المروءۃ وفیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یحکم لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجزم فی القصۃ بشئ قبل الوحی نبہ علیہ الشیخ ابو محمد بن ابی جمرۃ نفع اللہ بہ انتہی۔

اما لم یجزم فی القصۃ بشئ قبل الوحی سے پھر بھی کچھ اختلاج صدر باقی رہگیا ہوگا لہذا ملاحظہ ہو جو **مشارق الانوار** مین ہے [۳۰۰] عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھل بیتی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا متفق علیہ جیسا یہان آپ کا فرمودہ واللہ ما علمت ہو ویسے ہی اسامۃ کا قول ہے اھلك یا رسول اللہ ولا نعلم الا خیرا **فاضل شنوانی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ** ص ۱۱ [۳۰۱] مین تحریر فرماتے ہین انما حلف لیقوی عندہ علیہ السلام برأ [۳۰۲] ولا یشك انتہی۔ **امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**

جلد ۳ ص۳۷۵ کتاب الشہادات مین ہو (فقال اسامۃ اھلك یارسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا) انما حلف لیقوی عندہ علیہ الصلوۃ والسلام براتھا ولا یشك انتھی اس سے متبادر ہو کہ آپ کو واللہ کہنے مین مقصود تھا نفی شک اور قوۃ برأت کا اور کیون نہ ہو ایسی ارشاد الساری جلد ۷ ص۲۸۳ کتاب التفسیر مین ہو (قالت بریرۃ لا والذی بعثك بالحق ان رأیت امرا اغمصہ علیھا اکثر انھا جاریۃ حدیثۃ السن تنام عن عجین اھلھا فتاتی الداجن فتاکلہ) قال ابن المنیر فی الحاشیۃ ھذا من الاستثناء البدیع الذی یراد بہ المبالغۃ فی نفی العیب کقولہ۔

ولا عیب فیھم غیر ان سیوفھم ⁂ بھن فلول من قراع الکتائب

فغفلتھا عن عجینھا ابعد لھا من مثل الذی رمیت بہ واقرب الی ان تکون من المحصنات الغافلات المؤمنات وتعقبہ البدر الدمامینی فقال لیس فی الحدیث صورۃ استثناء بسوی وغیرھما من ادواتہ وانما فیہ ان رأیت علیھا امرا اغمصہ علیھا اکثر من انھا جاریۃ الخ لکن معنی ھذا قریب من معنی الاستثناء الخ نعم قولھا فی روایۃ ھشام بن عروۃ فیما یأتی ان شاء اللہ تعالی قریبا فی ھذہ السورۃ ما علمت علیھا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذھب الاحمر استثناء صریح فی نفی العیب عنھا انتھی۔ پھر اسی جلد کے ص۲۸۵ پر روایت ہشام بن عروہ مین ہے (فقالت) ای الخادمۃ (سبحان اللہ واللہ ما علمت علیھا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذھب الاحمر) بالغت فی نفی العیب انتھی۔ اور اسمین کوئی تعجب کی بات نہین ہو ہر مسلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد واجب تھا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۶ ص۳۸۱ مین تحریر کرتے ہین اما قولہ سبحانك ھذا بھتان عظیم ففیہ سوالات الخ السوال الثانی لم اوجب علیھم ان یقولوا ھذا البھتان

عظیم مع انہم ما کانوا عالمین بکونہ کذبا قطعا والجواب من وجہین الاول انہم کانوا متمکنین من العلم بکونہ بہتانا لان زوجۃ الرسول لایجوز ان تکون فاجرۃ انتہیٰ

اور زیادہ توضیح کے خاطر اور بھی کچھ مطالعہ کیجئے تو اطمینان کامل حاصل ہوگا۔

امام فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۰۶ میں تحریر کرتے ہیں قولہ ان الذی جاؤا بالافک عصبتہ منکم والافک ابلغ مایکون من الکذب والافتراء وقیل ہو البہتان وہو الامر الذی لاتشعر بہ حتی یفجاءک واصلہ الافک وہو القلب لانہ قول مافوک عن وجہہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما افک عائشۃ وانما وصف اللہ تعالیٰ ذلک الکذب بکونہ افکا لان المعروف من حال عائشۃ خلاف ذلک لوجوہ احدہا ان کونہا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم یمنع من ذلک لان الانبیاء مبعوثون الی الکفار لیدعوہم ویستعطفوہم فوجب ان لایکون معہم ماینفرہم عنہم وکون الانسان بحیث تکون زوجتہ مسافحۃ من اعظم المنفرات فان قیل کیف جاز ان تکون امرءت النبی کافرۃ کامرءۃ نوح ولوط ولم یجز ان تکون فاجرۃ وایضا فلو لم یجز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولو عرف ذلک لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشۃ کیفیۃ الواقعۃ قلنا الجواب عن الاول ان الکفر لیس من المنفرات اما کونہا فاجرۃ فمن المنفرات والجواب عن الثانی انہ علیہ السلام کثیرا ما کان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد تلک الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فکان ہذا من ہذا الباب وثانیہا ان المعروف من حال عائشۃ قبل تلک الواقعۃ انما ہو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان کذلک کان اللائق احسان

الظن بہ روثالنہا ان القاذفین کانوا من المنافقین واتباعہم وقد عرف ان کلام العدو والمفتری ضرب من الھذیان فلمجموع ھذہ القرائن کان ذلک القول معلوم الفساد قبل نزول الوحی انتہی پھر لم یجزم فیہ بشئ قبل الوحی سے ناشی اختلاج کا انسداد ہو گیا ہو تو فہو المراد نہیں تو آیندہ مین انتظار کی مشقت گوارہ رہے بالفعل ایک بڑے شبہ کی طرف جو مشہور و زبان زد نزدیک و دور ہی متوجہ ہو کر اسکے قلع و قمع مین حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہی لہذا وہ شبہ ذیل مین درج کر کے جواب کی گذارش کرتا ہون ❊

آٹھوان شبہ اسی قصہ مین کے مشورہ بریہ ہے

بالخصوص یہ کہا جاتا ہی کہ جب نفس واقعہ کی چگونگی جناب سرور کو کما ینبغی اور قابل اطمینان معلوم تھی پھر اس بارہ مین صحابہ سے آپ کا مشورہ فرمانا خلاف علمیت اور منافی وقعت ہی جسپر کوئی فائدہ مرتب نہین ہو ہرچند اسکا جواب اولی الالباب پر پوشیدہ نہین ہی ❊ تاہم انی جاعل فی الارض خلیفۃ اور شاورھم فی الامر ان آیات بینات کے تفاسیر مین اقوال علماء ثقات کے قابل ملاحظہ مین اور قصہ خاص مین جو مشورہ کیا گیا اوسمین تو وہ عجائب و غرائب دلیلین صحابہ نے پیش کین جسکے مطالعہ سے ہر ایک صاحب اسلام کے ایمان مین ایک گونہ خاص نضارہ و تازگی حاصل ہوئے بغیر رہیگی نہین اگر مشورہ ہوتا تو یہ دلائل ہمین کہان سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین تحریر فرماتے مین روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی تلک الایام اکثر اوقاتہ فی البیت فدخل علیہ عمر فاستشارہ فی تلک الواقعۃ فقال عمر یا رسول اللہ

انا اقطع بکذب المنافقین لان الله عصمک من وقوع الذباب علی جلدک لانہ یقع
علی النجاسات فیتلطخ بہا فلما عصمک الله تعالیٰ عن ذلک القدر من القذر فکیف
لایعصمک عن صحبۃ من تکون متلطخۃ بمثل ھذہ الفاحشۃ وقال عثمان رضی الله
تعالیٰ عنہ ان الله ما اوقع ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذلک
الظل وتکون الارض نجسا فلما لم یمکن احدًا من وضع القدم علی ظلک کیف
یمکن احدًا من تلویث عرض زوجتک وقال علی رضی الله تعالیٰ عنہ یارسول الله
کنا نصلی خلفک فخلعت نعلک فی اثناء الصلاۃ فخلعنا نعالنا فلما اتممت
الصلوۃ سالتنا سبب الخلع فقلنا للموافقۃ فقلت امرنی جبرئیل باخراجہما لعدم
نظافتہما فلما اخبرک الله تعالیٰ ان علی نعلک قذرا وامرک باخراجہما عن رجلک
لما التصق بہما من القذر فکیف لایامرک باخراجہا بتقدیر ان تکون متلطخۃ
بشیٔ من الفواحش انتہی۔ **محدث دہلوی** رحمہ الله تعالیٰ اپنی کتاب **مدارج النبوۃ**
جلد ۲ ص۱۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ آنچہ مذکورست در صحیح بخاری ہمین ست کہ از علی و اسامہ
و بریرہ پرسید و ایشان این جواب گفتند اما بعض علما رسیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
رضی الله عنہما و مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان ذکر کردہ اند و در انجا علی رض
نیز موافق ایشان گفتہ اما عمر گفت یارسول الله مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاسات و مستقذرات
می افتد و پاہای وی آلودہ بآن میگردد و خدا تعالیٰ ترا از ان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین
چیزہا آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر
زمین نجس افتد و حق تعالیٰ چون صیانت سایہ تو بدین مثابہ میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از نا شایستہ
نکند و علی مرتضیٰ گفت کہ حق تعالیٰ روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر

کرد ترا تا بکشتی آنرا از پای مبارک خود اگر این امر واقع بودی خبر کردی ترا بدان خاطر جمع دار کہ بحقیقت

حال ترا خبر خواہند کرد چون آنحضرت این سخنان شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ

نصرت دہد مرا و انتقام کشد الخ انتہی تفسیر مدارک اور تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۰۹ مین ہو ودی ان

ابا ایوب الانصاری قال لامرأتہ الا تری ما یقال قالت لو کنت بدل صفوان اکنت تظن بحرم

رسول اللہ سوء قال لا قالت ولو کنت انا بدل عائشۃ ما خنت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فعائشۃ خیر منی وصفوان خیر منک فوبخ اللہ الخائضین فی الافک لولا

اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیرا وقالوا ہذا افک مبین انتہی

فاضل شنوانی جمع النہایہ ص ۱۲۱ اور امام قسطلانی ارشاد الساری جلد ۹ ص ۲۸۰

مین تحریر فرماتے ہین قال الصلاح الصفدی رائت بخط ابن خلکان ان مسلما ناظر نصرانیا

فقال للنصرانی فی خلال الکلام محتقیا فی خطابہ لقبیح اثامہ یا مسلم کیف کان وجہ

زوجۃ نبیکم عائشۃ فی تخلفہا عن الرکب عند نبیکم معتذرۃ بضیاع عقدہا فقال

لہ المسلم یا نصرانی کان وجہہا کوجہ بنت عمران لما اتت بعیسی تحملہ من غیر زوج

فمہما اعتقدت فی دینک من براۃ مریم اعتقدنا مثلہ فی دیننا من براۃ عائشۃ زوج

نبینا فانقطع النصرانی ولم یحر جوابا انتہی ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ناظرین با تمکین

پر اگر دشوار ہو تو جانے دین اور علامہ سید علی بن سلیمان الدمنتی رحمہ اللہ تعالی کی

روح التوشیح ص ۱۹۲ کو ملاحظہ فرماوین قولہا واللہ لا اقوم الا اللہ ولا احمد الا اللہ

اطلقت ذلک لما خامرہا من غضب اذ لم یبادر الی تکذیب من قال ذلک فیہا

مع تحققہم حسن طریقتہا وقال ابن الجوزی قالت ذلک دلالا کما یدل الحبیب علی

حبیبہ قلت سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئ وانما خفی علی من

راو صورۃ لاتغلوا غالبا عما قالوہ فانظر ما علمہ اللہ من الوحی وآدم بین الماء والطین فتلون تلونات الثالث بالامر تعلیما الورثۃ الذین بعدہ الی یوم القیمۃ کیف یفعلون بالاسرار کما لعن جاء ما علمہ یرفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وامنا قالت مقالہا فناء عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فانظر شرع محمد محمدا انتہی یہ اس سے قول لم یجزم فیہ بشیء قبل الوحی کا وہن دریافت ہو سکتا ہی ٭

علامت سے نہایت علامت عربی فارسی عبارات کے کنایات واشارات پر اوزمان ارباب تہذیب واصحاب تو سب اگر حاوی ہون تو فبہا نہین تو اب ایک عام فہم اردو کتاب کی عبارت پر اکتفا کرتا ہون اوسی کو ملاحظہ فرما کر رفع تردد کرین کتاب لاجواب وسیلۂ جلیلہ کے یہ مولانا **وکیل احمد صاحب** ارشاد فرماتے ہین چوتھا شبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بالعرض ماکان ومایکون کا تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے مین آپ کو کیون تردد رہا جب وحی نازل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہین کہ اس بحث مین یہ بڑا شبہ خیال کیا جاتا ہی شاید مشرکین مکہ بھی اس سے بڑھکر حجت پیش نہ کر سکتے مولوی خرم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہی نصیحت المسلمین مین ہی اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہی کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوا ہوتا تو غم کیون ہوتا فقط ہم کہتے ہین یہ شبہ اصل واقعہ کی جہالت یا چشم پوشی سے ناشی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل واقعہ مین سر مو تردد نہین تھا منافقین کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج تھا اس امر مین وحی کے قبل جو کچھ آپ نے تفتیش فرمائی اسمین محض تشریع منظور تھی وحی سے آپ برأت چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت مین کہ کفار طرح طرح سے اپنے

دل کے پھپھولے توڑتے ہون اور ہرزہ سرائی مین مشغول ہون بدون تمسک وحی کے
مقتضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بناپر برأت فرماتے چونکہ وحی مین توقف ہوا
اور منافقین کی زبان بڑھتی چلی آپ کو زیادہ تردد ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ مین اطمینان نہوتا
اور صرف منافقین کی یاوہ گوئی سے ملال نہوتا تو منبر پر رونق افروز ہوکے یہ نہ فرماتے یا
معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اہلی واللہ ما علمت علی
اہلی الا خیرا یعنے اوگروہ مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کریگا ایسے شخص سے
جسنے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم ہمکو اپنی اہل پر بجز خیر کے کسی قسم کی بدگمانی نہین
یہان علم بمعنے اذعان ہو تو اس سے معلوم ہوگیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی کے
معاملے مین اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہتان سے تردد تھا انتہی۔ فظہر الحق
وخسر ھنالک الکافرون +

تنبیہ حاشیۂ **جامع الفصولین** جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ پر ہے قال التلمسانی فی حاشیۃ
علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول افضل
یقتل ام لا فاجاب الحاج بانہ ان قال بجیب المن ذکر الفضل فہو یقتل ولا یستتاب
وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء او اراد انہ من البشر فانہ یضرب ضربا شدیدا
وجیعا والا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یستتاب امامین واجبی
واقعہ سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے مداح من حیث العلم
کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل نہ کیا جاوے تو پھر جو تیا یا بھی
کیون نہ جاوے جواب الجواب مین اس سے اغماض نہ کیا جاوے یہ یاد رہے بہر طور آپ کا
مشورہ فرمانا صحابہ سے باوجود غرض تشریع کے اور فوائد کا بھی مشعر ہو اس سے آپ کی لاعلمی

پر استدلال کمال جہالت پر دال ہی بخاری شریف مین باب طرح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم سوجود ہو اور یختبر ہونا شبہ آیہ وما تلك بیمینك یاموسی سے مردود ہی

نوان شبہ قصۂ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمہ الباری اپنے موضوعات کبیر ص۱۱۹ مین تحریر کرتے ہین

فقد ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ وھو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی ولا یمنعنی من التحرك الا مکان رسول اللہ علی فخذي فقام علیہ السلام حین اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیۃ التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ھي باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذي کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ انتھی ؛

ہر چند غلام محمد نے دلائل مزعومہ کے تیسری فصل کے اخیر مین تحریر کردیا ہے کہ سے علامہ ملا علی قاری رحمہ اپنے موضوعات کبیر ص۱۱۹ س۱۲ مین اس مسئلہ کو بہت وضاحت

سے لکھا ہو جس سے بشمول اور چند دلائل نفی کے یہ بھی دلیل لاعلمی مانی ہو پھر مرزا حیرت کے
کرزن گزٹ نمبر ۳۰ جلد ۲ تاریخ ۲ جمادی الآخر ۱۳۱۸ ؁ صفحہ ۲ جدول اول مین حکیم ابو تراب
محمد عبدالحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اصل حدیث شریف
مشکوٰۃ المصابیح باب الستر کی فصل ثانی مین یون ہو وعن ابی سعید الخدری قال بینما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ
فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر
فان رای فی نعلیہ قذرا فلیمسحہ ولیصل فیہما رواہ ابوداود والدارمی انتہی
اسمین ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا کا ترجمہ یہ کیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ مجھے
تو جبرئیل نے اطلاع دی تھی کہ جوتی ناپاک ہو۔ پھر جدول دویم مین اسپر تفریع کی ہو کہ۔ اس حدیث
سے تین باتین معلوم ہوتی ہین ا دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہرگز نہ تھا ورنہ ناپاک جوتے
سے نماز کیون شروع کرتے ؎

الجواب وہو الملہم للصواب

تفسیر انوار التنزیل ؁ ۳۹۹ مین ہو قال اللہ تعالی فلما راینہ اکبرنہ عظمتہ وہبن
حسنہ الفایق وقیل اکبرن بمعنی حضن من اکبرت المرءۃ اذا حاضت لانہا تدخل الکبر
بالحیض والہا ضمیر المصدر او لیوسف علی حذف اللام ای حضن لہ من شدۃ
الشبق کما قال المتنبی ۔

خفا للہ واستر ذالجمال ببرقع | فان لحت حاضت فی الخدور العواتق

وقطعن ایدیھن جرحنھا بالسکاکین من فرط الدھشۃ انتھی تفسیر معالم التنزیل
صـ۱۵۲ مین ہو وقطعن ایدیھن ای حززن بالسکاکین التی معھن ایدیھن وھن یحسبن
انھن یقطعن الاترج ولم یجدن الالم لشغل قلوبھن بیوسف قال مجاھد فما
احسن الا بالدم وقال قتادہ انھن ابن ایدیھن حتی القین والاصح انہ کان قطعا
بلا ابانۃ انتھی۔ تفسیر جلالین صـ۱۰۳ مین ہو وقطعن ایدیھن بالسکاکین ولم
یشعرن بالالم لشغل قلوبھن بیوسف انتھی ٭
تفسیر عرائس البیان صـ۴۲۲ مین ہو قال ابو سعید الخراز الماخوذ فی حال
المشاھدۃ غائبا عن حسہ بائنا عن نفسہ لایحس بماجری علیہ قال اللہ تعالی
فلما رائنہ اکبرنہ الایۃ وقال ابن عطاء دھشن فی یوسف وتحیرن حتی قطعن
ایدیھن فھذہ غلبۃ مشاھدۃ مخلوق لمخلوق فکیف بمن یاخذہ مشاھدۃ من
الحق فلم ینکر علیہ بتغیر صفاتہ علیہ او ینطق فی الوقت علی حد الغلبۃ بمرای
کثیرۃ انتھی۔ تفسیر حسینی صـ۳۲۶ مین ہو در حقایق ہمی مذکورست کہ حق سبحانہ بدین آیت
مدعیان محبت خود را سرزنش میکند کہ مخلوقی در رویت مخلوقی بدان مرتبہ رسد کہ احساس الم
قطع ید نمیکند شما در شہود پرتو جمال خالق باید کہ از ہیچ بلا و عنا متالم نشوید انتہی منہاج الاحباب
فی معرفۃ الآل والاصحاب صـ۱۳۵ مین ہو در کتاب فصول الامام ابو البرکات احمد
بن الامام السعید ابی منصور محمد بن احمد بن الیزدی رحمۃ اللہ علیہ مذکورست کہ مرتضی علی کرم اللہ
تعالی وجہہ ورضی عنہ در مسجد کوفہ نماز میگذارد و سقف مسجد در افتاد و مردم مسجد دویدند
چون از نماز فارغ شد گفت چیست گفتند سقف مسجد افتاد گفت کنت فی الصلوۃ

زانچنان بتو مشغولم ای بهشتی روے	که یاد خویشتنم در ضمیر می آید

ونیز مبین اسرار کردگار نور الدین عبد الرحمن جامی در تحفة الاحرار در حکایت کشیدن پیکان آن تیر راست روکیش ولایت در وقتیکه از کشاکش کمان مجاهده بر مشاهده بود باین مضمون اشاره نمود وابیات چند در روا نظم فرمود۔

شیر خدا شاه ولایت علی	صیقلے شرک خفی و جلی
روز احد چون شب هیجا گرفت	تیر مخالف به تنش جا گرفت
غنچهٔ پیکان بگل او نهفت	صد گل رحمت بگل او شگفت
روے عبادت سوی محراب کرد	پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چون انداختند	چاک چون گل در تنش انداختند
غرقه بخون غنچهٔ زنگار گون	آمده از گلبن احسان برون
گل گل خونش بمصلے چکید	گشت چون فارغ ز نماز آن بدید
کین همه گل چیست تهٔ پاے من	ساخته گلزار مصلاے من
صورت حالش چون نمودند باز	گفت که سوگند بدانائے راز
کز الم تیغ ندادم خبر	گرچه ز من نیست خبردار تر
طائر من سدره نشین شد چه باک	گر شودم تن چون قفس چاک چاک
جامی از آلایش تن پاک شو	در قدم پاک روان خاک شو
باشد از آن خاک بگردی رسی	گرد شگافی و بمردی رسی

ولعل شیخ الاسلام والمسلمین حجة الله فی العالمین زین الدین ابو بکر محمد الخوافی رحمه الله تعالی اشار الی هذا فی وصایاه قال بعد تمهید الحث علی الخضوع فی طاعة

الملك الغفور وهل عملنا يوما من الصلوٰة وسائر الطاعات ولم يخطر ببالنا الا الله
وقد تمت تلك الطاعة على الوجه التام ولكن ذلك بالنسبة الى احوالنا ومقاماتنا
فاذا قايسا بالنسبة الى من اقتدينا به صلى الله عليه وسلم ظهر انها كانت كلامع سراب
بقيعة يحسبها الظمان ماء بل بالنسبة اى ما كان لبعض اصحابه ولقد بلغ ان
امير المومنين على بن ابيطالب رضى الله عنه فى بعض الحروب لجهاد يه اصيب
بسهم ثم جذب السهم من عضوه الشريف وبقى النصل فيه فقالوا ان لم يجرح
العضو لا يمكن استخراج النصل ويخاف من ايذاء الامير و قطع عضوه الشريف فقال
رضى الله عنه اذا اشتغلت بالصلوٰة فاستخرجوه فلما افتتح الصلوٰة قطعوا وجرحوا
العضو واستخرجوا النصل وهو رضى الله تعالىٰ عنه لم يتغير فى صلاته فلما فرغ
قال لم لم تستخرجوه فقالوا قد استخرجناه فانظر الى اقباله الى ربه واستغراقه فى
عوالم الجمعية عليه حتى لم يحس بجرح العضو واستخراج النصل من جو اللحم
فنحن اذا عضنا قملة او برغوثة بل اذا وقع ذباب نتشوش ولا يبقى لنا حضور
فاين نحن من تلك الحالات والمقامات انتهى ۔ **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری**
رحمہ اللہ تعالیٰ تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۶۷ میں تحریر فرماتے ہیں
واما السهو فممتنع على الانبياء فى الاخبار البلاغية كقولهم الجنة اعدت للمتقين وعذاب القبر واجب
وهكذا وغير البلاغية كقام زيد و قعد عمرو وهكذا وجائز عليهم فى الافعال البلاغية وغيرها
كالسهو فى الصلوٰة للتشريع لكن لم يكن سهوهم ناشيا عن اشتغالهم بغير ربهم ولذا قال بعضهم ۔

يا سائلى عن رسول الله كيف سهى	والسهو من كل قلب غافل لاه
قد غاب عن كل شئ سره فسها	عما سوى الله فالتعظيم لله

وبالجملة فیجوز علی ظواهرهم ما یجوز علی البشر مما لا یودی الی النقص واما بواطنهم فمنزه عن ذلک متعلقة بربهم فی المنن کان المعروف الکرخی یقول لی ثلاثون سنة فی حضرت الله تعالیٰ ما خرجت فانا اکلم الله تعالیٰ والناس یظنون انی اکلمهم الخ فاذا کان هذا حال احد الاتباع فما بالک بالانبیاء خصوصا رئیسهم الاعظم صلی الله علیہ وسلم انتهی ؎

علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں تحریر فرماتے ہیں والا فمقام لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل معلوم لنبینا صلی الله علیہ وسلم اذ فیه اشارة الی تمکینه فی وقت کشوف المشاهدة واستغراقه فی بحر الوحدة حیث لا یبقی فیه اثر البشریة والکونین وهذا محل استقامة فی مشهد التمکین الذی اخبر الله عنه بقوله فکان قاب قوسین او ادنی ولیس هناک مقام جبرئیل وجمیع الکروبیین ولا مقام الصفی والخلیل ومن دونهم من الانبیاء وکان اکثر اوقاته کذلک لکن یرده الله الی تادیب امته فی بعض الاوقات لیجری علیه احکام التکوین ولا یذوب فی انوار کبریاء الازل انتهی حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوہ جلد ۲ ص ۲۴۲ میں تحریر فرماتے ہیں نعم دل بیدار ہست وخواب را در وے تاثیری نی لیکن میتواند کہ اورا حالتی وشہودی دست دہد دران مستغرق گردد وازماسوی آن شہود از صور ومعانی غافل وذاہل باشد چنانکہ در بعض احیان در حالت وحی مثل این معنی روے میداد پس باعث عدم ادراک ونسیان غفلت ونوم نباشد بلکہ طریان حالت عظیم بر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنرا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق الخ بالجملہ

تکلم کردن درحال شریف سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات بقیاس بلکہ بدریافت معرفت خود از دائرۂ حسن ادب بیرون است وحکم تکلم درمتشابہات دارد انتہی ؀

اتنے عبارات بطور مقدمات فکر عالی اور ذہن رسا مین مخزون رہین اب آگے نفس شبہ کے قلع وقمع مین ایک ایسے قسم کا قصہ پیش کرتے ہین جسکی شمول سے تمام اوہام لاطائلہ اور خیالات باطلہ نیست ونابود ہوجاوینگے۔ عارف کامل **جلال الدین رومی مثنوی** دفتر ۳ صفحہ ۲ مین ارشاد فرماتے ہین۔

اندرین بودند کآواز صلا — مصطفیٰ بشنید از سوی علا

خواست آبی و وضو را تازہ کرد — دست و رو را شست او زان آب سرد

ہر دو پا شست و بموزہ کرد رائے — موزہ را بربود یک موزہ ربای

دست سوی موزہ برد آن خوش خطاب — موزہ را بربود از دستش عقاب

موزہ را اندر ہوا برد او چون باد — پس نگون کرد و ازان ماری فتاد

در فتاد از موزہ یک مار سیاہ — زان عنایت شد عقابش نیک خواہ

پس عقاب آن موزہ را آورد باز — گفت بستان و برو سوی نماز

از ضرورت کردم این گستاخی — من ز ادب دارم شکستہ شاخی

پس رسولش شکر کرد و گفت ما — این جفا دیدیم و خود بود آن وفا

موزہ بربودی و من در غم شدم — تو غمم خوردی و من برہم شدم

گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود — دل در آن لحظہ بخود مشغول بود

گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست — دیدنم آن غیب را از عکس تست

مار در موزہ ببینم در ہوا — نیست از من عکس تست ای مصطفیٰ

بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم مین ہو پس معنی بیت اینچنین است کہ دل

بخود مشغول بود کہ نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات باحدیت با جمیع اسماء در دل است

پس بسبب استغراق درین مشاہدات توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ

ماندند و این وجہ وجیہ است الخ مقصود آنست کہ با وصف نزول و بشریت دل در تماشای

نفس خود بود و التفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بود نبود یا این تماشا و التفات بآن

چون بردن عقاب دیدۂ مزاج بر عقاب در ہم شد و این منافی آن تماشا نیست و نیست مراد از

استغراق محویت یا فنا تا در ہم بودن صورت نہ بندد انتہی ۔

جمیع ما تقدم فی ھذہ الشبہہ سے بر ظاہر ہو کہ ایسے امور مشعر غفلت و ذہول کا منشا

لاعلمی نہین ہو بلکہ کسی خاص طور سے ایک نوع کی کم توجہی کے باعث یہ حالات مشاہدہ

کیے گئے تھے جسمین بھی اقسام کے فوائد اور عوائد کا فیضان منظور نظر تھا مثلاً ہار کے

بارے مین اگر فی الحال ہی ارشاد کر دیتے کہ شتر کے نیچے تو پھر اوٹھا کر بجز روانگی کے اور

کیا تھا اور کسیقدر سکوت فرمایا لوگ رہ گے رہے آپنے استراحت فرمائی نماز کا وقت

آگیا پانی نہین ہونے کی جہت سے آیت مشروعیت تیمم نازل ہو گئی جسکے طرف اسید کا

اشارہ بھی مروی ہے پھر لاعلمی کو مساغ کہان سے ملا چہ گمراہان نے زمان کو انکار ہو یا اور کو

اظہار پر ناز و افتخار ۔ مثنوی شریف دفتر ۲ ص ۹۲ پر مولانا خاص ایک قصہ کے

ضمن مین ارشاد فرماتے ہین ۔

مصطفیٰ صبح آمد و در را گشود	صبح آن گمراہ را او رہ نمود
در گشادہ گشت پنہان مصطفیٰ	تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او	تا نہ بیند در گشا را پشت و رو

مصطفی میدہد احوال شبش ☆ لیک نازد بود فرمان نیش

تلویت نعل شریف کی خبر ہرچند جبرئیل امین نے دی ہو اما جبرئیل امین کو غیر کے نعل مین کیا لگا ہی یہ خبر کہان سے اسکی خبر بھی حکیم ابوتراب محمد عبدالحق کو بہت سی حیرت مین ڈالے بغیر نہین رہے گی لہذا ملاحظہ فرمایئے جو مینے بالفرض مان لیا کہ حضرت رسول مقبول کو وقوف علی مافی نعلہ الشریف نہین تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دیکر آگاہ کیا اب کیا ارشاد ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہان سے جانا اور اس علم کا کسکو قرینہ گردانا تو بجز اسکے شاید جواب نہین ہوگا کہ لوح سے اطلاع حاصل کرکے جناب نبوی کو خبر دی تھی اگر یہی جو ہے اور ضرور یہی قرین صواب ہے پھر اتنی تگاپو علامت ۳۶ علامت ۳۷ علامت ۳۸ علامت ۳۹ علامت ۴۰ علامت ۴۱ علامت ۴۲ علامت ۴۳ علامت ۴۴ علامت ۴۵ علامت ۴۶ علامت ۴۷ علامت ۴۸ علامت ۴۹ تا ۵۵ مین کے مندرج مضمون مذکور کے رد کی بہار منشور **ثمرات الاوراق** صـ۱۰ مین ہو قال عبداللہ الاسطرلابی ۔

اهدی لمجلسه الکریم وانما	اهدی له ما حاز من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وماله	فضل علیه لانه من مائه

انتهی فالحق ظهر غایة الظهور وطابق القصة بالمثل المشهور قال السعدی رحمه الله تعالی

برد بوستان بان بایوان شاه	بتحفه ثمر هم ز بستان شاه

جبرئیل علیہ السلام کے اطلاع کذائی پر توجیل نے بھی اشارہ کردیا جو صاف کہدیا ہے ۔

گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست	دیدم آن غیب را از عکس تو ہست
مار در موزہ بہ بینم در ہوا	نیست از من عکس تست ای مصطفی

یہ اشارہ بھی حکیم صاحب اگر سمجھین تو انھین خدا سمجھے ☆

اما یہان پر اتنی تحقیق تو ضروری ہو کہ نعلین پاک سرور لولاک مین ایسا کیا اور کتنا کچہ لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر نہ رہی اور مخالفین کو اسقدر وہوم وہام کرنے کا موقع ہاتھ لگا جب اُسکی تفتیش کی تو مباحثہ کسی کا یہ شعر یاد آگیا۔

جو چیرا تو یک قطرہ خون نکلا	بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا

حقیقت حال تو اوتنی ہو جو کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالی حیوۃ الحیوان جلد ا صفحہ ٣٦٦ مین تحریر کرتے ہین۔ الحلم۔ القراد العظیم الواحدة حلمة قال الجوهري هو مثل القمل وسياتى انه القراد المهزول الخ وروى ابوداؤد عن ابى سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه يوما فنزع نعليه ووضعهما على يساره فلما راى ذلك القوم القوا نعالهم فلما انقضت الصلوة قال ما لكم خلعتم نعالكم قالوا يا نبي الله رائناك خلعت نعليك فخلعنا نعالنا فقال عليه الصلوة والسلام انما نزعتهما لان جبرئيل اخبرني ان فيهما دم حلمة انتهى۔ قلت والمراد به الدم اليسير المعفو عنه وانما فعله النبي صلى الله عليه وسلم تنزها عن النجاسة وان كان معفوا عنها انتهى ؛

فقیر سراپا تقصیر کہتا ہو کہ یہ تو ایک جون یا حلمہ کا خون نعل مین لگا ہوا تھا آپ کے علم محیط سے تو ذرہ بھر بھی آسمانون اور زمین مین من حیث[٢٠٤] مرتبت غائب نہین ہو دیکھو علامت کو غور سے پھر یہان اسقدر خون سے اغماض اور درگذر کا مبنی تشریع محض پر اور خبر دینا جبرئیل کا بنابر تنظیف وتطہیر ہو اسمین استدلال مخالفین کو کچہ بھی علاقہ نہین ہی جسپر عدم اعادہ نماز کا قوی قرینہ قایم ہو محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ جلد ا صفحہ ٣٣١ مین اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح مین تحریر فرماتے ہین[٢٣٥] وقد یفتح

قاف و ذال معجمہ دراصل آنچہ مکروہ پندارد از طبع و ظاہر آنجا ستی نبود کہ نماز بآن درست نباشد بلکہ چیزے بود مستقذر کہ طبع آن را ناخوش دارد و الا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز بآن گزاردہ بود و خبر دادن جبرئیل و برآوردن از پا بجہت کمال تنظیف و تطہیر بود کہ لائق بحال شریف وی بود انتہی ٭

نوان شبہ ناشی عبارت فتاوی قاضیخان سے ہے

محمد عبد العزیز نامی ایک صاحب تمیز اپنے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی مین نفی علم غیب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہین پھر غلام محمد اپنے مرتبہ استفتاء کے صفحہ پر تحریر کرتے ہین اور اسیطرح در المختار عالمگیری قاضی خان نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہین تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز وقالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب و ہو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی ٭

الجواب وہو الملہم للصواب

مخفی و مستتر نہین کہ خادم اہل حدیث مذکور عبد العزیز تو غیب دانی رسول یزدانی سے براسہ منکر ہو پھر اوسکی تو شکایت نہین مگر قابل تحسین اور لائق آفرین تو حیابی غلام محمد کی ہو جسکا دعوی ایجاب جزئی کا اور دلیل سلب کلی کی ہو اور عوام کو مغالطہ دینے پر ماتھ و علم کیا خوب اسلوب سے رواں ہو کہ نقل کرین عبارت قاضیخان کی اور متعدد کتب کا نام وزن بھاری کرنے کو زیادہ کر دیے ہین ہمچشمون سے تو نہین مگر خداوند پاک سے بھی نہ شرمائین

پھر اسی پر اکتفا کیسی ترجمہ کرتے فقرہ بڑھانے اور جملہ گھٹانے سے بھی باز نآئین آخرالذکر
غلام محمد استفسار کے اسی صـ۴۲ پر اختتام تقریر کے پائین علامت مہر مربع مستطیل خانہ مین باین
صورت بتاتے ہین | صادق غلام محمد ۱۳۰۶ | اسکو ملاحظہ کرنے والا انکو صادق کیون نجانے
اور کاذب کیونکر مانے بالخصوص جبکہ آپ ابن حافظ صادق بھی ہون تو تو پھر خود صادق
ابن الصادق ٹھہرے اور خاندانی سچے مانے گئے باین ہمہ برعکس نہند نام زنگی کافور
کا مطلب کیا عمدہ ظہور مین لادیا کہ لعین ابدی کو بھی شرما دیا تفسیر کبیر جلد ۵ صـ مین فخر رازی
زیر آیۃ لاغوینہم اجمعین الا عبادك المخلصین تحریر فرماتے ہین ان الذی حمل ابلیس علی ذکر[۳۲۹]
ھذا الاستثناء ان لا یصیر کاذبا فی دعواہ فلما احترز ابلیس عن الکذب علمنا ان الکذب فی
غایۃ الخساسۃ انتہی ہرچند جھوٹ بے انتہا کی خساست سے ابلیس احتراز کرے مگر صادق اور
طرفہ یہ کہ ابن الصادق اوسکو استعمال سے نڈری تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ آپنے جو تحفۃ الہند
کی گجراتی ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اوسکی فہرست صـ مین یہ لکھدیا ہو۔

[۳۳۱]
૧૨૭ ,, [નં. ૧૨] છુપી. વાત. ખુદા. વગર. કોઈ. જાણતો. નથી.
[۳۳۱]
God only knows secrets. جسکی انگریزی بھی یہ کردی ہو۔
صفحہ ۱۲ جب دیکھا تو جو تحریر کردیا ہو وہ بلفظہ درج ذیل ہو۔

[۳۳۲]
૧૦. ઈરશાદુ તઆલે જીત માંકાળજ સભાળી લાહુ. સાહેબ. (રું)
કહે છે. કે, જો કોઈ. કહે કે. આ કામ. પર. ખુદા. અને. રસુલ.
ગવાહ છે. તો. તે. કાફર. થઈ જાએ છે. ” કારણ. કે. ઈલમે
ગેબને. પેગમબર. મારે સમજે. જાણવા. કાળ ખાન મા છે
કે જો કોઈ. વગર સાહેબી એ. નીકાહ કરે. અને. કહે કે ખુદા

ને.અને.તેના.રસુલને.ગવાહ.કીધા છે.અથવા.ફરીશતા
ને.ગવાહ.કીધા છે.તો.તે કાફર.થાએ છે.કારણકે.તે.એમ.
સમજે.કે.ખુદાનો.રસુલ.છુપી.વાત.જાણે છે.પણ.પે
ગંમબર(સલ)જ્યારે.જીવતાં છુપી.વાત.જાણતા નહુતા
નો.પછી.મરણ.પછી.કેમ.જાણે.

پھر اوسکا ترجمہ انگریزی مین بدین الفاظ کرادیا ہے۔

[۳۳۲] *Kaji Sanaullah of Panipat says in Irshadul talebin that if a man offers as witnesses of an action God and Rasul. he at once. becomes a Kafar (an unbeliever), because Ilmegeb (inherent knowledge) is for prophets. It is said in Fatava Kajikhan - that if a man marries without a witness, and says that his witnesses are God and Rasul, or angels, he becomes a Kafar. Because suppose a God's Rasul knows secret. But if the prophet did not know secret when living, how could he known them after death*

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذہان عالیہ میں مرتکز ہو گئے تو اب اصل
عبارت فتاوی قاضیخان کو بغور ملاحظہ کیجے کہ وہ کسطور پر ہے پس واضح و لائح ہے کہ
قاضیخان میں یہ مسئلہ دو جائے پر باختلاف الفاظ یسیرہ مذکور ہے اول تو کتاب النکاح کی
فصل فی شرائط النکاح جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بشہادۃ اللہ و رسولہ
کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ
اللہ وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
یعلم الغیب وھو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب ما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون جلد ۴
صفحہ ۴۶۵ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود فقال الرجل والمرأۃ خدای را و پیغمبر را
گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب
حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہے کہ مذکور ترجمہ پہلی عبارت کا
ہرگز نہیں ہے تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل درکار ہے کہ اس میں بلکہ عبارت
اولی تک میں فرشتہ کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ میں بڑھایا گیا ہے اور اس پہلی عبارت میں
جعلوا ہے مگر پچھلی عبارت میں صاف قالوا موجود ہے جو ترجمہ میں گھٹایا گیا ہے ایسی فاش
تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق غلام محمد ابن حافظ صادق صادق
ابن الصادق ہیں اور بسبب فرط شرم و حیا کے زندہ بھی ہیں اتنا ہی نہیں مگر تالیف
و ترجمہ کا فیض بدستور جاری بھی ہے سچ ہے اذا لم تستحی فافعل ما شئت
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭

قالوا کے فقرہ کو ترجمہ سے چٹ کر دینے میں بجز مغالطہ عوام اور کوئی غرض وابستہ
نہیں تھی محض اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ بادی النظر میں متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

م و عنوان کان یعلم الغیب

الغائب

اتفاقی ہے پھر قاضی خان جیسے معتبر فتاوے کا اب جائے چون وچرا ہی نہین رہی تکفیر معتقد علم غیب کی غیر خدائے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہو گئی جسمین خواہ کسی قسم کی غیب اور کیسی ہی کیون نہو تمام وکمال داخل وشامل ہو مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہین سوجھا اور اورنا عاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بقول ؎

اول بظالمان اثر ظلم میرسد		پیش از ہدف ہمیشہ کمان نالہ میکند

خود کو اس موٹی اور پھر لا ینحل زنجیر تکفیر سے کب رہائی حاصل ہو گی جو بتعدد کو اغذات مین ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہرا قبول کر لیا ہو حق ہے کہ ؎

قلب نادان گر کنی صد بار نادان میشود		باز گردیدن ندارد سود جاہل را ز جہل

قابل افسوس تو حال اون سفلہ سوچیون اور رزیل بھڈیلون بدکیشون کا ہی اور لائق حیرت تو حال ذریت وہابیہ نجدیہ کے بعض بعض اون خویشون کا ہی جو غلام محمد کی جانب سے ازالہ اور استفتار وغیرہ کی اشاعت کے ایجنٹ قرار دیے گئے اور اشاعت تکفیر کے کمشنر مقرر کیے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اوسکے پارٹی کی عیاری نے اونھین بالکل سراسیمہ اور سیاہ سینہ کردیا تاہم بیچارے یون نہ سمجھے کہ بقول ؎

بخاصان شاہ می بخشند مئی نوشیدۂ خود را		وہ حق عشق احمد بندگان چیدۂ خود را

یہ کاوش کسکے ساتھ کرتے ہین اور یہ عداوت کا دم کسکے آگے بھرتے ہین مآل ان چرب زبانیون کا اور حال ان گستاخیون کا کیا ہو گا پھر ظاہر ہو کہ بجز تباہی اور روسیاہی کے کچھ بھی حاصل نہین ہوا خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ھو الخسران المبین ۔

امام المنکرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی سے جسے ذیل مین درج کرتا ہون کرکے جانچ لیجیے کہ دراصل یہ ترجمہ عبارت قاضیخان کا

ہی یا مطلب افادۂ صدیق حسن خان کا قال الذی حج البیت الحرام ولم یزر قبر النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ص ۲۸ من کتابہ ریاض المرتاض وغیاض العریاض -

مسئلہ اولیاء علم غیب نباشد مگر آنچہ از مغیبات بطریق خرق عادات بکشف یا بالہام آنہا اعلم دہند علم غیب مر اولیاء گفتن کفر است قال اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب یعنی بگو ای محمد صلعم نمیگویم شما را کہ نزد من خزینہای خداست رحمت کنم ہر کہ را خواہم ونمیگویم کہ من علم غیب میدانم بلکہ چنانچہ نفی علم غیب در من آیہ وامثال آن از خاتم انبیاء فرمودہ ہمچنین نفی آن از جملہ رسل کرد وگفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب وفرمود ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وفرمود قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی انبیاء وملائکہ احاطہ نمیکنند از علم خدا چیزی لیکن آنچہ خدا خواہد وآنچہ خدا آموخت واہار ایدان علم داد ودیگر آیات شاہد این مدعا بسیار است وشک نیست کہ اصل مادۂ پیر پرستی وگور پرستی اعتقاد حصول این علم است در حق اولیاء وصلحا خدا رحمت کند بر جان قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا ورسول برین علم گواہ اند کافر شود یعنی بسبب اثبات غیب دانی از برائی رسول صلعم انتہی +

فائدہ غلام محمد کے ازالۃ الریب اور استفتاء اور ایسے ہی ترجمہ تحفۃ الہند میں پھر عمدۃ المخالفین امام آف مسجد مولمین کے نصرۃ النعیم میں اور ملا قنوجی کے بالخصوص ریاض المرتاض میں ترحم ترضی اور صلوٰۃ وسلام کے فقرون کو مختصر اور منحوت کر کے جابجا لکھدینے نے مجھے مجبور کر دیا کہ مین اپنے مسلسل مطلب مین اس بحث کی چھیڑ سے بھی رک نہین رہ سکا پس بناچاری کسیقدر روایات یہان پر تحریر کرتا ہون شاید کہ مخالفین آئندہ اپنی عادات قبیحہ اور شناعات فضیحہ سے باز آوین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز +

مجلی اسرار الحقایق فی بیان الصلوٰۃ علی خیر الخلایق ص۴۹ میں ہے

وقال المحقق الهلالی فی شرح خطبۃ الشیخ الجلیل ویستحب لقاری اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث وغیرہ ان یصلی ویسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یکونا مکتوبین فی کتاب و لکاتبہ ان یکتبہا وینہی عن اختصارہما بکتب بعض حروفہا وترک الباقی وقال ابو العباس ابن الخطیب المعروف بابن قنفذ فی شرحہ شرف الطالب فی اسنا والمطالب اعلم ان فی کتب الحدیث فضیلۃ عظیمۃ کقرء تہ لما فی الحدیث من ذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومذموم من فعل عوضہا فی الکتب صادا اوسینا الخ وفی الفیۃ السیر۔

واجتنب الرمز لہا والحذفا		منہما صلاۃ وسلاما تکفا

انتہی اور **ثمرات الفائض علی حدائق ذریعۃ الناہض** ص۳۳ میں ہے وقد استعمل کثیرا لاسیما الاعاجم النحت فی الخط والنطق بہ علی اصلہ ککتابتہ حینئذ حاء مفردۃ ورحمہ اللہ رح وممنوع مم والی آخرہ تارۃ الخ وتارۃ اہ وصلی اللہ علیہ وسلم صلعم وعلیہ السلام عم الی غیر ذلک لکن الاولی ترکہ تبعا الآخرین وان اکثر منہ الاعاجم انتہی اور **مقدمہ صحیح بخاری** مطبوعہ مولانا احمد علی صاحب مرحوم ص۶ میں ہے الفصل السادس والعشرون فی اداب الکاتب قال النووی یستحب لکاتب الحدیث اذا مر بذکر اللہ عزوجل ان یکتب عزوجل وتعالیٰ او سبحانہ اوتبارک وتعالیٰ اوجل ذکرہ اوتبارک اسمہ اوجلت عظمتہ اوجلت قدرتہ اوما اشبہ ذلک وکذلک یکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکمالہا لارامزا الیہا ولامقصرا علی احدہما وکذلک یقول فی الصحابی رضی اللہ عنہ فان کان صحابیا ابن صحابی قال رضی اللہ عنہما وکذلک یترضی ویترحم

علی سائر العلماء والاخیار ویکتب کل هذا وان لم یکن مکتوبا فی الاصل الذی ینقل منه
فان هذا لیس روایة وانما هو دعاء وینبغی للقاری ان یقرء کل ما ذکرناه وان لم
یکن مذکورا فی الاصل الذی یقرء منه ولا یسأم من تکرر ذلك ومن اغفل هذا
حرم اجرا عظیما وفوت فضلا جسیما انتھی اور **طحطاوی شرح درالمختار** مین
۳۳۹
ہو ویکرہ الرمز بالصلوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلك کلہ بکمالہ وفی بعض
المواضع من التاتارخانیۃ من کتب علیہ السلام بھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف
وتخفیف الانبیاء کفر بلا شك انتھی یہان سے ابنار زمان کی حدیث دانی اور
معلومات اقوال علماء حقانی کا پتا لگ سکتا ہی کہ کسی نے کچہ کہا اور کسی نے کچہ پھر مولانا احمد علی
صاحب نے تو محض فضل جسیم اور خیر عظیم سے حرمان نصیب ہی فرمایا مگر طحطاوی
نے مرتکب فعل حرام بتایا اور تاتارخانیہ والے نے تو کافر ہی جتایا ❖

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان پر دھیان دیجئے اور فقہاءسے وہابیہ کی جہالت
کا اندازہ کیجئے تو بادی النظر سے متبادر ہو جائیگا کہ وہی قالوا جسے **غلام محمد** نے ترجمہ
مین سے چھانٹ لیا اوسی پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات
استعمال کی اصطلاح پر زمرہ نجدیہ کو وقوف ہوتا تو شاید کچہ بھی شرماتے اور ایسی جرأت
ودلیری نہ فرماتے علامۂ نامی فاضل **شامی** نے ردالمختار حاشیۂ درالمختار جلد ۵
۳۲۰
صفحہ ۴۴۲ مین تحریر فرمایا ہی لفظتہ قالوا تذکر فیما فیہ خلاف کما صرحوا بہ انتھی پھر ایسی
محمد امین مشہور با**بن عابدین** رحمہ اللہ تعالی نے **عقود الدریۃ تنقیح الحامدیۃ**
۳۲۱
جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ مین فرمایا فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشایخ کذا فی النہایۃ
فی کتاب الغصب فی قولہ اذا تخلل الخمر بالقاء الملح الخ وقد اشار الی ذلك فی کتاب الصوم

فی قولہ للصبی ان ینوی التطوع فی ھذہ الصورۃ دون الکافر علی ما قالوا وقد افاد
جدی یعنی السعد التفتازانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی حتی
یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا انتہی مرحوم مولوی
عبدالحی صاحب نے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ص۱۰۱ مین پھر مقدمہ عمدۃ الرعایۃ
ص۱۵ مین فرمایا ہو فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ
فی کتاب الغصب وفی العنایۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوۃ وذکر ابن الھمام فی
الفتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء والکفارۃ من کتاب الصوم ان عادتہ ای
صاحب الھدایۃ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتھی وکذا ذکرہ سعدالدین
التفتازانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط
الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا انتھی ۔

اتنی عبارت کے مطالعہ سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضعف مقال
پر علی العموم دال ہو مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان مین بالخصوص کیا حال ہو
یہ بھی دریافت مین آجانا خالی از فائدہ نہین ہو لہذا ملاحظہ ہو **علامہ حلبی کی غنیۃ المستملی**
شرح منیۃ المصلی آخر بحث قنوت ص۲۴۳ پر جو تحریر فرماتے ہین وھل یصلی فی آخر القنوت
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لانہ من سنن الدعاء
وقد تقدمت الروایۃ بہا من طریق النسائی فی حدیث قنوت الحسن بن علی
قال ابن الھمام ولا ینبغی ان یعدل عن ھذا القول وذکر فی بعض الفتاوی بلفظ
لا باس فقال لا باس بان یصلی وھو غیر بعید عن قول ابی اللیث والمراد بلا
باس انہ الاولی نظرا الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ انہ اذا صلی

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الاخیر
وھو قول لوبر وعن الائمۃ المتقدمین ولیس لقائلہ دلیل یعتمد وکلام قاضی
خان یشیر الی عدم اختیارہ لہ حیث قال واذا صلی علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام
فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدۃ الاخیرۃ ففی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم
استحسانہ لہ والی انہ غیر مروی عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک من المتعارف
فی عباراتھم لمن استقراھا واللہ تعالی اعلم جب معلوم ہوچکا کہ قاضیخان خود کی
ناپسند اور غیر مروی عن الائمۃ روایت کو لفظ قالوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قالوا یکون
کفرا میں بھی مان لیجے کہ یہ تکفیر قاضیخان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمہ اور بہت
ضعیف ہی پھر ضعیف مرجوح اور مقابل راجح ہو اور بمنزلہ منسوخ ہی جسپر خود کو عمل در آمد
کرنے کا مساغ نہیں پھر فتووں میں غیر کے واسطے تو بلا داعیہ سخت ضرورت کی جو یہاں
بہ منتفی ہو عند الحنفیہ اتفاقاً ممنوع ہو **در المختار** ص ۳۲ میں ہو ان الحکم والفتیا بالقول
المرجوح جہل وخرق للاجماع انتہی **رد المحتار** جلد ا ص ۲۷ میں ہو قولہ وان
الحکم والفتیا الخ وکذا العمل بہ لنفسہ قال العلامۃ الشرنبلالی فی رسالۃ العقد الفرید
فی جواز التقلید مقتضی مذہب الشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح
فی القضاء والافتاء دون العمل لنفسہ ومذہب الحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی
لنفسہ لکون المرجوح صار منسوخا ھ فلیحفظ اھ جب قاضیخان کی ایسی روایت
مین کے قالوا کے استعمال کا مبنی ضعف مقال پر ثابت ہوگیا جسپر خود عامل ہی
نہین مفتی بھی جاہل اور خارق اجماع قرار پا چکا تو اب انھین کی کتاب النکاح
والی پہلی روایت وبعضھم جعلوا ذلک کفرا کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاف

ورکار ہی نہین بادی النظر سے معلوم ہورہا ہی کہ یہ قول مہجور خلاف جمہور مبنی علی غیر المشہور
ہی در المختار مین کتاب النکاح ص ۲۴۲ پر ہی تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجز بل قیل
یکفر انتہی رد المحتار جلد ۲ ص ۲۵۷ مین ہی قولہ یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہی اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ کفر شخص مذکور کا اختلافی ہی اتفاقی نہین ہی
طحطاوی حاشیہ در المختار مین ہی قولہ یکفر لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم
یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح
الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب اھ وقال شیخی
زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فیعرف ببعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارتضی من رسول انتہی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاقی نہین
مگر اختلافی ہی اور تکفیر اوس ناکح کی یا تو اس جہت سے ہی کہ نکاح غیر وضع شرعی کی حلت
مانی ہی یا اس جہت سے ہی کہ ناکح معتقد غیب دانی ہی پس باوجود دو ہونے سبب تکفیر کے
جس سبب کو مخالفین نے مانا ہی وہ بھی اتفاقی نہین ہی اتنا ہی نہین بلکہ اوسمین بھی صحیح
عدم تکفیر ہی اور صحیح کے مقابل عند الفقہا ضعیف و فاسد یا باطل ہوا کرتا ہی ٭

مجموعۂ خانی جلد ثانی ص ۳۲۹ مین ہی در فتاوی حجہ میگوید صحیح آنست کہ این مرد
کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام عرض میکنند انتہی معدن
الحقایق شرح کنز الدقایق مین ہی ص ۲۰۵ والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم

الصلوة والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیہم الاشیاء انتہی خزانۃ الروایات
میں ہو وفی المضمرات والصحیح انہ لایکفر لان الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام یعلمون
الغیب ویعرض علیہم الاشیاء فلا یکون کفرا انتہی جب عدم تکفیر کا صحیح ہونا زمان صافیہ
میں آگیا تو اب مقابل صحیح کا غیر صحیح یا ضعیف وفاسد ہونا سنئے مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۱۶
اور در والمختار جلد ا ص میں ہو الاصح مقابل للصحیح وھو ای الصحیح مقابل للضعیف
انتہی عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ص میں ہو وقال جامع
المضمرات والمشکلات لفظۃ الاصح تقتضی ان یکون غیرھا صحیح ولفظۃ الصحیح
تقتضی ان یکون غیرھا غیر صحیح وفی جری الانہر علی الملتقی الابحر للباقانی فی شرح
قولہ ولو آل جہلا فی التنبیہ علی الاصح والاقوی قال والاصح مقابل الصحیح والصحیح مقابل
الفاسد انتہی جب والصحیح انہ لایکفر کے مقابل میں غیر صحیح فاسد اور ضعیف پایا گیا تو اوسپر
حکم اور فتوی دینا علامت میں آچکا ہو کہ جہل وخرق اجماع ہو پس تکفیر کا فتوی دینا اصلا
جایز ہی نہیں ہو در المختار میں ہو واذا قیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ یفتی او علیہ الفتوی لم
یفت بمخالفۃ اھ انتہی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے دو میں سے ایک
ایسے سبب کو پسند کرلیا ہو جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پاچکا ہو اور یہ مسئلہ نظیر ہو حدیث
دع ھذا وقولین ما کنت تقولین کا جسمیں بھی ممانعت کی منجملہ دو علتوں میں سے بباعث
خودغرضی وہی علت کو پسند کی تھی جسپر شارحین نے ضعف کا اشارہ کردیا تھا ملاحظہ ہو
غلام محمد کا مولف استغفار ص۵ پر نائید مولوی نور محمد مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت
کے سطر نو میں فی اللمعات قالوا انما منعھن عن ذلک کراھتا ان یسند علم الغیب الیہ
مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی شیخ نے لفظ قالوا سے صاف بتلا دیا ہو کہ منع کی یہ وجہ

ضعیف ہو مگر نور محمد اپنی جہالت سے اسی پر اڑا ہی ایسی ہی غلام محمد تو کیا اگر خادم اہل حدیث عبد العزیز بھی خود غرضی سے اوسی وجہ ضعیف و فاسد پر کھڑا ہو بناچاری و اضطراری یہان پر مولوی عبد الحی صاحب کے مقدمہ عمدۃ الرعایۃ صـ۱۳ سے کسی قدر عبارت نقل کرتا ہون مخالفین اوسے نصیحت جانین اور بالکل برا نہ مانین آپ فرماتے ہین وفی فتاوی قاسم بن قطلوبغا عن الفتاوی الولوالجیۃ اعلم ان من یکتفی ان یکون فتواہ او عملہ موافقا القول او وجہ فی المسئلۃ ویعمل بما شاء من الاقوال او الوجوہ من غیر نظر فی الترجیح فقد جہل وخرق الاجماع انتہی اس سے ہمچون مفت کو مفتیون کا جاہل وخارق اجماع ہونا ثابت ہو وہو المطلوب فقط *

دسوان شبہ حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ کے فصل دویم مین تحریر کیا ہے ہے ترمذی صـ۱۶۱ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ عن بعض فان قضیت لاحد منکم بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار فلا یاخذ منہ شیئا اس حدیث کا حاشیہ لمعات سے ہو ان ترکت علی ماجبلت علیہ من القضایا البشریۃ ولم اوید بالوحی طرء علی منہا ما یطرء علی سائر البشر پس اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلعم کو ہوتا تو طرء علی ما یطرء علی سائر البشر کی کوئی معنی نہین ہے حالانکہ یہ جملہ وانما انا بشر سے مستنبط ہے *

اقول اس مدعی اجتہاد و استنباط کی یاوہ گوئی سن چکے اب شارح مشارق

کا فرمودہ ملاحظہ فرماویں بقدر ضرورت یہاں نقل کرتا ہوں جو فرمایا ہو بان قولہ فی الروایۃ
الاخری فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ ظاہرہ یدل علی ان ذلک فیما کان بسماع الخصم من
غیر ان یکون ھناک بینۃ او یمین ولیس الکلام فیہ فانما الکلام فی القضاء بشہادۃ
الزور وان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قضیت لہ بحق مسلم الی اٰخرہ شرطیۃ وھی
لا تقتضی صدق المقدم فیکون من باب فرض المحال نظرا الی عدم جواز قرارہ
علی الخطاء ویجوز ذلک اذا تعلق بہ غرض کما فی قولہ تعالی قل ان کان للرحمٰن ولد
فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التہدید والتقریع علی اللسن والاقدام
علی تلحین الحجج فی اخذ اموال الناس وبان الاحتجاج بہ یستلزم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقر علی الخطاء لانہ لا یکون ما قضی بہ قطعۃ من النار الا اذا استمر الخطاء والا
فمتی فرض انہ یطلع علیہ فانہ یجب ان یبطل ذلک الحکم ویرد الحق لمستحقہ فظاہر
الحدیث یخالف ذلک فاما ان یسقط الاحتجاج بہ ویؤول الی ما تقدم واما ان یستلزم
التقریر علی الخطاء وھو باطل انتہی ہرچند یہ بحث ایک تفصیل کا طلبگار ہو لیکن تطویل
مملِ مانع ہونیکا عذر کرام الناس کے نزدیک مقبول ہوا کرتا ہو مولوی عبدالحی نصرۃ النعیم
مین مث۱۹ پر قصہ بنو ابیرق پھر ذکر شہادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورہ کہف کو وہوم
وہام سے نقل کرکے اوسپر تفریع فرماتے مین ملاحظہ ہو مث۲۳ فہذہ الاٰیات التی تلیت علیک
مع اسباب نزولہا لو تاملتہا لاذعنت فی نفسک ان سیدنا محمدا صلعم ما کان
یعلم جمیع المغیبات ویحویہا والا لما قال لقتادۃ الخ ولما کذب زید بن ارقم الخ ولا جاب
تریثا عما سألوہ من عند نفسہ تحرزا من شماتۃ الاعداء وتوقیا عن معاناۃ مرارۃ
الکاٰبۃ والغم الی خمس عشرۃ لیلۃ مہما تلبث الوحی من اللہ سبحانہ وتعالی انتہی

ایسے فاضل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف مواد کے اختلاط سے تو بیڈھب استنباط پیدا ہو کر سمیت مین زہر مار سے بھی پار جانا چاہتا ہو اوسکی اصلاح تو انھین کے اوستاد کی منقول عبارت ضمن علامت مین گذر چکی ہو لنضارۃ نظر اقدس کیلئے دوبارہ تحریر کرتا ہون جو ابریز کے صـ۲۵ سے تحریر فرمائی ہو واعظم الارواح علما و اقواها نظرا روحه علیه الصلوة والسلام لانها یعسوب الارواح فهی مطلعة علی جمیع ما فی العالم کما سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینها و بین ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی صارت الذات مطلعة علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلة لها فی ذلك لكن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب الخ حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق تو تب ہی بہانا تھا کہ ان قصص کے ماتقدم زمانہ مین ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا اتا حالت فقدان مین تو ایسا خیال ژاژ خائی اور ہرزہ سرائی ہے یا بادپیمائی نہین تو بلاریب خودنمائی ہے ❊

گیارہوان شبہ حدیث تلقیح پر ہے

عمدۃ المخالفین امام مسجد مولین مولوی عبد الحی صاحب اپنے نضرۃ النعیم کے صـ۲ پر تحریر فرماتے ہین واما الاحادیث التی یستدل بها علی نفی علم جمیع المغیبات له صلعم فمنها الخ صـ۳ ومنها ما روی مسلم عن رافع ابن خدیج قال قدم نبی الله صلعم المدینة وهم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعه قال لعلکم

لو لم تفعلوا كان خيرا فتركوه فنقصت قال فذكروا له ذلك فقال انما انا بشر اذا امرتكم
بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رای فانما انا بشر فقال العلامة
القاری ای فليس لی اطلاع علی المغيبات وانما ذلك شئ قلت بحسب الظن لشهوده
اذ ذاك الی مسبب الاسباب واستغراقی فی عجائب قدرته وغرائب قوته التی
لا تتوقف علی سبب انتہی بحروفہ *

اقول اسکا جواب محدث دہلوی کے **اشعة اللمعات ترجمة المشکوٰة** ص۳۵۸
سے ہر چند ہو سکتا ہے جسکو صـ۱۳۹ پر بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہیں والا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم داناست از ہمہ در ہمہ کارہای دنیا و آخرت انتہی اما زیادہ توضیح کی
خاطر کسیقدر یہاں اور بھی کچھ لکھے دیتے ہیں فاضل مدراسی **فصل الخطاب**
میں علامہ قیصری سے نقل کرتے ہیں ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرة فی الارض
ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث
بشریتہ انتہی ہر چند خاص حیثیت بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی
حیثیات سے بھی متعلق جاننا جہالت ہے کیا ضلالت سے خالی نہیں ہے تفسیر حسینی سورہ
مریم کے ابتدا میں ہے کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتیں ہیں اول بشری جیسا کہ فرمایا
انما انا بشر مثلکم دوسری ملکی جو ارشاد کیا انی لست کاحدکم تیسری حقی جہاں فرمایا
ہو کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل الخ پھر اس سے قطع
نظر کرکے صورت بشری ہی میں من حیث البشریة آپ کے فرمودہ کا مطلب اصلا وہ
نہیں ہے جو مخالفین نے تراشا ہے **علی قاری کی شرح شفاء شریف** جلد ا
صـ۲۲ میں ہے فصل (ومن معجزاته الباهرة) ای اياته الظاهرة ما جمعه الله

لہ من المعارف) ای الجزئیۃ (والعلوم) ای الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ والیقینیۃ و

الاسرار الباطنۃ والانوار الظاھرۃ (وخصہ) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدینا

والدین) ای ماینتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ

علیہ وسلم وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فلم یخرج شیئا اوخرج شیصا

فقال انتم اعلم بامر دینیاکم واجیب بانہ کان ظنا منہ لا وحیا وقال الشیخ سیدی محمد

السنوسی اراد ان یحملھم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما ھناک فلم یمتثلوا

فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ھذہ المحنۃ انتھی

وھو فی غایۃ اللطافۃ انتھی **خفاجی نے نسیم الریاض** مین بعد نقل کرنے کلام

سنوسی کے گویون کہا کہ وھو فی غایۃ الحسن لمن تاملہ [۳۶۱] اتنا فاری صاحب کلام سنوسی کو

محتاج تامل بھی جانتے نہین مین جو فرمارہے ہین وھو فی غایۃ اللطافۃ اتناہی فرماکر خاموش

نہین رہے اور اسی شرح مین جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ پر تحریر فرمادیا کہ [۳۶۲] وعندی انہ علیہ الصلوۃ والسلام

اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنھم کلفۃ المعالجۃ

فانما وقع التغیر حسب جریان العادۃ الاتری ان من تعود باکل شی اوشربہ یتفقدہ

فی وقتہ واذا لم یجدہ یتغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنتین لرجع النخیل

الی حالہ الاول وربما کان یزید علی قدرہ المعمول وفی القصۃ اشارۃ الی التوکل وعدم

المبالغۃ فی الاسباب وغفل عنہ ارباب المعالجۃ من الاصحاب واللہ اعلم بالصواب

انتھی ھذا ولنعم ماقیل۔

چون نداری کمال فضل آن بہ	کہ زبان در دہان نگہداری
آدمی را زبان فضیحہ کند	جوز بے مغز را سبکساری

نسأل الله السلامة عما یوجب الندامة والملامة

بارهوان شبہ حدیث قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ ذلک الی قیام الساعة الحدیث پر ہے

امام المنکرین غلام محمد کے ازالہ کے صہ پر ہو بیان ہے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہو کہ وعظ مین نصائح رقاق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہین بیان کیا جاتا کہ فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جنمین اتنی اینٹ ہونگی اتنا چونہ اتنی بالو اتنے درخت فلان سال اتنے گیہون اور فلان سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیر ذلک لا تعد ولا تحصی اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہین نہین اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائین تو ایک زمانہ چاہئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے اور بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہو جاوے الخ صہ

اقول پھر اسی قسم کے ہفوات عمدة المخالفین نے بھی نصرة النعیم مین داخل کردئے ہین جس سے انکے عقیدہ کی پوری جانچ ہو سکتی ہو اور ہم بوضاحت تمام ثابت کر آئے ہین کہ گیہون باجرہ تو کیا ذرہ ذرہ بھر بھی لوح محفوظ مین ہو اور وہ لوح آپ کے علم کا ایک حرف ہو جسکے بعض کی خبر آپنے صحابہ کو دی ہو محقق دہلوی مدارج شریف صہ۴۶۳ مین ارشاد فرماتے ہین وازانجملہ آنست کہ ہرچہ در دنیا ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی برو منکشف ساختند تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کردہ یاران خود را نیز از بعضی ازان خبر داد انتہی اور اوپر علامت ۱۲۲ مین قول راہب کا ثمرہ فی کرة گذرچکا ہو جسے

علامہ ابن حجر نے علوم موروثہ من الانبیاء سے وارد یا ہو یہ تمام برطرف رکھکر طارق ابن شہاب کی حدیث ملاحظہ فرمائے قال سمعت عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدئ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری علامت ۱۶۱ و ۱۶۲ ہیں کہ موصوف مولوی احمد علی والی بخاری ص ۴۵۳ پر خیر جاری اور کواکب الدراری سے ہوتا ۳۶۴ والغرض انہ اخبر عن المبدئ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک علی انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات انتہی **ارشاد الساری** جلد ۵ ص ۲۰۱ مین ہو دل ذلک علی انہ اخبر بجمیع احوال المخلوقات انتہی **مرقاۃ المفاتیح** باب بدء الخلق مین اسی حدیث کے تحت مین ۳۶۵ ہے قال العسقلانی اخبرنا عن المبدء شیئا بعد شئی الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقرار فی الجنۃ والنار ودل ذلک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات ۳۶۶ انتہی پھر **عمدۃ القاری** جلد ۷ ص ۲۱۴ مین ہو فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد ۳۶۷ بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتہائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ کیف وقد اعطی مع ذلک جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور **مرقاۃ** باب المعجزات مین عمرو بن اخطب کی حدیث فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ کی شرح مین علی قاری فرماتے ہین ای مجملا ومفصلا ففیہ الاعجاز اکثر انتہی ۳۶۸

یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبد الحی نہین ہے جسمین خیالات ملحدانہ کو مساغ ہو سکے اور یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہیے بڑی جرأت کیا کی بیحیائی ہے اور نصوص شرعیہ سے گویا درپردہ انکار کرنا ہو اور کاروبار انبیاء کو اپنے حالات ابتر سے مقائسہ کرنا ہو جو جبلی و دیرینہ بیدینون کا ہو ؎

مشکوۃ المصابیح میں ہو (۴۹۹) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خفف علی داؤد القران فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقراء القرآن قبل ان
تسرج دوابہ رواہ البخاری مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ ص ۳۴۳ میں علی قاری
رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی یرید بالقران الزبور وانما قال لہ القرآن
لانہ قصد اعجازہ من طریق القرأۃ وقد دل الحدیث علی ان اللہ تعالیٰ یطوی الزمان
لمن یشاء من عبادہ کما یطوی المکان لھم وھذا باب لاسبیل الی ادراکہ الا بالفیض
الربانی قلت حاصلہ انہ من خرق العادات علی اختلاف فی انہ بسط للزمان او طی للسان
والاول اظہر وقد حصل لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ الاسراء ھذا المعنی علی الوجہ
الاکمل فی المبنی من الجمع بین طی المکان وبسط الزمان بحسب السمع واللسان فی قلیل
من الآن ولاتباعہ ایضا وقع حظ من ھذا الشان علی ما حکی ان علیا کرم اللہ وجہہ کان
یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبہ مع تحقق المبانی وتفہم المعانی ویختمہ حین وضع
قدمہ فی رکابہ الثانی وقد نقل مولانا نور الدین عبد الرحمٰن الجامی قدس سرہ السامی
فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس عن بعض المشائخ انہ قرء القرآن حین
استلم الحجر الاسود والرکن الاسعد الی حین وصول محاذات باب الکعبۃ الشریفۃ والقبلۃ
المنیفۃ وقد سمعہ ابن الشیخ شہاب الدین السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحرفا حرفا
من اولہ الی اخرہ قدس اللہ اسرارھم ونفعنا ببرکۃ انوارھم انتہی اور اس سے
بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے مولانا مرحوم عبد الرؤف صاحب تفسیر روفی
نے اپنی کتاب مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کے ص ۱۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
علاؤ الدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے اذکار سے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہوں اور اس عالم میں سے نکل کر اور ہی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو سو
برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہوں ہر سال تین سو ساٹھ روز گذارتا ہوں
ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور
ادای سنن اور اداب موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہوں پھر جب مراقبہ سے سر اوٹھاتا ہوں
تو آفتاب طلوع ہوتا ہو نماز اشراق کی یہاں ادا کرتا ہوں انتہی ؛

امام المنکرین **غلام محمد** کے مستند مولوی **عبد الحی** صاحب اقامۃ الحجۃ صفحہ ۱۶
میں تحریر کرتے ہیں فانقلت بعض المجاھدات مما لا یعقل وقوعها کثمان ختمات فی
یوم ولیلۃ وکاداء الف رکعۃ فی لیلۃ ونحو ذلک قلت وقوع مثل ھذا وان استبعد
من العوام لکن لا یستبعد ذلک من اھل اللہ تعالی فانھم اعطوا من ربھم
قوۃ ملکیۃ وصلوبھا الی ھذہ الصفات لا ینکرہ الا من ینکر صدور الکرامات
وخوارق العادات انتہی ؛

تیرھواں شبہ آیۃ ومنھم من لم نقصص علیک پر ہے

غلام محمد کے ہمخیال مولوی محمد گجراتی کتب فروش نے استغناء کے صفحہ ۳ پر
تحریر کیا ہے قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک
ومنھم من نقصص علیک یعنے بعض رسل کا قصہ ہمنے بیان کیا اور بعض کا نہیں
کیا پس بیشک جنکا قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہیں اوتارا وہ غیر معلوم رہا پس
جمیع جزئیات کا علم نہوا ؛

اقول مشکوٰۃ المصابیح بلب بدء الخلق وذکر الانبیا میں ہو ۳۴۳ عن ابی ذر

قال قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یارسول اللہ ونبی کان قال

نعم نبی مکلم قلت یارسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا وفی

روایۃ عن ابی امامۃ قال ابوذر قلت یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ

الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا رواہ

احمد ملا علی قاری رحمۃ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد اص۵ میں تحریر فرماتے

ہیں وھذا لاینافی قولہ تعالٰی ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک

ومنہم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او

المنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتہی اور اوسی میں حدیث

مذکور کے اخیر میں ہو العدد فی الحدیث وانکان مجزوما بہ لکنہ لیس بمقطوع فیجب الایمان

بالانبیاء والمرسلون مجملا من غیر حصر فی عدد لئلا یخرج احد منہم ولا یدخل

احد من غیرھم فیہم انتہی ٭

تفسیر روح البیان میں ہے قال النیشابوری کان الاسم الشریف

اربعۃ لحرف لیوافق اسم اللہ تعالٰی کما ان محمد رسول اللہ اثنا عشر حرفا مثل

لا الہ الا اللہ وھو من الاسرار المناسبۃ الخ ومحمد باعتبار البسط لا بحساب

ابجد ثلثمائۃ وثلثۃ عشر مثل عدد المرسلین فانک اذا اخذت فی بسط المیمن المیم

المدغم م ی م ح دال یظہر لک العدد المذکور انتہی باقی کی تحقیق کتاب

الابریز وغیرہ میں ملاحظہ فرمادیں فقط ٭

الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص۵۹ میں امام شعرانی رحمہ اللہ تعالٰی ارشاد

فرماتے ہیں فہل ابلیس یجھل شیئا من شرایع الانبیاء علیہم السلام فالجواب

ھو عالم بھا کلھا علی الکمال لیوسوس للناس بضد ما امرت الانبیاء بہ ولولا علمہ بھا لو بما التبس علیہ الامر فامر الناس بما امرت بہ الرسل و ذلک لا یصح منہ انتہیٰ اس سے ظاہر ہو کہ جب شرایع انبیا و رسل کو لعین جانتا ہی تو اصحاب شرایع کو بھی ضرور پہچانتا ہو اب انھین اگر نبی کریم نجانین تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم قرار پائیگا جسکے عمائد وہابیہ قائل ہین وھذا ما لا یستطاع تحریرہ ولا یباح تقریرہ مع فقدان فائدۃ الامتنان فی قول السبحان و علمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ✤

چودھوان شبہ آیۃ وما علمناہ الشعر پر ہے

قد اخبرنی من اثق بہ کہ بمبئی کے ایک کلدار مجتہد صاحب نے ایک نیا شبہ اپنے اجتہاد خانہ زاد سے یون ایجاد کیا ہو کہ کلام مجید مین ہو وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ یعنے فن شاعری ایک ایسی شئ ہو جسکی تعلیم رسول کریم کو نہین ہے پھر آپ کل شئے کے علیم نہین ہین ✤

اقول قربان ایسے فزیندہ تسخیر کے اور صدقہ ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے جسکا اجتہاد اس درجہ پہونچ گیا اور میڈیکل افاسرہ نے ابھی تلک ایسے مطلق العنان چھوڑ رکھا ہو کسی پاگل خانہ مین تو حوالے کرکے زیر علاج رکھا نہین لیکن اسکے رگ جان پر بغرض اخراج دم فاسد ایک آدھ نشتر بھی مارا نہین دیا خدا خیر کرے آثار و علامات تو روی ہین اگر بچ بھی گئے تو منہ مین بواسیر پیدا ہوئے بغیر رہے تو جعفر زٹلی کا ذمہ ہے ✤

فی الجملہ اس یا وہ گو ہرزہ سرا کو ابھی تلک اتنا بھی معلوم نہین ہو کہ شئ کا معنی مشئی وجود ہو جو ماہرین فن پر ظاہر و مبرہن ہو اور مادہ شعر گوئی نبی کریم مین قبیل مالا ینبغی لہ سے منصوص ہو پھر اسکے ایجاد سے نبی مین مشیت کو تعلق نہین تو معدوم محال ہو اور معدوم محال شئ نہین ہو اور آپ تو کل شئ کے علیم ہین فقط ✣

پندرہوان شبہ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم پر ہے

نام کے علماء حنفیہ کے فتوے در مسئلہ غیب کے ذیل مین فقیر محمد حسین نے لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم اس حدیث کی شرح مین جناب شیخ المحدثین معتمد الکل حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی یون فرماتے ہین والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدور لہ ولا لغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ انتہی ✣

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اختراعی اور خانہ ساز نہین یہ تو ایک پرانا مش ہو مگر ایمان کے قطع و برید کا جسے نجدی پیرزادہ یعنے محمد بن عبد الوہاب اپنی کتاب التوحید مین لکھ گیا ہو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم فھذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمۃ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ انتہی مگر چونکہ اسکا جواب

مفصلاً تقدیس الوکیل مین صفحہ ۱۶۹ سے تا صفحہ ۱۸۲ بما لامزید علیہ آچکا ہو اور ایک عمدہ جواب آیندہ ضمیمہ فتوحات مین مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیوضہم کے فتوے مین بیان ہوگا لہذا اُسی پر تحویل کرکے تطویل سے اعراض کرتے ہین ؁

سولھوان شبہ مولوی عبدالحی صاحب کی عبارت سے پیدا ہوا ہے

غلام محمد کے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ کے فصل تیسری مین ہو ۔ا
الاثار المرفوعہ صفحہ ۲۲۸ مین ہو ما یذکرہ الوعاظ من ان النبی صلعم اعطی علم الاولین والآخرین مفصلا ووھب لہ علم ما مضی وما یاتی کلیا وجزئیا وانہ لافرق بین علمہ وعلم ربہ من حیث الاحاطۃ والشمول وانما الفرق بینہما ان علم اللہ ازلی ابدی بنفس ذاتہ بدون تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فانہ حصل لہ بتعلیم ربہ وھذا زخرف من القول و زور علی ما صرح بہ ابن حجر المکی فی منح الفکریۃ شرح قصیدہ الھمزیۃ وغیرہ من ارباب الشعور والثابت من الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ ھو ان الاحاطۃ والشمول وعلم کل علم مختص بجناب الحق ولم توھب ھذہ الصفۃ من جانب الحق لاحد من الخلق انتھی

الجواب

نجدیون کا پیرزادہ محمد بن عبدالوہاب کتاب التوحید مین تحریر کرتا ہو وما یتفوہ بہ عقلاء مشرکی زماننا بان المراد نفی العلم والدرایۃ التفصیلیۃ المستقلۃ ولا ندعیہ او انہ کان فی اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین والآخرین وجعلہ مطلعا علی ما یکون

الی یوم القیمۃ وامثال ذلک الهفوات فهو ابتداع فی الدین انتهی اس کلام سے کلام
مولوی عبد الحی کیسا پہلو بہ پہلو اور چسپان ہو ہم اوپر کی روایات مین معتبرین سے جو کچھ
نقل کرچکے وہ حرف بحرف انکی تقریر سے برخلاف ہو اون تمام کے اقوال کو حضرت موصوف
زخرف القول اور رز ور فرمارہے ہین یہان کسیقدر شرم درکار تھی مگر اوس سے اونکے
سرکار کو چندان سروکار نہین ہو یہ خرافات بھی منجملہ اون ہزیانات کے قرار دیے لیجئے جنکی
تفصیل تنبیہ الجہلہ وغیرہ رسائل مین شایع ہو چکی ہو یا جواب بھی وہی ہو جو اون رسائل کے
جوابات مین پیش کیا گیا ہو کہ کسی کی ملحق کردہ عبارت ہو فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہو
کہ ان کتابون پر نظر نہو گی یا کتاب کے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہو گی نہین تو
ایسا واہیات کلام علمار ثقات کی شان مین کہنے کی جرأت شاید نہ کرتے کسی کتاب پر
نظر نہونا یا اوس کتاب کے ہر ایک مضمون سے باخبر نہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہو مثنوی
معنوی دفتر ۳ ص۲۳ مین اسرار نماز کی کسیقدر بیان کئے ہوئے ہین اور نور الانوار ص۴۲
بحث کون المامور بہ موصوفا بالحسن کے اخیر مین کا فقرہ بھی اوسی کا مشعر ہو مولانا المرحوم
مولوی عبد الحلیم اوحلہ اللہ دار النعیم نے بھی قمر الاقمار مین وفی بعض النسخ المعتمدۃ وقد
بینت اسرارها فی المثنوی المعنوی فرمادیا ہو مگر چونکہ عبارت وقد بینتا انا الاسرارها پیش نظر تھی
جو نسخہ مکتوبہ ید الشارح مین یون تھی کہ وقد بینت انا اسرارها فی المثنوی المعنوی محض
لفظ انا نے آپ کو مجبور کر دیا کہ ہذا الشعر بان للشارح مثنویا معنویا فرمادیا ہو اب غور فرمائیے کہ
مثنوی متداول مین جو مطلب مذکور ہو وہ بروقت مستحضر ذہن عالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
یون فرما سکتے تھے حاشا وکلا ثم حاشا وکلا ایسے ہی یہان بھی تصور فرمائیے کہ مسئلہ
خاص مین عبد الحی صاحب کو ان روایات سے محض ناآشنائی تھی جو ایسا فرمادیا اور قطع

قطع اس تمام سے آپ تو نفی کررہے ہین اور نفی کا شہادت نامہ تقویم پارینہ کے طور پر
بیکار ہوتا ہی مجموعۃ الفتاوی مین جو فرمایا ہی کہ در شریعت محمدیہ ثابت نگردید کہ آنحضرت
بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ماشاء اللہ تعالے
انتہی غالباً یہان شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوگی
جسمین ثابت نہین ہی ورنہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین تو علی الامر بوضاحت ثابت ہے
کہ آپ بکل شیٔ علیم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ
ذو الفضل العظیم

بخدمات بزرگان آخری معذرت ہیچمدان،

یہ کہ فقیر سراپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے
تتبع کتب دینیہ کا کر کے حتی الامکان منکران دین اور دشمنان سید المرسلین صلوات
اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ اجمعین کے شبہات بموقع اور اعتراضات بمحل کا جواب دیا ہی
اور ایک ہی مطلب و مضمون کا متعدد کتب سے استخراج کیا ہی اسمین تطویل جواب
یا ضخامت کتاب مقصود نہین ہی محض غرض یہ ہی کہ بداعیہ ضرورت رجوع الی الاصل
کوئی کتاب اگر دستیاب نہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہوجائے یا ایک کتاب
اور اوسکے مصنف پر کوئی حملہ کرے تو دوسرے اوسکے بچاؤ مین حمایۃ کام آئے۔
جو جو کتب ماخذ روایات ہین وہ عند الثقات اعتبار اور سنجیدگی کی نظر سے
دیکھے جاتے ہون ولیسے ہین گو سفہاء وہابیہ نجدیہ اونکو نمانے تو بھی کوئی قباحت
یا کسی قسم کا حرج نہین ہی وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جادۂ مستقیم

پر آجاوینگے اور نفس لئیم کے اغوا رسے اعراض کرجاوینگے یہ مطلقا امید نہین ہو بلکہ عوام اہل اسلام لگام وہابیت اپنے کام مین لے نہ لین اور ذریۂ نجدیہ کی گسترده رنگین تزویری دام مین نادانستہ اپنا ایمان ناتوان ہاتھ دے ندین اسماعیلیہ گروہ کی ملمع کاری سے دھو کا کھا نجائین اور عیاران گنگوہ کے فریب مین آنجائین صرف یہ مراد اور محض یہی مقصود ہو *

عوام کالانعام توکیا مگر بعض خواص کالعوام بھی جب کسی نام کے ساتھ مولویت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہین تو مصداق اس حکایت کے بنجاتے ہین جو مشہور ہو کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملا سے سنّی کا معنی دریافت کیا تو اوسنے جوابدیا کہ سنی وہ جو سنکر ایمان لاوے ایسے ہی ان حشرات الارض کا حال ہو کہ کسی قسم کا ایک چھاپا ہوا پرچہ چاہئے پھر اوسمین مولوی اور وہ حنفی کہا جاوے اوسکے زلفیہ کیون نہون اور یہ فی زمانہ ایک رواں واوبے جسپر جوا گیا وہ چت ہوئے بغیر رہ سکتا ہی نہین ہو اور ایسے جہت سے موجودہ بدکیشون نے یہی طرز اختیار کرلی ہو کہ کفر خیز زندقہ آمیز عقائد کو ترویج کی غرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے خون کرنے پر قابو پاجاتے ہین *

غلام محمد کو نظر غایر سے ملاحظہ کیجئے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتدا مین حرم علی بلہوری کو ترویج سلع کاسد کی غرض سے کتنا سراہا ہے جسے مشارق الانوار اور در المختار کا مترجم کہنا ناکافی جانا تو خطاب ولی کامل بھی عطا فرمایا ہو تختہ ہندوستان مین وہ کونسا معمولی استعداد کا طالب علم ہو جسے عقائد حرم علی پر وقوف ہنوگا اور اسکے کرتوت سے انجان ہوگا مرحوم مولانا مولوی عبید اللہ صاحب اعلی مدرس

مسجد جامع بمبئی کا رسالہ **نور الشمعہ** جو مولوی **حافظ عبد الغفور** صاحب خطیب مسجد رنگاری
محلہ بمبئی کے نام سے شایع ہوا ہو کسنے نہین دیکھا جسمین خرم بلہوری کی اجمالی صفت مندرج
ہو ترجمہ مین مذہب حنفیہ کی تائید سے اسماعیلیہ گروہ سے خارج ہو جا سکتا ہو مگر اس سے
کب لازم آیگا کہ اسحاقیہ انبوہ مین بھی داخل نہین ہو زمخشری نے کہین تائید مذہب
حنفیہ کر دی تو کیا اب وہ وہبہ وبال اعتزال سے بے داغ ہو جا سکتا ہو حاشا وکلا ثم
حاشا وکلا عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا البتہ فریبی ہو لیکن

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر مین غلام محمد نے ایک فتوی کا ترجمہ ضمیمہ
کر دیا ہو اوسکے عنوان کی سرخی یہ ہو - فتوی از علماء حنفیہ در مسئلہ علم غیب - جسکا گجراتی
ترجمہ یہ کیا گیا ہے -

હનફી. વિદવાનો. નરકનો. ઈલમે ગેબ. બાબત નો. ફતવો.

اب فرمائے کہ کون ہوگا جو یہ دیکھکر یا اوسکا مضمون سنکر سنی مسلمانون سے
خارج ہو رہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہین
جنھون نے دستخط کر دئے ہین اور اکثر انمین سے وہ نو عمر گبر و مدرس ہین گو بعض
بعض پرانے ہی سہی جو ہو بہو مصداق اس فرد کے ہین سعؔ ر

ز اہل مدرسہ اسرار معرفت مطلب   کہ نکتہ دان نشوند گر کرم کتاب خورد

عمدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اسپر **محمود حسن**
خلیل احمد رشید احمد کے دستخط اور مواہیر بھی موجود ہین اول الذکر نے تو لکھا
ہو - الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ - دوسرے نے بھی کہا کہ - الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ
مگر تیسرے صاحب رشید احمد تو وہ ہین جنکے فریق اور پارٹی کے نسبت صاحب ازالۃ الحقا

عن علم المصطفیٰ یون تحریر کرتے ہین - یہ رشیدی بہادر تو کافرگری پر ادہار کھائے بیٹھے
ہین راتدن اسی کار خیر مین رہتے ہین اس مدخاص مین جب کبھی قلم کفر رقم اٹھالیا ہو
تو اپنے پیرو مرشد تک کو شرک و بدعتی بناکر رکھدیا ہو ان سند یافتہ بہشتیون کی پیلکوڑکے
روسی جنت الاہو صرف اسماعیلی و رشیدی جاگیر دارون کا حصہ ہو باقی سب قصہ ہے
انتہی - بھلا ایسے پرانے گرگ صد باران دیدہ محض نام نامی اور اسم گرامی تحریر
فرمانے پر مکتفی کیون ہو جائین کیا ایک سطر بھی تحریر نہ فرمائین نہین نہین ضرور ضرور
ایک آدہ گولانٹ تو کھائین مگر بیہودہ و لنڈیزی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ لکھے تو کچھہ
کم ایک ہی سطر مگر اوسمین بھی کیا ہی خوب چرکا اور کسی مرغوب تیزی جو غور سے نہ سنے
وہ انھین کا موا موتہ دیکھے آپ زالت برکاتہم او رعدمت حرکاتہم کا ارشاد ہے -
علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہو اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے
خالی نہین - اس پرانے کھلاڑی کو یہ تو شاید یاد نرہا جو ارشاد عقل سلیم مین علامۃ الوجود مفتی
ابو سعود نے فرمایا ہو وعلمناہ من لدنا علما خاصا لایکتنہ کنہہ ولایقادر قدرہ وھو
علم الغیوب انتہی دیکھو تفسیر کبیر جلد کے صہ پر حاشیہ مین جسکو صاف طور پر
بیضاوی صاحب بھی انوار التنزیل منت پر تحریر کرتے ہین وعلمناہ من لدنا علما مما یختص
بنا ولایعلم الابتوفیقنا وھو علم الغیوب انتہی - ہان یاد رہے کہ ابو سعود سے تو واسطہ
نہین ہو رہے بیضاوی تو اوسکا سوا پارہ پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور یہ مطلب تو آگے جاکے ہو
پھر معذور مگر تعجب در تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے مکتوبات
جلدا منت پر حضور معذور کو نہ سوجھا جو فرما دیا ہو - بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ
فلص رسل را اطلاع می بخشند انتہی واہ رے قصبہ گنگوہ تیری علمی انبوہ مین ہنسنے بسے

نام

نام کا رشید سمجھا وہ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جسنے ابو سعود، بیضاوی و امام ربانی کو بھی لوث شرک سے پلید کر دیا۔ ناظرین با تمکین یاد رکھیں حضرت محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی نسبت جسکے عقیدہ میں شمہ بھر عناد یا ذرہ سا فساد ہو گا وہ علی الدوام علیٰ ممر اللیالی والایام میں یوں ہی ناکام بدنام برے انجام سے موںھ کی کھائیگا اور ذلت پائیگا ولنعم ماقیل۔

گر وی کو سر بتابد از شہ ما ور بساط	مات باید چون پیادہ خویشتن را در پای پیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ غفرانک ربنا والیک المصیر۔ ط

میرے بھولے بھر پیارے بھائی مسلمانو میرا کہا مانو اور یقین جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد ہیں جنکے مسائل باطلہ اور دلائل عاطلہ کی تردید میں دوبارہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی ہو جسمیں ان مکاروں اور عیاروں کے خلاف پر ۷۵ علمار نامدار ہر ملک و دیار نے دستخط کئے اور مہر لگائی ہو پھر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم نے انکے برخلاف بوارق لامعہ لکھی جسپر بھی ۱۲ علما احکام اور فضلار اسلام نے تائیدیں اور تقریظیں لکھیں ہیں یہ آپنے کبھی دیکھی ہونگی لیکن سواد عرب میں جیسے عظمت و جلال سے میلین اخضرین معروف ہیں ویسے بلاد ہند میں صفات کمال سے یہ مشعلین شتعلین موصوف نکلے قواعد کاسدہ اور عقائد فاسدہ کے بطلان میں تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل نام کی مبارک کتاب دیکھکر ان بزرگوں کی حنفیت کا اولا اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد از سر نو۔

تازہ کر لو مخفی و مستتر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب پورے ۳۲۴ صفحہ پر قصور مین چھپ چکی ہی شایق اسکے مطالعہ سے مذاقان اسلام اور ذواقان ایمان کے سوء اعتقاد اور طبعی فساد پھر قلبی عناد پر وقوف حاصل کرنے مین کامیاب ہو سکتا ہی اسی مین سے یہان پر حضرت مخدوم جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مصنف اظہار الحق (جو سلطان البرین و خاقان البحرین کی طرف سے پایۂ حرمین کے خطاب مستطاب سے مخاطب ہین) کی تقریر پر تاثیر صفحہ ۳۰ پر سے نقل کرنا ناگزیر ہے بنا بر علیہ تحریر کئے بغیر چارہ نہین ہے۔

تقریظ حضرت مولانا بالفضل والکمال اولنا حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ پایۂ حرمین شریفین مہاجر مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً

از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل صفحہ ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہو راجی رحمت رب المنان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما الحنان کہ مدت سے بعض باتین جناب رشید احمد صاحب کی سنتا تہا جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھین اعتبار نہ کرتا تہا کہ انھون نے ایسا کہا ہوگا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو انکو میرے کو رابطہ شاگردی کا ہی جبتک مکہ معظمہ مین نہین آئے تھے تحریراً منع کرتا تہا اور مکہ معظمہ مین آنے کے بعد تقریراً بہت تاکید سے بالمشافہ منع کرتا تہا کہ آپسمین مختلف نہون اور علماء مدرسہ دیوبند کو اپنا بڑا سمجھو پر وہ مسکین کہانتک صبر کرتا تھا اور میرا اعتبار نکرنا کسطرح ممتد رہتا کہ حضرات علماء مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہونچی کہ تمام افسوس ہے کچھ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہون کہ مین جناب مولوی رشید کو رشید

سمجھتا تہا پر میرے گمان کے خلاف کچھ اورہی نکلے (یعنے غیر رشید) جسطرف آے اوسطرف ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہو حضرت نے اول قلم اسپر اُٹھایا کہ جس مسجد مین ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت گو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ ہو جایز نہین آپ کا اور آپ کے متبعین کا وہ حکم تو تہا جو نجدیون کا وقت حکومت مکہ معظمہ کے تہا کہ جو جماعت اول مین حاضر نہو اوسکو سزا دیتے تہے سو آپ کا اور آپ کے متبعین کا ایسا حکم جاہلون کے واسطے من و سلوی ہو گیا کہ سب موسمون مین خاصکر شدت گرمی کے موسم مین عذر ہاتھ لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو جماعت فوت ہو گئی ہو۔ دوسری جماعت جایز نہین دکان اور گھر چھوڑ کر مسجد مین کسواسطے جاوین اور علمار نے جو مخالف اونکے لکھا کب سنتے تہے اپنی ہٹ پر روز بروز بڑھتے تہے پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسی کے برابر سمجھتا تہا اور سب انبیار بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل گنتا تہا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پھونچاتا تہا عیسی اور موسی اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہو اور اوسکے مرید تو کہلم کہلا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو جنکے سلسلونمین لکھو کہا صالحین اور ہزارہا اولیا مقبول رب العالمین گذرے مین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا تہا اور نعوذ بااللہ ہے۔

این سلسلہ از طلائے ناب ہست	این خانہ تمام آفتاب است

بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کے لئے اوہی طریقہ برتتا ہو اور دوسرا چھوٹا بھائی اوسکا امام الدین نامی چوہڑون اور بھنگیون کے پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہو حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تہے اور

جو علماء اوس مردود کے حق مین کچھ کہتے تہے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہین ہٹتے تہے اور
کہتے تہے مرد صالح ہی الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اسکو جہوٹا کیا اور بیٹے کے حق مین جو دعوی کرتا
اسمین بالکل ہی جہوٹا کیا پہر حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور اُنکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے
محرم کے دنون مین گو کیسا ہی روایت صحیح سے ہو منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب سے جناب مولانا اسحاق مرحوم تک عادت تہی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی
کے پاس جاکر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تہے سو یہ سب انکے مشائخ کرام
واساتذہ عظام مین ہین سو آپکے تشدد کے موافق ان مشائخ کرام واساتذہ عظام کا جو حال
ہو وہ ظاہر ہی اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو فائدہ سے خالی
نہین مینے خود تجربہ کیا ہی کہ جب مین ہندوستان مین تہا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان
کرتا تہا اوس مجلس مین کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تہے اور اس بیان شہادت
مین تعزیون کے بنانے کی برائی اور جو رسوم اور بدعات تعزیونکے سامنے کیجاتی ہین انکی برائی بیان
کرتا تہا اور اسمین تین فائدے تہے اول یہ کہ مین چھ گھڑی دن چڑھے اس وعظ کو شروع کرتا
تہا اور دوپہر تک اس مجلس کو ممتد بناتا تہا سو ہزار سے زیادہ آدمی تعزیون کے دیکھنے اور ان
رسوم اور بدعات کے کرنے سے رکے رہتے تہے دوسری یہ کہ اُس بستی مین ساٹھ تعزیے بنتے
تہے جسمین دو شیعون کے اور اٹھاون سنت وجماعت کے سو اٹھاون مین سے دو ہی برس
مین اکتیس کم ہوگئے تہے دو برس کے بعد غدر پڑ گیا اور مین ہندوستان سے نکل کھڑا ہوا امید کہ
ایک برس اگر رہنا میرا اور ہوتا تو یہ ستائیس جو اٹھاون مین سے باقی تہے موقوف ہو جاتے
تیسرے یہ کہ ہزار آدمیون سے اوپر کو بلا واسطہ اور ہزارون مرد اور عورت اور بچون کو بواسطے

ان ہزار کے برائی تعزیہ کی اوران بدعات کی معلوم ہوجاتی تہی پر شکر کرتا ہون کہ حضرت
رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹہایا اور شہادت کے باطل کرنے پر لب نہ کھولے پھر
حضرت رشید نے جو مولود کیطرف توجہ کی تہی اسپرہی اکتفا نہ کر کے خود ذات
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلی اخوانہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو
کنھیا کا جنم اشٹمی ٹھہرا دیا اور اسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونیکو گوکوئی کیسے ذوق
شوق مین ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے فرمانے سے لکھو کہا علماء صالحین اور
مشائخ مقبول رب العالمین انکے نزدیک برے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی مین اسپر بھی
اکتفا نہ کرکے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھہ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان
ذاتی کے باعتبار تو کچھ حد ہی نہ رہی اور انکا مرتبہ کچہ بڑے بھائی سے بڑھتے نہ رہا اور بڑی
کوشش اسمین کی کہ حضرت کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہو اور اسی
عقیدے کے خلاف کو شرک فرمایا پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کی طرف تہی اکتفا
نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف بھی متوجہ ہوے اور جناب باری تعالی کے حق
مین دعوی کیا کہ اللہ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی
وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن
مین بہت برا سمجہتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کے اور اونکے چیلے
چانٹون کے ایسے ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجھپر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور
علماء صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کی
زبان اور قلم سے نہ چہوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی۔ قصبہ گنگوہ مدتہائے دراز تک محل اولیاء کرام
سلسلہ چشتیہ صابریہ کا رہا انمین سے ایک ناپاک الہی بخش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

ایسی روح نجس موذی مشہور ہوا کہ صدہا کوس تک اُسکی ایذا سے خلق ڈرتی ہو گیا اوس نجس
کے سبب ان اولیاء کو جو بکثرت ہوئے برا کہہ سکتا حاشا وکلا وہ تو اپنی زندگی مین جہل کے سبب
بڑا اعتبار رکھتا تہا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت گنگوہ مین نکل کھڑا ہو تو اس سے
کتنا خوف ہوگا اور جیسا مشکوۃ المصابیح مین کتاب الامارہ مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت
ہے نعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان مین بہی اس زمانہ کے حالات اور
حضرت رشید اور انکے چیلے چانٹون کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون جو اس مقدمہ مین وہ
کچہ میرے اوپر تحریر کرینگے تین سبب سے انکے جواب کیطرف التفات نہ کرونگا اول یہ کہ شدت کا
ضعف ہو اور مجہہ مین طاقت ان چیزون کی طرف توجہ کی ہی نہین دوسری یہ کہ اس امر مین
توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اللہ کے بندے اونکے مقابلہ پر کھڑے
ہین باقی رہے اور دو بات ایک یہ کہ فرماتے ہین بموجب خواب کسی شخص کے کہ علماء دیوبند
کے علماء حرمین سے افضل ہین سبحان اللہ چھوٹا منہ بڑی بات شیخ عبد الرحمن سراج نے بیس برس
منصب افتاء پر قیام کیا اس بیس برس مین صغیر اور کبیر موافق مخالف انکی دیانت کے قائل ہین
انسے پہلے سید عبد اللہ مرغنی جو مفتی تہے انکی دیانت وامانت بہی ضرب المثل ہو اور اکثر علماء صالحین
یہان موجود ہین گو بعض غیر صالحین بہی یہان موجود ہین بعض کی خطا سے اکثر کے حق مین
بدگمان ہونا شان مسلم کی نہین دوسرے یہ کہ فرماتے ہین کہ مسجد الحرام مین ایک عالم نابینا سے مولود
کا حال پوچھا گیا انھون نے کہا بدعۃ وحرام (شاید وہ نابینا مولوی محمد انصاری سہارنپوری ہونگے
جو تقیہ سے نام اونکا نہین لیا کہ اونکو کہ کا ہر صغیر وکبیر اہل علم سے برا کہتا ہی یا اور کوئی ایسا اندھا
عقل اور بینائی کا ہوگا سبحان اللہ خواب ایک مجہول شخص سے دیوبند کے علماء حرمین کے
علماء سے افضل ٹھہرین اور ایک بینائی کے اندھے کے کہنے سے جو حقیقت مین وہ عقل کا

ہی اندہا ہی مولو بدعت اور حرام ٹھہر جائے - اسپر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقیرون مین کہ اکثر انہین کے رند و بدمذہب ہوتے ہین گو شاذ و نادر بعض انہین کے اچھے بھی ہون ایک اپنے مرید کو کہتا تہا کہ بعد کچھ خدمت کے تجھے ایک نکتہ فقیری کا بتاونگا بعد چند مدت کے اوسنے خدمت کرکے جو وہ نکتہ پوچھا تو کہا کہ **مولیٰ - محمد - مدار** تینون کے اول مین میم ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ تینون کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجھے بعد اور کچھ خدمت کے بتاونگا بعد گذرنے مدت اور کرنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچھا کہا کہ **مکہ - مدینہ - مکھن پور** تینون کے اول مین میم ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ یہ تینون آپسمین برابر ہین اُس رند نے مکہ مدینہ کو مکھن پور کے برابر بتلایا تہا حضرت مرح بعجوائے ہر کہ آمد بر آن مزید کرد - دیوبند کو مکہ مدینہ دونون سے افضل ٹھہرا دیا کیون نہو شاباش - این کار از تو آید و مردان چنین کنند - اور دوسری بات یہ ہی کہ براہین قاطعہ مین انوار ساطعہ کے جواب مین کوئی فقرہ نہو گا کہ اسکے مصنف کو صراحۃً کلمات فحش سے یاد نہ کرتے ہون اسپر مجھے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ رندے اور گالی گلوچ بکنے مین مشہور ہین انہین سے ایک کی بیعت کا جو مینے حال سنا تو معلوم ہوا کہ اسکے مرشد نے وقت بیعت لینے کے یہ کہا تہا کہ سن بے جوا کھیلیو گالی گلوچ بکیو پر کاف لام سے رکیو سنکر کے یہ مضمون میری سمجھ مین نہ آیا مینے انکے ایک معتبر سے پوچھا کہ اس قول کے کیا معنے ہین کہا کاف سے مراد کافر کہنا اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کافر کہنے اور لعنتی کہنے کو ایسا برا سمجہین اور براہین قاطعہ کے مصنف انوار ساطعہ کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلاوین -

بعض جگہہ بعض چیزین مشہور ہین جیسی میری بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہما تہے نحوست مین مشہور ہی کہ عوام صبح کو انکا نام ہی نہین لیتے کرانہ کو بیریون والا شہر اور نانوتہ کو ہیوٹا شہر کہتے ہین اور کری اور کاندہلہ اور انبیٹہہ جو حمق مین

مشہور ہین اوران بستیون کے اہالی بین کچہ نہ کچہ تاثر ہوتے ہین میری بستی کی تاثیر میرے
مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست دکہا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو انکی بستی
کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب
کو انکے رد مین جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین

۵ ذیقعدہ ۱۳۰۶ از مکہ معظمہ

رحمت اللہ محمد ۱۲۹۲

العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما المنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب مین براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور مین نے سنایا سننے
کے بعد آپ نے اسکے مضامین کی تائید مین تقریظ مرقومہ بالا اپنی زبان فیض بیان
سے فرمائی اور اسکے اخیر مین اپنی مہر کرائی ۔ العبد حضرت نور
مدرس اول مدرسہ ہندیہ مکیہ ۔ تحریر ۱۱ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۶

حضرت نور ۱۲۹۰

اردو رسالہ جو عربی رسالہ کا ضمیمہ ہے جواب مین براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس احقر نے سنایا اور بعد سننے کے اسکے مضامین کی تائید مین
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریظ مرقوم بالا فرمائی اور اسکے
اخیر مین اپنی مہر ثبت کرائی ۔ فقط

عبد السبحان

العبد عبد السبحان عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ ہندیہ واقع مکہ معظمہ بقلم خود

اب بھی کوئی مسلمان انجان رہکر حنفیت کے گمان سے انکی تزویر و ظلمیات سے غافل و
ذاہل رہے تو ہمین اتنا ہی پڑہ دینا کافی و وافی هذا بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ

ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ ٭

اما از انجاکہ اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الوکیل کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی صورت ملاحظہ کی لہذا ہم یہاں بداعیۂ ضرورت ملجیہ ایک اور نمونہ بتلاتے ہیں اور سے فکر و غور سے دیکھ بھال کر ہر ایک انسان جو کنارہ ہیگا تو بانی کے یاجوج ماجوج کے سریان افتتان سے خمیازہ خسارت ایمان ہرگز نہ سہیگا وباللہ التوفیق وہو خیر الرفیق ٭

غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استغفار کے صفحہ ۳ پر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید ثبت ہو او سہین وہ خود آپ کو اہل سنت والجماعت مقرر فرما رہے ہیں اسکا تو تعجب ہی نہیں ہو ہم یہی ایک مشہور مضمون کو نئے پیرایہ سے موزون کر کے کہے دیتے ہیں۔ ع

قاضی چہ لاف میزنی از پاکدامنی — بر شملہ تو این ہمہ داغ شراب چیست

بڑی حیرتناک بات تو یہ ہے جو یہیں فرما رہے ہیں ملا اور ایسے مسئلہ عیبی پر ناظمہ راہ حق حکیم قمر الدین صاحب ساکن بڑودہ کی تالیف شدہ پر تمام شہر سورت کے علماء و مشائخین کی تصحیح و مواہیر ثبت ہو اور بعض اہل نادیہ کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت وجماعت ہو انتہی۔ یہاں پر صائب کا شعر۔

ننمائی بصاحب نظران جوہر خود را — عیسی نتوان گشت بتصدیق خرچند

تو لکھنا بجا ہی پھر کیا انھوں کا یہ کلام پڑھنا بھی خطا ہے کہ۔

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را۔ — تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

قاضی جی نے پوری طاقت صرف کردی اور بہت زور لگا دیا جو ناظمہ راہ حق سے استدلال فرمایا باقی کتب دینیہ سے موتھ پھیر کر جو ادھر چلے گویا اپنے عندیہ میں اقامت دلیل کا حق ادا کر چکے اما ایسی عیاری اور طمع کاری کی قدر اور اعتباری تو تب ہی ممکن و قابل ترویج ہی کہ

حکیم قمرالدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے بہی مقامات چند اودھر ہوتے تا مبلغ فضل و کمال
کا سرمایہ غیر معدود باقی رہجاتا مگر قاضی جی کھٹ پٹ جلدی سے کھلوا کی بازی گندی ہوگئی
اپنے بڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑودہ کی قید لگائی اتنا نہ فرماتے تو اور ونکے طور پر علمار
حنفیہ مین یہ ہی سمجہا جاتے خیر مضی ما مضی و نفذ ما قضی تائید ہے لکھتے وقت شاہد محکمۂ دار القضا
مین آپ کے سامنے فرکی ہنوگا اس جہت سے ٹھوکر کھائی آپ کا قصور نہین ہے آپ معذور
ہو لیکن اب پہرسے سوجھ بوجھ لو اور جان پہچان کر لو تو کہ یہ وہ حکیم قمرالدین صاحب ہین
جنہون نے بنا بر مشہور و زبان زد نزدیک و دور آپ **پونہ ڈرجن یعنے پورے**
آدھی کوڑی مین ایک کم علماء اونکو اسی بحث کے لئے بڑودہ بولایا
اور رات کو شیحرہ کھلایا علی الصباح انی بری منک تو نہین پر انی بری منکم فرمایا اور
چھوٹو میان کے گھر کا راستہ بتایا اگر یہ امر مشہور صحیح ہو اور پھر ناظمہ کی عبارت کا وہی مطلب
ہو جو بعض نا شناسان سامی نے اختراع کرکے قرار دے لیا ہو تو اب چندے فمن عفی و اصلح
فاجرہ علی اللہ سے گذر کر و لمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل پر کاربندی
مین کوئی جرح نہین ہو لہذا معروضہ کو گوش حق نیوش سے اصغا کرکے قضا کیجئے وہ
حکیم جی کا شطرنج کی بر دو مات مین تضیع اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہوگا اور نیز
آپ کی عکسی تصویر نستعلیق پیرایہ مین مختلف مقامات کے دیوارون پر آویزان بھی ملاحظہ
کی ہوگی مگر اس بار ایک خاص اجلاس مین کتیا کو پاس لئے ہوئے انگریزی ٹوپی
زیب سر اور کوٹ پتلون کے لباس مین جو تصویر کھینچائی ہے اور ایسی حالت مین
ڈاڑھی کی بہی غالباً جسے فرینچ کٹ کہا کرتے مین اوس قرینہ سے صفائی ہو اس پیکر پاک
کو ایک پلے مین رکھ دیجئے اور مقابل کے پلے مین آپ کے کلام بلاغت نظام کو دہر دیجئے

جو فرد کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ تا ۱۶ پر ارشاد فرماتے ہین

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہی بیخبر
تصویر یہ بیول ہی کہ جو بے بو ہی بے اثر

کشتی ہی ایک شکستہ مکان ہی بغیر در
گر راست پوچھتے ہو تو ہی خار پر ضرر

عامل نہیں ہو گر متعدی مرض ہے وہ
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ

مفہوم اسکے فعل سے ہوتا ہی صاف حال
ہو گفتگو کی جاہل و بے علم کو مجال

یہ رد و کد زبانی ہی دلمیں ہی قیل و قال
جسکا جواب کچھ نہیں سنئے اگر سوال

انسان اپنے نفس پہ کامل بصیر ہے
یہ سوء اعتقاد کی ظاہر نظیر ہے

ہان بعض نے کہا ہی جو عالم ہو بے عمل
لیکن یہ بات رکھتی ہی مخصوص اک محل

رکھ فعل سے نہ اوسکے غرض قول پر تو چل
تعلیم یافتو نکے لئے ہی یہ ایک مثل

دیوار پر لکھی ہو نصیحت تو مان لے
عالم جو بے عمل ہو اُسے خاک جان لے

پس اہل انجمن نے کیا سوچکر خیال
جنکو علوم دین محمد مین تہا کمال

آگے تھے اہل علم بڑودہ مین بیمثال
پر ہو گیا ہی ابتو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہو نہ قرآن کا شوق ہے
پتلون و کوٹ کرکٹ و ہوٹل سے ذوق ہے

قاضی جی حضور والا کی اوسی حیرتناک فوٹو گراف اور اس کلام پاک وصاف کا انصاف
آپ ہی پر چھوڑا جاتا ہی اما از انجاکہ یہ عوارض ذاتی سے بحث ہی جسے صاحبان تہذیب جدید

بہت ہی ناپسند کرتے ہین اس سے پہلوتہی کرکے حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ کریجئے جسے

آپ لپے ایک قبلہ پر خط مین تحریر کررہے ہین وہو ہذا۔

جناب قبلہ جمعدار حسین میاں صاحب ومی سلمہ

پیرزادہ علی میان صاحب نے مجھسے مسئلہ پوچھا تہا اور کہا تہا کہ آپ تحریر کرکے روانہ کروگے تو

بڑی مہربانی ہوگی صورت مسئلہ کی یہ ہو کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت ہی

جماعت کے ساتھ ہاتھ آئیگی سنت صبح کی پڑھ لی اور جماعت مین شامل ہوجاوے اور اگر

ایک رکعت کے ملنے کا یقین ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت مین شامل ہوجاوے اور

آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہو اور قضا سنت کی

آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہین ہو اور یہ سنت کی قضا اسواسطے ہو کہ حضرت رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہو لیلۃ العرس مین یہ مضمون شرح وقایہ کا ہو اور

عبارت اوسکی یہ ہو ویترک سنۃ الفجر ویقتدی من لایدرکہ فان فاتت بدون

الفرض لا یقضی قبل طلوع الشمس فیقضی السنۃ بعد طلوع الشمس الی

الزوال عند محمد رحمہ اللہ۔ العبد خادم الطلبۃ قمر الدین عفی عنہ

اس قطعی حکم مین لیلۃ العرس اور شرح وقایہ لفظی فاش خطائین قلم اعجاز رقم سے صفحہ

قرطاس پر چکیدہ ہوئین اسکا چندان اندیشہ نہین ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد

ہوئی وہ تو دانایان فن پر روشن ومبرہن ہے کیا اسمین بھی مضائقہ نہین ہوتا۔

ہدایہ مین ہو واما عند محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یقضیہا الی الزوال لان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قضاہما بعد ارتفاع الشمس غداۃ لیلۃ التعریس ولہما

ان الاصل فی السنۃ ان لا یقضی لاختصاص القضاء بالواجب والحدیث ورد

فی قضائہما تبعاً للفرض فبقی ماوراہ علی الاصل اور غلام محمد کے بھی مستند مولوی عبدالحی صاحب کے مجموعۃ الفتاوی جلد اصـ۲۶۶ پر ہے ؛

سوال ۱۹۹ سنت فجر اگر بضرورت شمول جماعت ترک شود پس ادائے آن قبل از طلوع آفتاب بلاکراہۃ جائز ہست یا نہ بینوا توجروا - ہوالمصوب

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد نی اصلی فقال مہلا یا قیس اصلاتان قلت انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن انتہی اخرجہ الترمذی وابن ماجہ وغیرہما عدم کراہت ثابت وضعف اسنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ است نہ بدرجہ ہست کہ مسقط احتجاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت میدہند عینی در عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مینویسد قلت استقرت القاعدۃ ان المبیح والحاظر اذا تعارضا جعل الحاظر متاخراً وقد ورد النہی فی احادیث کثیرۃ انتہی ؛

اور پھر مجموعۃ الفتاوی جلد اول صـ۲۲۳ پر ہو - استفتاء - مایقول العلماء فی ہذہ المسئلۃ ذکر فی کتب الاصناف قاطبۃ لایقضی سنۃ الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فیقضیہا تبعاً القضائہ قبل الزوال واما اذا فاتت وحدہ فلا تقضی قبل طلوع الشمس بالاجماع لکراہۃ النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام لاصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولاصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس رواہ ابوداؤد ولکن یعارضہ ماروی قیس بن عمر رآی رسول اللہ رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال صلوۃ الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ رواہ ابوداؤد

فما وجه التوفيق ورفع التعارض - بينوا توجروا - هو المصوب - لاشك فی صحة الاحاديث التی وردت بالمنع عن الصلوة بعد طلوع الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب من التطوعات علی ما فی الصحيحين وغيرهما وكذا لا اشبهة فی كون الحديث الدال علی جواز اداء سنة الفجر بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس محتجا به الا ان اصحابنا لما اثبتوا فی الاصول ان النص المبيح والمحرم اذا تعارضا يقدم المحرم وان القول مقدم علی الفعل والتقرير حكموا هنا بالمنع عملا باحاديث النهی العامة القولية المحرمة وكذا قال العينی فی النهاية شرح الهداية بعد ذكر التعارضين ان المبيح والحاظر اذا تعارضا جعل الحاظر متاخرا وقد ورد النهی فی كثير من الاحاديث انتهی - اس بیان سے حکیم جی کی فقاہت کا اندازہ کرکے ناظمہ راہ حق کا نام نہ لیجئے مجھے تو بڑا تعجب یہ ہے کہ آپ کے حکیم جی بوحنیفہ مشرب کے ہوکر محمد کے مذہب مین کیون شامل ہو گئے خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک نیا ماجری سن لیجئے *

امام المنکرین **غلام محمد** کے بھی مستند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی مین لکھا ہو یوروپ مین ملک کے ملک ایسے بیدین وملحد ہو گئے کہ جو خدا اور خدا کی باتون پر قہقہہ اڑاتے ہین جنکا اثر ہندوستان مین بھی بولوس ہند سید احمد خان بہادر کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانون مین پہونچا اور شراب خواری وزنا نے از حد رواج پایا ام اوسمین ہو سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمایئے کہ جسمین یوروپ کے ملحدون کی تقلید کرکے قرآن مجید کو بالکل محرف کردیا ہو خرق عادات اور معجزات انبیاء اور ملائکہ اور جن وشیطان ونعمای جنت اور عقوبات دوزخ کا محض انکار ہو اور پیغمبر علیہ السلام

کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہی اور وجود اور اثر دعا پر وغیرہ بہت امور منصوصہ پر مضحکہ
کیا ہوا ہو۔ اوسی مین ہو تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناتمام ہو اس شخص نے اپنے
خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یوروپ سے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک
ترقی قومی اور فلاح اسلام ہو درج کیا ہے دراصل یہ کتاب تحریف قران ہو نہ تفسیر خان صاحب
بہادر کی بیباکی اور الحاد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علما رنے تکفیر کا فتوی دیا ہو
مگر چونکہ وہ اور اونکی ذریت جنت دوزخ کے منکر اور الہامی باتون کو لغو سمجھتے ہین اسلئے اس
کفر کی بھی کچھ پروا نہین کرتے بلکہ مضحکہ اوڑاتے ہین العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ۞

انھین مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ ردّ نیچریہ مرتبہ مرزا محمد
بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے یہان پر نقل کر دینا بھی خالی از فوائد نہین آپ کا
ارشاد صدق بنیاد ہو۔ سید اگرچہ ہم ہی مسلمانون مین ایک پرانے معزز شخص ہین
مگر زمانے کی نیرنگیون اور تیرہوین صدی کے اثر نے نئے ریفارمر مصلح قوم پیدا
کر دئے پھر تو وہ تھے اور اونکے ہاتھ صاف اونکو ہندوستان مین پردیسی اور یتیم اسلام
ملا سید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی
اور اسکے حدود کو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم مین جو مسلمانون کو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہونچا ہو انبیا کو تو کیا ایک نبی کو بھی نہ مانے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا بھی انکار
کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتین اور بیشمار صحیح احادیث
صاف صاف کہہ رہی ہین کہ ان باتون مین ایک کا بھی منکر جہنمی ہو جو خالداً مخلداً جہنم مین جلیگا
سید کے اسلام مین ہندو عیسائی دہریے بت پرست سب داخل ہین اور جنت کے
مستحق ہین پھر اسلام جدید کے بموجب سید نے تفسیر مین مغربی فلاسفرون کے خیالات

ٹھلانے اور اصلی معانی کو دھکے دے دیکر باہر نکالنے مین جو کوشش کی وہ اسلام جدید
کے پیروؤن کے نزدیک قابل شکوری ہی اسکے بعد سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی
جنت و دوزخ ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار دیا مگر انکے معنی بدل
دیے نئی نبوت جسکا کسی پر خاتمہ نہین جو معجزہ اور خرق عادت کے محتاج نہین نیا جبرئیل
نئے ملائکہ یعنے قوت ملکیہ بلکہ نیا خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہی نہ نظام عالم مین جاری
کرنے کے بعد دخیل ہی ماننا پڑا پھر جب اصل اصول باتون مین یہ اختلاف ہو تو فروعات
و عملیات کی کیا پرسش ہو اب مین نہین سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندون کی
تعلیم کی کیسی اصلاح و ترمیم کریگا سید کی تعلیم و تربیت جو مسلمانونکے بچون کے حقمین
ابر رحمت کیطرح علیگڈہ کالج پر برستی رہتی ہی میرے نزدیک مسلمانونکی موجودہ حالت کیلئے
کسیطرح مفید نہین بلکہ سخت مضر و خطرناک ہی اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سید کے دونو
صاحبزادون کے حقمین ظاہر ہوا ہی وہ انکے لئے قدرتی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے عبرت ہے
سید نے اسلام قدیم کو گرا کر جو مسیح اسلام کے بنگلے مین صاحبزادونکو بٹھایا منجملہ اور نقصا
کے ایک شراب خواری ہی کہ جسنے وضعداری ہی نہین کردیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہین
رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کردیا گیا علیگڈہ کالج سب سے کہ ایک گھنٹہ تک اسمین دینیات کی
چھوٹی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہی اور ظہر و عصر کے وقت کھیل کود کے ذریعہ سے نماز پر مجبور
کیا جاتا ہی خواہ بیوضو ہی کیون نہو اور اسکے ارکان و شروط سے بیخبری ہی کیون نہو مدرسۃ
المسلمین کہلانیکا مستحق ہو سکتا ہی؟ نہین ہرگز نہین اھ ملخصا و ملتقطا ۔

قاضی صاحب معاف فرمائیگا آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کلام سے میرا مقصود کیونکر
منوط ہو اب وہ موقع آگیا جو مین اپنی گذارش پر آپکے خیال کو متوجہ کر سکون اور آپ آخیر پہنچا

اپنے محکمہ دار القضا مین سنائین تب تلک آپ کے عالی وصیان کو اپنے قابو مین رکھہ سکون آپ اپنی قوت متخیلہ کے ایک گوشہ مین حقانی صاحب کی تقریر مسبوقۃ الذکر کے فقرہ اور تمام بیان سلسل کے خاص خاص جملہ ضرور مستحضر رکھین تا اعادے کی ضرورت نرہے یہ قوی امید ہے *

اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قایم کر رہے ہین جبکہ ایسے سید کو ملک الموت نے دھر دبایا اور اوسکی روح کو دار الجزا کیطرف روانہ فرمایا تو بڑودہ انجمن اسلام کے بعض ممبرون کی تحریک سے ایک تعزیت نامہ لکھنے کا موقع آیا جسکو انھین مستند حکیم صاحب نے انشا فرمایا ملاحظہ ہو فرد کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۸ع کی صفحہ ۳۶ پر جو ارشاد کرتے ہین *

جناب آنریبل مسٹر سید محمود خان صاحب بہادر ادام اجلالہ

ہم اہل انجمن اسلام بڑودہ گجرات بصد حسرت وافسوس صدمہ جانکاہ آپ کے پدر بزرگوار مغفور سے استرجاع کرتے ہین (انا للہ وانا الیہ راجعون) حقا کہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور شیر میدان ہمت بزم عرصہ گاہ عظمت وجلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ مین آپ ہی نظیر ومثال اس انتقال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ امر مسلم الثبوت ہی کہ ساکنان عالم کون وفساد کو بموجب کل شیٔ ھالک الا وجہہ ایک روز معین ہی اور آن مقررہ پر بمفاد اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جام اجل پینا ہی اور باقیات صالحات کو صبر جمیل ضروری کرکے رنجیدہ خاطر جینا ہی لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہین اور بعض کا اہل قوم موجودہ حال اور بعض کا غم باعتبار حال واستقبال اور خدا شاہد ہی وکفی باللہ شہیدا کہ نور اللہ مرقدہ بانوار الرحمت والغفران قسم ثالث سے تھے اور کیون نہو جب اہل اسلام پر گھٹا جہالت اور بے ہنری کی چھاگئی اور ہر طرف سے صدائین ادبار اور الجوع کی آنے لگین اور دوسری قومون نے بباعث تحصیل وقتی اور

فنون حالی پایۂ ترقی پر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دل خون ہوگیا سبب کہ مدام خیر خواہیِ قوم کا
دم مارتے تھے پس بہزاروں ہزار دقت و مشقت بتائیدات آسمانی و توفیقات ربانی مدرسہ عالی قایم
کرکے سرکار گورنمنٹ سے بطور انگریزی پاس شدہ اسکالروں کو بیشمار بسبب لیاقت علمی و حیثیت
فنی رفعت عہدہ ہائے مالیتق پر چڑھا دیا اور بعضوں کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھا دیا اور ابھی
بھی وہ دریائے مکرمت اور جلال کی موجین کہ مراد ہماری وہی مدرسۂ عالیہ ہے بیابانی کشت زار اہل اسلام
کو جاری اور رواں ہین کل ارباب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدۂ عبرت وا رکھتے ہین اونکا ماتم کرینگے
اور نسلاً بعد نسلاً اونکے احسان سے سر جھکائے ہوے سجدۂ استغفار بجا لاینگے - ہمارے
نزدیک تو حدیث شریف ان اللہ عزوجل یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد دینھا
رواہ ابوداؤد مصداق اسکی حقیقۃً ہو یا مجازاً اونکی ذات مقدس ہو کہ نئے سرے علوم و فنون
ماضی اور حال کو اہل اسلام مین پھیلا دیا ابھی اسمان رفعت و عزت پر اکثر ستارہائے روشن
اسلام جو چمک دکھا رہے اور ہماری نظروں مین تابان و درخشان آرہے ہین اسی آفتاب سعی و
ہمت کا پرتو ہے افسوس کہ غروب ہوگیا جب دوروست باشندونکو اسقدر تاریکی رنج آنکھوں مین
چھا رہی تو آپکے غم و الم کا کیا بیان ہو سکتا ہے آپ کو تلقین صبر تحصیل حاصل ہے آپ جزائے
صبر جمیل سے ناواقف نہین ہین اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ و اولئک ھم المھتدون قطعہ

حسرتا ناظم نگون شد رکن قوم ای بسا دردا کہ آن ذیشان برفت
ذات او بد صورت ابر مطیر بر مزارع قطرہ زن باران برفت
بود سبزی و ریانی از و گشت تا گنبد اشتہ دہقان برفت
وای گرمای تعلم باز شد ظل مبسوط از سر طفلان برفت
از سر طاق رواق قصر ہند آن ہمای رحمت و احسان برفت

عینتا ابیضت از اشک فراق	وا دریغا چون مہ کنعان برفت
باجواب من اف د القوم - انا	زین جہان سید احمد خان برفت

یہان پر قمر الدین صاحب کو صرف دین کے معنے بتلا دینا ضرور ہے دریافت کرکے شاید آیندہ
عیسوی سنہ جیسی یہان لکھی تحریر کرکے ارنا جایز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئین -
فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۲ مین زیر آیۃ ان عدۃ الشہور اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین البحث الثانی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین قد یراد
بہ الحساب یقال الکیس من دان نفسہ ای حاسبہا والقیم معناہ المستقیم فتفسیر الآیۃ
علی ہذا التقدیر ذلک الحساب الصحیح المستقیم الخ فلم یکن حمل ہذا اللفظ علی التعبد اولی
من حملہ علی الحساب قال اہل العلم الواجب علی المسلمین بحکم ہذہ الآیۃ ان یعتبروا
فی بیوعہم و دیونہم واحوال زکوتہم وسائر احکامہم السنۃ العربیۃ بالاہلۃ ولا یجوز
لہم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظرون مین کچھ وقعت
سے دیکھے نہین جاتے لہذا اور علیحدہ گذارش کیا چاہتا ہون جو یہ ہے ؎

جناب قاضی صاحب حکیم جی کا یہ مضمون مختلف اجزا کا مرکب معجون ہوگیا ہے لہذا چند شبہات کا
فیصلہ چاہتا ہون وہ آپ اپنی گورنمنٹ سے عنایت کرنے مین دریغ روا نہ فرمائین - عینتا ابیضت
از اشک فراق ؎ وا دریغا چون مہ کنعان برفت - اس شعر مین خود بشمول کسی غیر کے عینتا
ابیضت کے مصداق ہے اور سید کو مہ کنعان کا مفہوم بنانے مین فن شاعری نہ سہی تو امین
بھٹائی کے رو سے کوئسے وغیرہ کی رعایت منظور فرمائی ہو لیکن آپ تکلیف نہ کیجیے غالباً آپ بھی
اس کوچے سے واقف نہین ہین پھر فیصلہ دینا جایز نہین لہذا رہنے دو علیحدہ جہان مین ہوجائیگی
آپ معروضات ذیل کے فیصلہ دیتے دیتے بھی اوکتا نجائین تو خوش نصیب اور بڑی غنیمت جانونگا ؎

اولاً یہ کہ حکیم جی نے وہان سے یہان تلک سوق کلام مین سرسید کو عموماً جن صفات کمال سے موصوف فرمایا ہو اور خصوصاً مصداق حدیث ابوداؤد بتایا ہو ایا واقعی ان صفات سے موصوف ہونے کا سرسید مستحق تھا یا نہین ✤

ثانیاً اگر مستحق تھا فرمائے تو غلام محمد کے مستند مولوی حقانی صاحب والی تقریر کی نسبت کیا خیال قایم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجئے ✤

ثالثاً اگر حکم یہ ہو کہ اصلاً اور قطعاً مستحق نہین تھا تو اب آپ کے مستند حکیم جی کو کیا مقرر کرتے مین آوے یہ بے لاف وگزاف ازروے انصاف ارشاد کیجئے ✤

رابعاً در المختار مین ہو لا بأس بارثائہ بشعر او غیرہ لکن یکرہ الافراط فی مدحہ انتہے اور ہدایہ مین ہو المروی عن محمد نصاً ان کل مکروہ حرام انتہی بنا بر روایۃ در المختار حکیم جی سرسید کے اس مرثیہ مین غایۃ درجہ کے افراط کی وجہ سے بشمول روایۃ ہدایۃ فعل حرام کے مرتکب ہوکر بجاے خودسرائی یا حصول ثواب واقعی خراب ہوے یا نہین ✤

خامساً اخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت واخرج القرطبی فی التذکرۃ والسیوطی فی شرح الصدور عن ابی ہدبۃ ابراہیم بن ہدبۃ قال حدثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المیت اذا وضع فی قبرہ واقعد قال یقول اہلہ واسیداہ واشریفاہ واامیراہ قال یقول الملک اسمع ما یقولون انت کنت سیداً انت کنت امیراً انت کنت شریفاً قال فیقول المیت یالیتہم یسکتون فیضغط ضغطۃ تختلف فیہما اضلاعہ انتہی صغری کا حال تو آپ فرماوینگے لیکن صغری کا حال ارشاد ہو کہ ہمارے

برخلاف عقیدہ سید بشرط وجود ملائکہ ملہٖ ہزانہ کا مفہوم اَو تتخلف فیہا اضلاعہ کا مصداق ہونا سید کیواسطے ملنے مین کیا کوئی قباحت ہو یا نہین یا نچون جواب باصواب بحوالہ کتاب ارشاد ہون ؂

مگر از انجا کہ **غلام محمد** کے مستند حقانی صاحب نے سید کو بولوس فرمایا اور آپکے حکیم جی نے اوسے مجدد دین بتایا آپ یہ انصاف نہین کر سکو گے وجہ یہ کہ آپ اور **غلام محمد** دو تن ویک روح جیسی ہو نہ آپ غلام محمد کر مستند کو برا مناؤ گے اور نہ خود کے مستند حکیم کو نیچا دکھاؤ گے لہذا یہ مقدمہ ہم آپکے دار القضا سے ٹرانس فر کرکے خود حکیم جی کے حوالہ کرے دیتے ہین جنسے اب کوئی تصفیہ طلبی کی ضرورت ہی نہین وہ خود بڑے مدبر اور گہرے دور اندیش ہین روح واحد کے جسادین اور اونکے مستندین مین اندرونی بگاڑ اور خانہ جنگی ہونی کیسی دین انھون نے پیش بینی کرکے خود بخود فیصلہ لکھ رہا ہو اتنا ہی نہین وہ مطبوع ہو کر شایع بھی ہوگیا ہی ؂

ملاحظہ کیجئے گلدستہ بزم شادی صـــ۱۲ پر آپ کا ارشاد بلاغت بنیاد

ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر ۔۔۔ ای فلک ایسا ہو روشن آسمان آدمی

جنس مائل ہو بسوی جنس یہ نکتہ ہو ایک ۔۔۔ آدمی کو چاہیئے ہو قدردان آدمی

کیون قاضی جی دیولنہ ہوائے رودانار احمدائے بس ہت۔ آگے آئے آیت نہ لگہ ہو نہ شکایت رہی یہ بات کہ ثانی شعر تو مطلب کا تہا لیکن اول شعر کے نقل سے کونسا مقصود ہو تو وہ بھی کہے دیتا ہون کہ اوسمین آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو یثرب فرمایا ہو جو کہا۔ ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر۔ اور اسوقت تلک حضور کو اتنا شعور نہین ہو کہ بلدۂ پاک سرور خطہ خاک و قبہ افلاک کو یثرب کہنا سخت مکروہ و مقبوح موجب توبہ نصوح ہو جناب قاضی القضات دیکھو دلائل الخیرات کی شرح مزرع الحسنات مین کی رباعی ۔

ای در جسد مدینہ جسم تو چون جان　　وین تو گرفتہ قاف تا قاف جہان
در لفظ مدینہ نگر از اعجازت　　سہ شق شدو گرفت وین را بمیان

ایسے مدینہ کو یثرب کہنا بڑی بیبا کی ہو اور سخت ناپاکی کتاب لاجواب وجود المسفرہ عن
اتساع المغفرہ ص٩٣ مین ہو ویکرہ آن یقال للمدینۃ یثرب الآن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال للمدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ رواہ ابن عازب وقال القرطبی فی تفسیرہ
یثرب اسم رجل من العمالقۃ نزل بھذا الارض فسموھا باسمہ قال البرماوی فی شرح البخاری
یکرہ ان یقال للمدینۃ المشرفۃ یثرب لانہ من التثریب وھو التعییر والتوبیخ انتہی ٭
ہرچند صاحب وجود مسفرہ اور برماوی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا مکروہ کہا ہو مگر ہمنے قریب
مین ہدایہ سے نقل کردیا کہ ہر ایک مکروہ کا حرام ہونا نصًا امام محمد سے مروی ہو اور قضار سنت
فجر مین حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند کر چکے ہین پس بیشک وبلاریب مدینہ کو یثرب کہنے مین
حکیم جی حرام کے مرتکب ہوئے جسکی خبر بھی نہوئی شاک اسبات کا قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث
مین مدینہ کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہو آیندہ عبارتون سے فک ہوجاویگا نقایۃ الاثر شرح
خلاصۃ السیر ص١٥ مین ہو وما ورد فی التنزیل یا اھل یثرب لامقام لکم فھو قول بعض
المنافقین وما جاء فی بعض الاحادیث تسمیتھا بیثرب فھو قبل النھی عن ذلک انتہی
خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ص١ مین ہو وروی ابن شبۃ نھیہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن تسمیۃ المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ وما فی الآیۃ حکایۃ عن المنافقین
ولذا قال عیسی بن دینار المالکی من سماھا یثرب کتبت علیہ خطیئۃ لکن فی الصحیحین
فی حدیث الھجرۃ فاذا ھی المدینۃ یثرب وفی روایۃ لا اراھا الا یثرب وقد یجاب بانہ
قبل النھی انتہی جذب القلوب الی دیار المحبوب ص١٤ پر محدث دہلوی رحمہ اللہ

۳۸۶

تعالی ارشاد فرماتے ہیں در حدیث آمده ست ان الله امرنی ان اسمی المدینة طابة فرمود

پروردگار عالم جل جلاله مرا امر کرد مدینه را طابه نام کنم و از وہب بن منبه آمده ست که نام مدینه در

توریت طابه و طیبه ست و مذہب امام مالک آنست که ہر که زمین مدینه را بعدم طیب نسبت کند و

ہوای او را ناخوش گوید واجب التعذیر گردد و او را حبس کنند تا آنکه توبه صحیح از وی بوجود آید و پیش

از زمان سعادت نشان نبوت مدینه را یثرب و اثرب بروزن مسجد میگفتند رسول خدا علیه افضل الصلوة

والکملها بامر الہی عز اسمه او را طابه و طیبه نام کرده گویند که یثرب نام یکی از اولاد نوح ست علیه السلام که

بعد از تفرق ذریت او درین سرزمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف ست که یثرب اسم مدینه

ست یا ناحیه که در جانب غربی جبل احد ست و در وی عیون کثیر و نخیل بسیار بود و اکثر علما این قول را

ترجیح نموده و در قرب او اثارب بصیغه جمع موضع ست و ابن زباله که یکی از اصحاب امام مالک ست و

قدوه مورخان مدینه و بعضی دیگر از علما روایت کرده اند که مدینه را به یثرب تسمیه نکنند و در تاریخ بخاری

حدیثی روایت کرده که ہر که یکبار یثرب بگوید باید که از برای تلافی و تدارک آن ده بار مدینه گوید و امام

احمد و ابو یعلی روایت کرده که ہر که مدینه را یثرب گوید باید که استغفار کند نام او طابه ست و امثال این روایات

دیگر نیز آمده و وجه کراہت اشتقاق او است از ثرب بتحریک که بمعنی فساد ست یا تثریب بمعنی مواخذه و عقاب

آمده ست یا آنکه وی در اصل چون نام کافری ست تسمیه این مکان شریف که ساحت عزتش از غبار شرک

و کفر منزه و مبرا ست مناسب نبود و آنکه در قرآن مجید واقع شده یا اهل یثرب لا مقام لکم از زبان

بعضے منافقان ست که در تسمیه او بدین اسم داد نفاق میدادند و در بعضی احادیث نیز تسمیهٔ مدینه به یثرب

واقع ست گویند وقوع آن پیش از ورود نہی ست والله اعلم اور روح البیان میں ہے فی الحدیث[۳۸۷]

من سمی المدینة یثرب فلیستغفر الله هی طیبة و قوله علیه السلام[۹]

حین اشار الی دار الهجرة لا اریها الا یثرب و نحو ذلک من کل ما وقع فی کلامه فهو قبل النهی

وقد افتی الامام مالک رحمہ اللہ تعالی فیمن قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضربہ ثلاثین درۃ وبحبسہ وقال ما احوجہ الی ضرب عنقہ تربۃ دفن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم انہا غیر طیبۃ انتہی مواہب قسطلانی کی شرح زرقانی جلد ۸ ص ۳۵۹ مین ہی ویرحم اللہ ابا العباس احمد بن محمد العریف حیث قال فی قصیدتہ التی اولہا - اذا ما حدا الحادی باحمال یثرب فلیت المطایا فوق حذی تعبق - الاولی باحمال طیبۃ للنہی عن تسمیتہا یثرب - وانما سمیت فی القرآن حکایۃ عن المنافقین - انتہی - پس اگر حکیم جی بھی - ماہ طیبہ کے اشارے سے ہوا شق القمر - فرماتے تو کیا قباحت تھی لیکن قاضی جی آپ کے مستند حکیم جی بھی ہین تو بڑے بیڈھب جنکی افضل العبادات یعنے توصیف سید الکائنات بھی ایسی طرز سے ادا ہوتی کہ جسمین بکرات استغفار کی ضرورت پڑے نہ معلوم انکے معاصی وسیئات کیسے کچھ ہوتے ہونگے نسأل اللہ العظیم ان یتدارکنا بفضلہ العمیم سچ ہو جب قلم اختیار سے گذر جائے اور زبان قابو سے نکل جائے تو لفظ اور حرف حرف کا طور ہی کچہ اور ہو جائیگا اوسی گلدستہ بزم شادی مین مرزا علی صاحب کے کلام بلاغت نظام مین ہو -

گاہ ہوتی ہے سپر گاہے سنان آدمی	منہ مین کیا کیا کرتی ہے زبان آدمی
ایک نقطہ حد سے بڑھجانے مین کل نقصان ہو	یہ زبان آدمی ہے پھر زیان آدمی

اور اسے بھی جانے دو تو وہ ہین حکیم علام کا ارشاد بھی تو بہت سا باقی جسمین یہ شعر بھی ہو -

روشنی گھر کی ہو گھر کو پھونک بہی دیتی ہو گاہ	شمع ہے ایک خانہ تن مین زبان آدمی

طوالت گفتار کو اختصار کرتا ہون اور قاضی کے خطاب مین اس شعر کو تکرار کہ -

اندکی وا زبتو گفتم و بس ترسیدم	کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

بالجملہ قاضی صاحب کو میرے مذکورۂ بالا چند سوالونکے جوابی زیرباری سے حکیم جی

کے ایک ہی شعر جنس مائل ہو بسوئے جنس یہ نکتہ ہوایک ٭ آدمی کو چاہیے ہو قدر دان آدمی
نے سبکدوش کر دیا یا ہمین حوصلہ تنگ اور حواس دنگ ہو جاتا غلام محمد اوراونکی خیرخواہوں نے
جب سید عبد القادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجاوز کر کے محمود سورتی کو بھی ہمنے
بھرتی مین لے لیا اور انھین کی تصحیح اور کلام سے استناد کیا تو ہمنے بھی یہان کے بھانڈ
اور موچیون سے تو مشورہ نہ لیا مگر مجبوراً سرجان ملکم کی تاریخ سے الزام دیا نھین تو ایسے
لوگونکے ذکر سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اتنا ہی نہین کتاب بھی غیر
میمون اور بے برکت ہو جاتی ہے ٭

حاصل کلام اور خلاصۂ مرام یہ کہ جب زمرۂ مخالفین نے بولوس سید کو مجددین
ماننے والی قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور بمضمون قول صائب ۔

رسد بر اہل ایمان بیشتر آزار ور دنیا	٭	گزندی نیست از دندان جز انگشت شہادت را

بزعم خود اہل حق کو الزام دیا کہین مجہول النسب نے منصب سیادت پر قدم مارنا غنیمت بجانا
پھر مولویت مین دم مارا اگر مرتا کیا تھا ٭

سعادت ازلی را بکسب نتوان یافت		کہ زاغ از خورش استخوان ہما نشود

کا سا مضمون تبا رفتہ رفتہ نوبت باین رسید کہ پنجارون کی گروہ مین جنہین فنا و صحن تک
کا تمیز نہین جو قطن و عہن کے فرق سے ہی بدیہی تہا مولویت کا تمغا ڈالدیا اب وہ ہین کہ
دھنی روئی کے طور پھولے معمولی سا یہ جبہ مین سماتے نہین اور اہل حق کو ستانے سے
باز آتے نہین سچ ہے ۔

کمینہ قدر چون یابد بزر استی گذرو		پیادہ پیشہ کند کجروی چون فرزین شد

ان مختلف اوضاع اور وطیرہ کے ارباب ضلالات و اصحاب جہالات کو دیکھکو اچانک حافظ کا

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

تناہی الصبر بذ خلت بماوی الاسد سرحان	وطار العقل از عنی بمغنی الورق غربان
بیا ای طائر فرخ بیاور مژدۂ دولت	عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا
درین ظلمت سرا تا کی ببوی دوست بنشینم	گہے انگشت بر دندان گہے سر بر سر زانو

ناچار اپنے ضروری مقاصد و مہمات بر طرف چھوڑکر ادہر اودہر سے یہ چار ورق ہم پہنچا اور جوڑ کر ہدیۂ ناظرین پاک آئین اور تحفہ اولی الالباب کرتاہون اور تفاول سعادت کی نیت سے کلام سعدی پر خاتمہ کتاب لکھتاہون۔

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگاری درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

خاتمۂ کتاب مناظرۂ بڑودہ کی مختصر کیفیت رودادکے بیان مین

ناظرین باتمکین اس کیفیت کے ضمن مین اون خیانات کو بھی ملاحظہ فرماوینگے جو ابنار زمان نے خود کی تحریرات مین درج کین یا اخبارات مین مشتہر کرائین جسّے اونکی دیانت اور ثقاہت کا پورا پتا لگیگا اور جا بجا بھی دشوار نہ ہوگی یہ ظاہر ہو کہ رانڈیر اور سورت کے مجموعی لوترن جنہین تسمہ ربط کہنا بھی بیجا ہو جب رونق افروز بڑودہ ہو کر اپنے ایک ایجنٹ کے یہان محلہ یاقوت پورے مین آ ٹہرے اور ایجنٹ نے طوطا چشمی کی کامل داد دیکر مولوی زین الحق عرف چھٹو میان پر حوالہ کیا بالاخیر جب یہ در دولت پر باریاب ہوئے اور عرض حالات کی تب ان بجمیع صفات کمال موصوف اور گروہ عالم بڑھ نکلے ایسے خاندان کے مشہور و معروف صاحب نے (چنانچہ اون کے خود کے ایک خط اب بھی دعوی کرتے ہیں) احقر پر ایک بڑا بوجھہ دار جریلی حکم صادر کیا جو بجنسہ درج ذیل ہے

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیر الدین خانصاحب زادالطافکم

مغلواڑہ بڑودہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولینا بالفضل اولینا السلام علیکم و علی من لدیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب راندیری یہاں تشریف لائے ہیں اور بہت ہی قلیل الفرصت ہیں لہذا جناب ممدوح کا منشار قلبی یہی ہے کہ درباره مبحثہ معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہوجائے تو انسب و اولیٰ ہو تاکہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب مالایطاق سے امن حاصل ہو۔ لہذا مستدعِ خدمت ہوں کہ حتی الوسع آج شام تک یا در صورت عدم امکان کل صبح کو ضرور مع ضروریات مبحثے کے غریب خانہ پر رونق افروز ہوکر ممنون و مشکور فرمائیگا۔ لیکن اثنار تقریر علمی میں کسی طرف سے وہ الفاظ جنکا برتاؤ یہاں کے جہلا میں ہوتا ہے کام میں نہ لائے جاویں۔ والسلام۔ جواب جلد عنایت فرمائیگا۔

المکلف

محمد زین الحق عفی عنہ عرف چھوٹے میان

بتاریخ ۱۰ ماہ ذیحجہ یوم جمعہ ۱۳۱۷ھ

جب یہ رقیمہ فیض ضمیمہ موصول ہوا تو جواب بایں طور گذارش کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت شریف تسلیم

نوازش نامہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ مفہوم ہوئی کل صبح سے آپکے فرمودہ کے موجب آپکے دولتخانہ پر بحث ہوگا اسمین کوئی اندیشہ نہین فقط گنجایش سامعین کا خیال ضرور ملحوظ رہنے وبس۔ شکایت قلیل الفرصتی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر رہے۔ یہ بحث بعیت مالہ وما علیہ طے ہونے تلک اون حضرات کو ضرور رکنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ واری فرماوین تو نوازش نامہ کا مطلب باجمیع مقدمات مندرجہ مقبول ہو ورنہ ابھی جواب سے ممتاز فرمایگا۔ ۱۲ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۱۵

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب حسب پائین ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کیطرف سے جناب مولوی محمد بشیر صاحب کو جناب کا نوازشنامہ بمعرفت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان وصول ہوا مافیہ سے واقف ہوا مناظرہ کے اختتام تک فقیر یہان ٹھہریگا آپ بفکر رہین اور جناب نے کل صبح روز شنبہ تاریخ ۱۳ ذی الحج ۱۳۱۵ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو ورنہ فقیر تو ابھی تیار ہو بس یہی عرض ہو۔ حررہ الراجی عفو ربہ الصمد غلام محمد۔

اسپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کر

مین اور مولویصاحب قبول ہین
محمد زین الحق عفی عنہ

اس شرطپر بناء گفتگو یون قرار پائی کہ اولا غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الریب اور استفسار کی عبارات منقول عنہ کے مطابق کر دکھائے پھر اپنے دعوے سے اوسکو موافق کر بتائے اسکے تصفیہ کے واسطے اسی ہفتہ کے روز دو حلقے تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور اضافہ کئے گئے جنکے نام نامی اور اسماء گرامی قریب مین ذکر ہونگے پہلے روز کا بحث استفسار کے صفحہ ۴۲ پر مولوی نجف علی کی تائید مین غلام محمد کی پیشکردہ دلیل تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ پر شروع ہوتا ہے

اولا تو یہ عبارت فتاوی قاضیخان مین کہان ہو یہ نکالدینا غلام محمد کے اعضار کو مرتعش

کرنے مین ناکافی نہ تھا پھر اس عبارت مین کے لفظ قالوا کا برتاو فقہا کے یہان کس بات کا شعر ہو
اسکا جواب دینا سکرات موت سے شاید کچھ ہی کم تہا مگر ابتدا رتایہ مین آپ کا فرمودہ (مولوی
نجف علی صاحب کا قول بہت صحیح ہی) اسمین اصح اور صحیح کا تقابل ہو جسمین اصطلاحات فقہیہ
جس سے اکثر ایسے بوالہوس کم نصیب ہوا کرتے ہین اسکی چھیڑ مین جب حضور کا ہوش رنگ
اور رقافیہ حواس تنگ ہوا تو قاضی نے تلقین جواب پر حکمین کو راضی کر لیا اور ٹیلی کا ٹیکا دینا
شروع کیا مگر بقول گجراتیان سیٹھہ کی سیکھا من چھانپے تلک ہوتا کیا تہا دعوی ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا تہا اور پر دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بیچارہ کرتا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی تپش مین مسجد کے استنجا خانے کی ٹین پاٹ سے وہ مدد مانگی کہ عیاذا باللہ
العظیم اس حالت نازک مین انکی ضخامت بطنی سے اگر ھل امتلأت کہا جاتا تو شک نہین کہ بل
من مزید کی صدا آتی آخر کار اندازہ اڑھائی کلاک مین چھہ سات بار دو دو اڑھائی اڑھائی سیر پانی
پیکر اوکتا گئے پیٹ مین کچھ ایسے بھڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہو کر معطر ہو جایا کرتا تھا بانیہمہ
عرق ریزی بھی دلیل سے دعوی اوتنا ہی دور تہا جتنا دہلی سے کانپور اس روز کا وقت پورا
ہونے تلک یقین تو ہو گیا یہ کھیر تو ٹیڑھی ہی ٭

اسی شام کو مولوی محمود نے تو ڈاک گاڑی مین سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ
مین صورت نہ دکھلائی غلام محمد نے آج کے احد الحکمین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنج تن کا واسطہ دیا
ثانی الحکمین عرب صاحب تو تھے عمائد نجد شریف سے پھر مولوی محمود کی تقلید کرنے سے مانع
کون تھا اتوار کے روز بروقت گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند پر آپکے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہہ
عبارت پا مین بتلائی

અનુક્રમણીકા.

પૃષ્ઠ ૧૨૭

(નોટ) છુપીબાત.ખુદા.વગર.કોઈ.જાણનાર.નથી.

(૧૨૭)

૧. ફતાવા.કાજીખાન.માં.છે.કે.જે.કોઈ.વગર.સાક્ષી એ
નીકાહ.કરે.ને.કહે.કે.ખુદાને.અને.તેના.રસુલને.ગવાહ કી
ધાછે.અથવા. ફરીશતાને.ગવાહ.કીધાછે.તોતે.કાફર થા
એછે.કારણકે.તે.એમ.સમજે કે.ખુદાનો.રસુલ.છુપી.વા
ત.જાણેછે.પણ.પેગંમબર(સલ)જ્યારે.જીવતાં.છુપીવાત
જાણતા.નહતા.તોપછી મરણ પછી.કેમ.જાણે.

قطع نظر اس بات سے کہ تطابق دلیل و دعوے مین بعد المشرقین ہو تاہم استفسار مین
عبارت نقل کردہ قاضیخان مین لفظ قالوا موجود ہی جسپر اس مسئلہ کے سمجھنے کا مدار ہو وہ اس
ترجمہ مین خود غرضی سے کہان جا گھسا پھر وہان فرشتہ صاحب کا کوئی ذکر نہین یہان تک
ے آدھا اسکے جواب کچہ ایسے قابل انتخاب دے کہ میرے پاس بیٹھا ہوا ایک ظریف
بیساختہ بول اٹھا۔

کچہ اسکو دیکھکے ساقی کے ایسے ہوش گئے		شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشہ مین

ایسی ابتر حالت مین اپنے منشار قلبی دجسکا اظہار چھوٹو میان کے خط مین یون تھا،
جناب ممدوح کا منشار قلبی یہ ہو کہ دربارہ مبحث معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جائے تو انسب
و اولی ہو تا کہ آئندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب مالا یطاق سے

امن حاصل ہو) کے برخلاف حکم سے درخواست کی آپ دلائل طرفین لیکر حرمین کے علمار سے استصواب کیجئے جیسا وہ ارشاد فرمادین وہ ہی بجا ہے چونکہ حکمین کو اول سے ہی سادہ رکھا تھا اب تو واہ واہ سبحان اللہ کی ٹھہرتے ہی مناظرہ اسٹاپ اور حکم کا حکم صادر کہ فریقین اپنے دعوے کی تائید مین دلائل پیش کرین تا حرمین کو عرب صاحب روانہ کردین غلام محمد پارٹی نے کچھ سفید اوراق اپنے نامۂ اعمال کیطور پر سیاہ کرکے حکم کو حوالہ کرتے ہی خود بسواری ریل بیک بینی و دو گوش مع الخیر والعافیۃ اپنے احباب سے ہم قافیہ ہو گئے ❊

بتاریخ ۱۶ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کے روز حکمین کو احقر نے مندرجہ ذیل عریضے سے اطلاع دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرات بابرکات حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین پس از ادائے تحائف سلام مسنون ابراز مرام و مضمون اینکہ حضرات - بداعیہ چندے عایات و لحاظات کہ تفصیل آن لاریب موجب ملال است - شروط روز اول بحث را بلا ضرورت برطرف نہادہ طرفین را بنا بر درخواست احد الجانبین مامور و ملتمس را بالخصوص مجبور فرمودند کہ دعوائے خود ہا را تحریر کردہ بدلائل آن ہا موید نمودہ پیش سازند تا بحرمین فرستادہ تصحیح کنانیدہ آید عقیدۂ ہر کدامی از جانبین کہ پسندیدۂ علمار نامدار اندیار فیض آثار افتد بعجرای آن کار بشد باید شد ❊

الحمد للہ والمنۃ کہ تصحیحات معانی اسلام و علمار بیت الحرام موافق ادعار احقر الانام بحول اللہ المنعام موجود اند الحال بہانۂ ارسال محض بیکار است این محتاج بیان نیست بنار علیہ معروض کہ وقت و مکان معین فرمودہ کمترین را ارشاد فرمایند تا فتوائے سیوفۃ اللہ کرا حاضر نماید بملاحظہ سامی

گذرانیده فیصلہ عنایت فرمایند

اسمای گرامی علمای نامداران میمون دیار برای ملاحظہ درج ذیل اند

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال	مکہ	مفتی الشافعیہ محمد سعید بابصیل	مکہ
مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین	مکہ	مفتی الحنابلہ خلف بن ابراہیم	مکہ
مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام داغستانی	مدینہ	سید علی بن محمد طاہر مدرس اعظم	مدینہ

مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہبادی

مولوی عبد اللہ سندی صاحب — مولوی امام الدین احمد صاحب

پایہ حرمین الشریفین مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب

مدرسین مدرسہ صولتیہ

مولوی حضرت نور صاحب — مولوی عبد السبحان صاحب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی

نہ محض ممدوح و مستند بلکہ مرشد غلام محمد راندیری

بمواہیر و دستخط فضلای مصدرین فتوای مطبوع حسب مدعای کمترین مزین است بملاحظہ گرامی آوردہ فیصلہ مرحمت نمایند و محض برای تصدیق اینمعنی کہ گذارش ہذا بنظر اقدس گذشتہ است دستخط سامی ثبت فرمایند۔ تحریر فی التاریخ ۱۹ ماہ ۱۲ ۱۳۱۱ھ

عریضہ نیاز آگین محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس اطلاع کو روز اول کے دو نو حکم نے دیکھا اور ملاحظہ کیا اما ایک خاردار لگام نے جو اونکے مونھہ مین تھی حقگوئی سے خاموش رکھا

ایک دو روز گذرے بھی نہ تھے جو چوطرف سے راندیری بھاگے کی دلسوز صدا جب کسی کوتاہ اندیش بدطین اور بدکیش بیدین کو ٹھیک نہ معلوم ہوئی تو دامن تنگ کو داغ مغفرت

سے پاک کرنا بجز اسکے اور کسیطور نہ سوجھا جو یہانکے ایک اخبار سیاجی و جی مین یہ مضمون مطبوع
کرادیا وہ ملاحظہ کیجیے ✤

વડોદરા·સીયાજી વીજય·ગુરૂવાર·તા૧૧૯-જ૧૯૦૦ પાનન ?

કાલમ પાંચ·

(ધર્મનો વાદ)

અહીંનાં·મુગલવાડાના·મૌલવી·બશીરખાન·નો·એવા
મતછે·કે·ખુદાની·પેઠે·પેગંબર·સાહેબ·પણ·ભુત·ભવીષ્યા
અને·વર્તમાન·સર્વ·જાણતાં·હવે·રાંદેરનાં·મૌલવી·ગુલાં
મ·મોહમદ·એમકહે છે·કે·પેગંબર·સાહેબને·જરલું·ખુદાએ
અસંબંધ·માં·બતાવ્યું·હતું·તેજ·જાણતાહતા·આમમત
ભેદ·થવાથી·ગયાસોમવારે·રીઅહીં·મૌલવી·ધ્યાર·સાહેબ·અ
ને·મે·એરબ સાહેબની·કમેટીનિમાઈ, બંને મૌલવીનાં·વાદ
વી·વાદ થયાં·તેમાં મૌલવી·બશીરખાંએ·મૌલવી·ગુલા
મ મહમદ·ને·એ·મુદ્દા શિવાયના·સવાલ·કર્યાથી·તેમને
કહ્યું·કે·હું·તો·બહાર·ગામ·નો·રેહનાર છું·અને·આમ·ચ
લતા·સવાલ·પુછાયતો·મહીને·પણ·અંત·ન·આવે·તે
થી·રવીવારે·કમેટીએ·ઠરવ્યું·કે·બંનેએ·સોમવારે·પો
તાના·મુદ્દા·લખીને·આપવા·ને·મક્કા·મીસર·મોકલી
સાંથી·જેચુકાદો·આવસે·તે·સર્વને·રોશન·કરીસું સોમવારે

કમેટી·પૈકીનાં·અરબ·સાહેબ·શીક·હોવાથી·સરવે·તેમને
ત્યાં·ગયા·તે વેળા·મૌલવી·ગુલામ·મોહમદે·પોતાનું·લ
ખેલું·આપ્યું·અને·મૌલવી·બશીર સાહેબ·પોતાનું લખે
લું·પેર·મોકલીદીધાનું·જણાયું·હતું·પણ તે·હજુ સુદી·આ
પ્યું નથી·આ માટે·અહીંનાં માહુમદન·ભાઈઓમાં ઘણી
ચરચા·ચાલે છે·

جب احقر کو یہ معلوم ہوا تو الحمد للہ کہا اور روز اول کے حکمین اور روز دوم کے تیسرے
حکم کا موجود ہونا غنیمت تصور کر کے عرب صاحب کو حسب الذیل تحریر پیش کی ہر چند امید تو نہ تھی
کہ کچھ فرما دینگے اما اوس کم نصیب کی بدبختی نے زور کیا جسنے یہ خلاف واقع خبر درج کرائی
تھی جو حضور استشہاد کے نیچے عربی بولنے پر مجبور ہوئے ٭

باسمہ تعالی

استشہاد از جناب حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین

اولاً اینکہ آیا محمد بشیر الدین دعوی نمودہ است کہ علم جناب رسالت پناہی مساوی و مماثل علم حضرت
الاہی است - دویم اینکہ آیا محمد بشیر الدین کدامی سوال بیفائدہ یا تقریر بیقاعدہ خارج از بحث کہ تعلق تام
برسالہ ازالہ یا استفسار نداشتہ باشد نمودہ است - پس اگر ارشاد سامی این باشد کہ نہ او عار
تساوی کردہ است و نہ سوال بیفائدہ خارج از بحث و غیر متعلق برسالتین السابقتین نمودہ است
حسبۃً دستخط خود بذیل این معروضہ ثبت فرمایند تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۱۶ -

ملتمس محمد بشیر الدین عفی عنہ

عرب صاحب نے بعد از ملاحظہ عریضہ ہذا جو تحریر فرمایا وہ یہ ہے -

بسم اللہ وبہ اعتصم مما یصم واقول ان المولوی بشیر الدین الافخم حالۃ المحاورۃ مع المولوی المحترم غلام محمد لم ینطق بالاول ولا خرج عما یلیق فمن نقل عنہ غیر ما ذبہ فقد اراد شق عصی المسلمین ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد حررہ فقیر ربہ ابراھیم محمد ال رضوان

پھر ایک گذارش باقی دو حکمین سے کی ہو جسکی نقل بجنسہ یہ ہو۔

باسمہ تعالی

استشہاد حضرات حکم مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین سو یہ ہو کہ کیا آپ صاحب فرماتے ہین کہ محمد بشیر الدین نے دعوۂ علم رسالت پناہی مثل علم حضرت الاہی کیا ہو۔ ایک دویم یہ کہ کیا آپکا فرمودہ ہو کہ محمد بشیر الدین نے غلام محمد سے کوئی سوال خارج از بحث بلا فائدہ کیا ہو جسکو ازالۂ الریب یا استفسار سے پور التعلق نہ تھا۔ اگر آپکا فرمودہ یہ ہو کہ نہ دعوای مثلیت کیا ہو اور نہ کوئی سوال خارج از بحث تو ذیل مین صحیح فرماوین بتاریخ ۲۰ ماہ ۱۲ ۱۳۱۳ھ ۔ گذارش محمد بشیر الدین عفی عنہ

اسپر دوسرے دن کے تیسرے حکم صاحب تحریر فرماتے ہین

بندہ بروز یکشنبہ موجود تھا پہلے روز کیا گفتگو ہوئی اسکا مجھے علم نہین ہو مین موجود تھا اسوقت نہ دعوائے مماثلت تھا اور نہ کوئی سوال خارج از مبحث۔ کتبہ العبد الداعی السید نور الدین الرفاعی عفی عنہ۔

اب باقی رہے زکی النفس پاکیزہ شیم روز اول کے دوسرے حکم عالیجناب معلی القاب مفتی حلت شراب خانہ خراب مولوی پیارے صاحب اراہ اللہ سبیل الرشد الی اسنی المطالب انکی خدمت والا مین مذکورہ بالا گذارش بجنسہ پیش کی تو حضور نے ذیل کی عبارت مسطور کی ۞

مولوی محمد بشیر الدین نے کوئی سوال خارج از بحث نہین کیا اور بھی علم جناب سید المرسلین کو مثل علم جناب الاہی کے نہین گردانا۔ العبد الاثم پیارے صاحب عفی عنہ

اما از انجاکہ آپکے مزاج کا رنگ ہی بو قلمون اور طبیعت کا ڈھنگ ہی گوناگون مباد اثنائی الحال مین کیا قیامت ڈھانیکو آمادہ ہو جاوین باین خیال حاضرین الوقت سے دو شخصون کی گواہیین بھی لکھالین وہ یہ ہین۔

العبد

فقیر حقیر سید علی قادری دستخط جناب مولانا مولوی پیارے صاحب نے بندے کے روبرو کئے ہین بقلم خود

العبد

ماسٹر حبیب بھائی حسین بھائی جناب مولوی مولانا پیارے صاحب کے دستخط میرے روبرو ہوے ہین بقلم خود

کیون حضرات انصاف پسند و دشمنان دین کی کارروائی کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا اخبار سیاجی وجو کیا تحریر کرتے ہین اور حضرات باوجودیکہ اونمین بعض کے صفات ذاتیہ کیطرف اشارہ بھی کیا او کیا تقریر کرتے ہین اسکو تو آپ دریافت کر لیجئے گا مگر بالفعل مجھے ایک گذارش اور بھی درپیش ہو اوسکا جواب باصواب غلام محمد صاحب سے سننے کا انتظار فرمائیے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یاد تو ہوگا کہ مناظرہ کے اختتام تلک فقیر یہان رہیگا آپ بیفکر رہین مجھے آپنے بڑا دھوکا دیا کہ بیفکری کی صلاح دی اور مناظرہ کا اختتام چہ معنی ابتدا بھی تو پوری ہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو آپکے صلاح کار اور ساتھیون نے بد صلاح دی جسمین آپ کی دوامی تذلیل کی آپکے مجموعی اشکال تسعہ مین کے صاحبہ بخت مسعود مولوی محمود نے جنھین قطن و عہن اغنی قنا و صعن تلک کا تمیز نہین لیسے نے اگر آپکے بیاس کا قیامت کا سا سانحہ جانسوز مشاہدہ کرکے طوطا چشمی کی تو گیا یہ واقعی یوم یفر المرء من اخیہ الآیۃ بھی تو کلام پاک ہی آپ چندے اور بھی قیام فرماتے تو کیا قباحت تھی حوض مسجد مین پانی جسکا ذائقہ آپکی سکرات مین آبحیات کا تھا دو دو مرنے کو کافی تھا پھر بے کو تو بلاریب وانی اب جواب الجواب مین ضرور یاد رہے کہ کیا وجہ تھی جو

فقرہ اکی ٹھہرائی اور ایک آدھ ہی دن مین نادیری کی صورت یاد آئی فرض کیجئے کہ خارج از بحث
کسیقدر سوالات تھے تو پھر اوس سے آپکو نفرت کیون نادیری کے کس مسجد مین کسنے آپ کی مرمت
کی اور آپنے کتنی ہلدی پھٹکری پھانکی کسکے زیر علاج رہے یہ سوالات اصلاً نہ تھے آپکے
عوارض ذاتی سے بالکل بحث نہ تہا اور نہ کسی کی نسبت ناتال والی امانت گینونکی کوئی تحقیق
چلائی ہی جسے بھلتا یعنے خارج از مبحث سوال کہا جاوے آپکے خیر خواہ سچے کہ خارج از
بحث سوال تھے پھر آپ تو بقول آپکے بھاٹ کے سردرس علوم کل اور حاوی کل فنونون
مین تھے اندیشہ ہی کیا تہا سوال ہوتا جاتا آپ جواب دیتے چلے جاتے حکم خود اپنی مشفقت
سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ تجویز کرہی لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نہونے پاتی
خیر ہر چند گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہا جاتا ہی مگر آپ بفضل خدا اب بھی تشریف لاکر اگرچہ
ہمت عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کسیقدر بھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ
نہیں ہی یہ تصور نفرمادین یہان آپکے مونھہ لال کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا رکھنے والے
نہیں ہین آپکے چلے جانے گلال کے تھال لئے استقبال کو کمربستہ ہین اور اشتیاق
لقامین جگر خستہ چشم براہ انتظار ہین ؛؛

تاریخ ۵ ماہ صفر سنہ ۱۳۱۸ بمبئی پنچ بہادر صاحب اپنے پرچہ اخبار جلد ۵ نمبر ۲۳ مین
ایک جاے پر اعلان فرماتے ہین ۔

بڑودہ کا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ و مولوی غلام محمد صاحب نادیری کے مباحثہ کے
بابت ایک بڑے زور شور کا طومار دفتر عالیہ مین موصول ہوا ہے ۔ مولوی محمد بشیر کا
یہ عقیدہ ہی کہ رسول خدا صلعم کو علم غیب خدا کے برابر تہا (معاذ اللہ) حافظ صاحب کا

یہ دعوی ہو کہ جسقدر خدای تعالی نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تہا وہی تہا یہ مراسلہ آیندہ ہفتہ مین شایع کرونگا ۔

بتمدد و ہفتجات دو بالفتصای لاچکے کر اس مراسلہ کے شیوع کا انتظار ہوا تا کوئی خاص وجہ ہوگی جسکی جہت سے موقوف رکھا گیا کاش یہ بھی شایع ہو جاتا تو اس مراسلہ کے مرسل کی دینداری کا اندازہ حضرات حسلم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا عام اہل اسلام پر بھی پوشیدہ نرہتا ۔

مولوی غلام محمد صاحب یاد نکلے نماز مندون سے ہمچون کارروائی کی کچہ شکایت نرہی جب مولوی عبد الحی صاحب امام آن مسجد سولمین کی نضرۃ النعیم مطالعہ سے گذری یہ حضرت اضلاع سورت مین من حیث العلم اپنے قوم کے ریشایل صاحبون مین زبردست مانے جاتے ہین اور ایک دو دینداروں کی دیانت شعاری تو دیکھی مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد برآن افزود کو کیا خوب ثابت کیا ہو وہ ملاحظہ کے قابل ہو ۔

ہر چند رسالہ ازالۃ الریب مین غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہو (مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم تمام جزئیات ماکان و مایکون کا عنایت کیا تہا اور کوئی جزئی اور کوئی ذرہ آنجناب کے علم سے باہر و خارج نہین ہو) اسی مطلب کی اگر عربی یہ ہے جو نضرۃ النعیم مین بعد حمد و صلوۃ کے فرماتے ہین قد قرع سمعی غیر مرۃ وطرق اذنی دون کرۃ ما یتراای من النزاع بین الناس والشقاق ان طائفۃ منہم زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث لتمام مکارم الاخلاق قد احاط علمہ بجمیع الغیب کلیاتہ وجزئیاتہ من دون اعلام اللہ واظہارہ علیہ وافاضتہ جسکا ترجمہ فیض النعیم سے بقدر ضرورت یہ ہو (ایک فریق

کا زعم ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تتمیم مکارم اخلاق کیلئے مبعوث ہوئے تھے جمیع کلیات اور جزئیات پر آپ کا علم حاوی تھا بدون اسباب کے کہ اللہ سبحانہٗ آپ کو اوسپر مطلع کرے اور آپ پر اسکا فیضان فرمادے) اوپر کی عربی عبارت مین علم ادب کا خون ناحق جو بہایا ہی اوسکا تدارک تو طفلان کافیہ خوان کر لینگے۔ ہمین ایسی تقریر و تطمیر پر دار و گیر کی کوئی ضرورت نہین ہی لیکن اتنا تو ضرور فرمادین کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہی یا کہین اوسکا وجود خارج مین بھی قابل نمود ہو اگر ہی تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہین ہے تو آپ کے کمال دیانت کی پوری نشانی ثابت ہے ہمین بہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول کہنے مین کوئی حرج معلوم نہین ہوتا ہی ٭

پھر بھی اتنی گذارش کر دیتے ہین کہ عبدالحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پردازی نکرتے تو ابن تیمیہ حرانی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تھا یا عبدالوہاب نجدی کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ مردانہ کام کر لیا تو اسمٰعیل دہلوی یا صدیق قنوجی کو خوش کر لیا یا خرم بلہوری کے عزیز ہو گئے حیف صد حیف جو تمکو تمہاری پاکیزہ صورت نے بھی ایسی بری سیرت سے نروکا یہ عادت آپ کے کلام کی وقعت کو نیست و نابود کرنے مین سریع الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضایع کرنے مین پر خطر ہے ٭

مقام سورت مین کہین غلام محمد نے عام جلسہ مین کہا تھا کہ بشیرالدین درسی کتب مین سے بتلاؤن اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھ دین تو سو روپیہ انعام دون اسکا جواب دینا چندان ضروری نہین۔ پھر بھی درگذر کیا جاوے تو صاحب موصوف کے ذہن کند ہونے کا خیال ہی لہذا معروض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک خاص کتاب کہین لیجئے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اوسکے پہلے باب

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث مین جو جوآپ سے دریافت کیا جائے اوسکا جواب خواہ قاضی
سے پوچھکر ہی کیون نہو اگر آپ دیدین تو فی جواب دس روپیہ انعام ملے گا پھر جتنے
سوالات کا جواب دولاتے ہی عشرہ مبشرہ اور قاضی خان کی عبارت جو ص۲ استفتار
پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کر دو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی
ترجمہ تحفۃ الہند مین قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اوسکی اصل
عبارت قاضی خان مین دکھا دو تو چالیس روپیہ انعام استفتار کے ص۱ پر عزیز الرحمن
والی تائید مین قال اللہ تعالیٰ حکایۃ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے
اسکا مقولہ اور محل کہان ہو اسکا جوڑ لگا دو تو ساٹھ روپیہ انعام۔ استفتار کے ص۶ پر
تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہو کہ۔ ما قالہ المجیب اللبیب فہو فیہ مصیب۔ در شریعت محمدیہ
ثابت نہ گردید کہ آنحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیار ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند
الا ما شاء اللہ تعالیٰ کذا حررہ مولوی عبد الحی رحمہ اللہ نمقہ العبد محمد اسماعیل عفی عنہ
فی مجموعۃ الفتاوی۔ اسمین اللبیب کے کیا معنے ہین پھر مولوی اصل مین مولود نامے پاکیا
اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاوی دنیا کے کونسے اقلیم کے کس مطبع مین کسکے اہتمام
سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلا دو تو اسی روپیہ انعام۔ مگر یہ انعام حاصل کرتے تو آپ کے
ناخن ہی سے نہین دانت مین سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہین سینہ کے گنجینہ
کینہ کو ڈوبا دیگا بنا برعلیہ آپ کی آسایش کی خاطر کہتے ہین کہ مکرم بنجہبا درنے اپکے
لئے دو خطاب مستطاب تجویز کئے ہین دیکھو اونکے ملفوظات مین حافظ و مولوی
غلام محمد مولویت کو خیرباد کا آخری سلام کہدو ہا فس ساب (حافظ صاحب) بنے رہو
پھر اجازت ہے کہ آپ کے حافظہ مین خلل ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرط یہ کہ صادق

ہوا یسے سے دریافت بھی کرلو اور جلدی سے کہڈالو کہ عزیز الرحمٰن والے اسی تائید مین اوسی جملہ کے بعد قال تعالی قل لا یعلم الغیب الا اللہ یہ آیت تمام کلام مجید مین کس پارہ اور کونسی سورت مین واقع ہو تم تو ہنین مگر تمہارے باپ حافظ صادق بھی تبلائین تو توبھیہ لیجاؤ سو روپیہ انعام صاحب نصرۃ النعیم سے بھی کہدو آپ کی کتاب کے صفحہ پر زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا ہے اور غلط نامہ مین سکوت کیا ہی لہذا اسکا کوئی قاعدہ متفق علیہا کتب نحو مین دکھلادو تو آپ کو بھی سو روپیہ تو ہنین مگر ترکیب والی مایۃ عامل کا ایک نسخہ انعام فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد خاتم الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین


ضمیمہ
فتوجات
علماء اعلام
و مفتیان اسلام

فتوای فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ

مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی

دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفی بحال سر و اخفی

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علماے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمار کرام اہل سنت اس مسئلہ مین کیا فرماتی ہین کہ زید سلمہ دعوی کرتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہی دنیا مین جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سی لیکر دوزخ و جنت مین داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہین اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتی ہین جسطرح اپنی کف دست مبارک کو اور اس دعوے کی ثبوت مین آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہی بکر اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہی اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہین جانتی تھی کہ انکو اپنی خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تہا اور اپنی اس دعوی کی اثبات مین تقویۃ الایمان کی عبارتین پیش کرتا ہی اور کہتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تہا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تہا دونون طرح شرک ہی اب علماء ربانی کی جناب مین التماس ہی کہ ان دونون مین کون بر سر حق موافق

زید سے مراد جناب مولانا مولوی ... صاحب لکھنوی ... عفی عنہ

عقیدہ سلف صالح اور کون بد مذہب و جہنمی ہے نیز عمرو کا دعوی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اسکا
بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب نزھتہ من کل عیب
وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون
زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات
والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان ومایکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور
کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ صغیر وکبیر ہر
رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا وللہ الحمد
حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد وبیکنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی
حقیقت کو وہ جانیں یا انکا عطا کرنیوالا انکا مالک ومولی جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلی کتب حدیث وتصانیف
علمای قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد
عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئ وھدی ورحمۃ وبشری
للمسلمین اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال تعالی
ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ قرآن وہ بات نہیں
جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالی ما فرطنا فی
الکتاب من شئ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے
اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ہر شے ہر موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے مین داخل ہین اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیئٍ احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہمنے ایک روشن پیشوا مین جمع فرما دی ہے وقال
اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ نہین زمین
کی اندھیریون مین اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب مین لکھا ہوا ہے اور اصول مین مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی مین مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہوکر مستعمل ہی نہین ہوتا اور عام
افادہ استغراق مین قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہین
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کرسکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہوجائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہین کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسی نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عز وجل نے تمام موجودات
جملہ ما کان وما یکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش
مین کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیاناً لکل شیئٍ ہونے
نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب مین فرمایا جائے لا تعلمہم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہین الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جس قدر قصص وروایات
واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سبکا
جواب دہن دوز وفتن سوز انھین دو فقرون مین ہو گیا وہ دو حال سے خالی نہین یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہوگی یا نہین اگر نہین تو اون سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا معقول
اور اگر ہان تو وہ دو حال سے خالی نہین یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعا کے مخالف مین نص صریح ہو تو استناد محض خبط
الفتاد — مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہین سب انھین اقسام کی ہین ان آیات کے خلاف یا اصلا ایک دلیل صحیح صریح

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کریں تو ایک ہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے
لئے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ میں اس مطلب پر تصریحات
ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کے انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلا اوسپر التفات ہو سکے
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل میں اپنے اور اپنے
تمام طائفے کے باوا نہیں تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ
قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوسکا اثبات اوسوقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات
صحاح کا ص ۸۹ پر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہو چکا ہے بحمدہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں
میں ختم ہو گیا ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاءکم جمیع ذریت سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چھانٹ لائیں جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا
یہدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ میں دو ہی
سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے بسلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث
کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیحہ
صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تأخر اتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

نے یہ تو صاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل المومنین (الی قولہ تعالیٰ) فوزاً عظیماً تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتونکو باغون مین جنکے نیچے نہرین بہتین ہمیشہ رہین اونمین اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہان بڑی مراد پانا ہے یہ آیات اور اونکے امثال بےنظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسونکو کیون سوجھائی دیتین ان سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہین الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت مین تمیز نہین اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف مین یون فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس این دیوارست جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیون ملاجی کچہ آنکھین کھلین ایسا ہی لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اوس آنکھ سے ڈرئیے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین لااصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری مین فرمایا لم یعرف لہ سند اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اوسی مونھ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح ہی نامقبول ٹھہرانا اوسی مونھ مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور طمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃً فرمارہے ہین کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آپ اسکے سوا کیا ہے کہ ایسون کی داد نہ فریاد اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلواکر اوس تنگنا مین داخل کرائین تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثین بھی مردود بنائین اور حضور کی تنقیص شان مین یہ فراخی دکھائین کہ بے اصل معمولی بے سند منقول سب سما جائین ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو۔ بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور پر ثابت جسمین اصلا مجال دم زدن نہین اگر یہان کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قایم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہوجاتی نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرما رہی ہین صحیحین بخاری ومسلم مین حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الاحدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرمادیا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بہول گیا بہول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت کیا **صحیح بخاری** شریف مین حضرت امیر المومنین **عمر فاروق اعظم** رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ
منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہم مین کھڑے ہوکر ابتداے آفرینش سے لیکر جنتیونکے جنت ودوزخیونکے دوزخ جانے تک کا حال ہمسے بیان فرمادیا
یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بہول گیا جو بہول گیا **صحیح مسلم** شریف مین حضرت **عمرو ابن اخطب انصاری** رضی اللہ
تعالی عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچمین ظہر
وعصر کی نمازونکے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اوسمین سب کچھ
ہمسے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا **جامع ترمذی** شریف
وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فرأیتہ
عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت مین نے
اپنے رب عزوجل کو دیکھا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجھپر روشن ہوگئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا امام **ترمذی** فرماتے ہین ہذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن ہذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے
امام بخاری سے اسکا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے **اوسیمین** حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آئی
معراج منامی کے بیان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموت والارض
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالی **شرح مشکوۃ** مین اس حدیث

کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و

واحاطہ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالی عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہمین اس حال پر چھوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے
بیان نفرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب مین ہے ہذا
تمثیل لبیان کل شیٔ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہر چیز بیان فرما دی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی مین ہے ولاشک ان اللہ
تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہین کہ اللہ تعالے
نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچھلون کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم - طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن
فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اوٹھا لی ہے تو مین اوسے اور جو کچھ اوسمین قیامت تک
ہونیوالا ہے سبکو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہون اوس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے
روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچھ اونمین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا
اور حضرت عزت عز جلالہ نے اُس تمام ماکان ومایکون کو اپنے اون محبوبون کے پیش نظر فرما دیا مثلاً شرق سے غرب تک سماک
سے سمک تک ارض سے فلک تک اسوقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس
پہلے اوس سبکو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکے یہان خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دے وہ آپ
ہی ان حدیثون کو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام و علمای اعلام انسے سندین لاتے انھین مقبول و مسلم رکھتے
آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی اونھین مشرک نہ کہین تو اپنی گھر توحید کیونکر نباہین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد و سنن ابن ماجہ مین ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین -

عرضت علی امتی باعمالها حسنها وقبیحها میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک وبد کو ساتھ میرے حضور
پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی البارحۃ لدی ھذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم
من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھپر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک مین اونکے
ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہون جیسا تم مین کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل
سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری مین فرماتے ہین وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری مین فرماتے ہیں
لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے
کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلون پچھلون
اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی
استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض مین فرماتے ہین
انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام
الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت
تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کیگئی تو حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ
وآیندہ سب کو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھلائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف
مناوی تیسیر مین فرماتے ہین النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت
بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاھد پاکیزہ جانین جب بدن کے
علاقون سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہین اونکے لئے کوئی پردہ نہین رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہین جیسے
پاس حاضر ہین امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب مین فرماتے ہین قد
قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ
بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات
دنیوی اور اسوقت کی حالت مین کچھ فرق نہین ہے اس بات مین کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہین اونکے ہر

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادی اونکے دلونکی ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن ہین جنمین اصلا کسیطرح کی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدے ہین علماے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم شرک کہ یہ ایسے اشراک کے سوا ایسے کس کسکو مشرک بناؤ گے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور شیخ شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالی مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتے ہین ذکر کن ورا ودرود بفرست بروی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وباش در حال ذکر گویا حاضر ست پیش تو در حالت حیات ومی بینی تو ورا متادب با جلال وتعظیم وہیبت وحیا وبدانکہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ ویکی از صفات الہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اللہ کی بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقینا تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہین ہر چہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضی ازان احوال خبر داد نیز فرماتے ہین وہو بکل شیء علیم ووی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات ذات واحکام الہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ہذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہو جاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوے بسیار ہین غرض شمس وامس کیطرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
و اکابر علماء عاملین و اعاظم اولیاء کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر و مشرک بننا ہے
اسکے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ (۱۳۰۵ھ)
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ (۱۳۱۲) علی کفریات ابی الوہابیہ وغیرہما میں ملاحظہ
کیجیے افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ
ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بے بصیرت کے اندھے اس علم ماکان و مایکون
بمعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی
جسمیں غیر متناہی علوم تفصیلی فردانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار ہیں گویا باصطلاح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ شرق تا غرب و سموات و ارض و عرش تا فرش و
ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرہ ذرہ کا حال تفصیلی جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو اونکے طفیل سے اونکے بھائیوں
حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلاۃ و اکمل السلام بلکہ اونکی عطا سے اونکے غلاموں بعض اعاظم
اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہیں جن پر
اونکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎ فان من جودک الدنیا
وضرتہا ⁂ ومن علومک علم اللوح والقلم — یعنے یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کے تمام علم جنمیں ماکان و مایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم و علی آلک و صحبک و بارک و کرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی الله تعالی علیه وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ
لوح کے علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اوسمیں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عز وجل
نے جسطرح چاہا اوسمیں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقے یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم
محمدیہ کے سطروں سے ایک سطر اور اونکے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر باینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ
حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اونکے علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
عریض الثلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے ہیں کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے روز
اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پہ ہاتھ دھر کر روئیں کہ بحمد اللہ
تعالی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ اونکے بیابان
موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے والحمد للہ رب العالمین وخسر ھنالک المبطلون ۔ فی قلوبھم مرض
فزادھم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد
ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے مولی عز وجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعا حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمانوں کے ایمان
ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوی باطلہ پر اون سے استدلال اور اوسکی بناء پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیلئے علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہے علم باعتبار منشاء دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عز وجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الہیہ عز وعلا کو جنہیں غیر متناہی
معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الہی واحاطہ تام صفات الہیہ
نامتناہی سبکو شامل (ذرہ ذرہ) تفصیلا بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
نہو ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عز وجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے اونکے
حصول کا کوئی قائل نہیں ہم بھی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی ہو بوجہ اتم

واکمل ہے علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا ہے علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ میں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ قسم اخیر اور یہ ظاہر کہ
کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مذکور بلکہ اوس کے ہزار در ہزار ازید وافزوں علم ہی کہ بعطائے الٰہی
مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اوسکی صریح جہالت پر
نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی ہیں واضح ہیں ائمہ دین نے انکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابوزکریا نووی
رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ پھر امام **ابن حجر مکی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناھا
لایعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ واما المعجزات والکرامات
فباعلام اللہ تعالیٰ لھم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی
ہیں کہ غیب اپنی ذات سے دیکھے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں
رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہیں علم ہوا ہے یونہیں وہ باتیں کہ عادت
کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا اگر
فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کے خود اقرار سے کفر وضلال کا تمغا ہے نیز اونہیں میں روشن
کیا کہ خلق کیلیے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی دربارۂ ادراک حق حقیقت میں اوسی صورت علم ذاتی اور ربط اجرائے
طرز تفہائی میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر یہ بکر کا وہ زعم
مردود جسمیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمۂ کفر وضلال
مبالغ ہے بکر نے جس عقیدہ کو شرک وکفر کہا اور اوسکے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا خود اوسمیں تصریح تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جلشانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے
اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوس قول اشغل بول میں خواہ
یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اوسی لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو
سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یونہیں اوسکا قول برتر از بول کہ اپنے

خاتم کا یہی حال نہ معلوم تہا صریح کلمہ کفر و خسار اور بیشمار آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہو آیہ کریمہ لیغفر
لك الله مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ بحمد اللہ ان مردودونکی خاص صفرا شکنی ہی کیلئے اوتری اور بری
مدون ہوئی اور پرگندی بعض اور سنئو قال الله تعالی وللآخرة خیر لك من الاولی او نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال الله تعالی ولسوف یعطیك ربك فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہین اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہوجاوگے وقال تعالی یوم لا یخزی الله النبی والذین آمنوا معه
نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم جسدن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال الله تعالی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہین تمہارا رب
تعریف کے مکان مین بہیجیگا جہان اولین و آخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال الله تعالی تبرك الذی
ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنت تجری من تحتها الانهر ویجعل لك قصورا ه
علی قراءة الرفع قراءة ابن کثیر و ابن عامر و روایة ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے (جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہین) بہتر چیزین کر دے جنتین جنکے نیچے نہرین
روان اور وہ تمہین بہشت برین کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلك من الآیات اور احادیث کریمہ مین
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر و حشر منور و شفاعت و کوثر و خلافت عظمی و سیادت کبری و اولیت دخول جنان و رویت رحمن عز مجدہ
وارد ہین اونہین جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہان صرف ایک حدیث تبرکا سن لیجیے جامع ترمذی شریف
مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطیبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا
مبشرهم اذا ایسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگونکا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے مین مزار اطہر سے باہر تشریف لاونگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خوان مین ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ مین ہونگا اور جب وہ ناامید ہوجائینگے تو اونہین بشارت دینے والا
مین ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیان اوسدن میرے ہاتہ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتہ مین ہوگا بارگاہ عزت
مین میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے ہزار خدمتگار میرے اور گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ لشکر ہین

میں محفوظ رکھی ہوئی یا جگمگاتی سوتی میں بکھیرو ہوئی بالجملہ بکھیرے پر مکر کو گمراہ بددین ہونے میں اصلا شبہ نہیں اور اگر
کچھ نہوتا تو صرف اتنا ہی کہ **تقویۃ الایمان** پر جو حقیقۃً تفویت الایمان ہے اوسکا ایمان ہے یہی اوسکا ایمان
سلامت رکھنے کو بس تہا جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے اذا کان
الغراب دلیل قوم ؁ سیہدیہم طریق الہالکینا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کا ہنر
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہنا اسکا
جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے ان خذلہ اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ یہان اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اونکے لئے دکھہ
کی مار ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کو اللہ نے اونپر لعنت فرمائی ہے دنیا و آخرت میں اور اونکے لئے
تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار **شفاے امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب
خفاجی** مسمی **بنسیم الریاض** میں ہے جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بشتمہ
او عابہ) ہو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری فیہ تصریحا کان او تلویحا وہذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ہلم جرا) اھ مختصرا یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جسنے کسی کی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوسنے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی نہ دی یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں اونکو گالی دینے والیکا حکم میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے
کسی صورت کا استثنا کریں نہ اسمیں شک و تردد کو راہ دیں خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سے ان سب
احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آجتک برابر چلا آیا ہے نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

قوة الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم فقیر غفر لہ المولی القدیر نے اس سوال کو درود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالئ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں اور تزییف اوہام نجدیت کے
ممہدات باب دوم نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے اور مقام دوم سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ میں تمام مہملات نجدیہ نو وکہن کی سرفگنی وتکبر شکنی مگر فصوص ونصوص کے
ہجوم ووفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تا حد ملالت متوقع لہذا باذن اللہ تعالی تفرع کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے در بحار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان
ومایکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کے عوض نفع وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالی زبیان رخ کیا اوسکو ایک
نور نور السموات والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلمات نجدیت باطلہ ووہابیت عاطلہ
دود وسان کافور ہوتی نظر آئیں یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکے لمعات سے ایک مختصر شعشہ ادہر بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفی بحال سر واخفی مسمی ہے اسکے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل آدمی پر محول ذی علم ماہر
تو انھیں چند حروف سے انشاء اللہ تعالی سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر جشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کے دست نگر ہوں بعونہ تعالی رسالہ مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں حضرات مخالفین سے
بہی گذارش کہ اگر توفیق الہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کریں تو ازیں چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں
نہ دیکھ سکیں تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھیں جو بعنایت الہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتوں کی صبح کردیگا اونکا ہر کاسہ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچھ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھلجائے کہ ع خواب تہا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تہا ۔ معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی
مناسب کہ جب شیر زبان کو جبل قدی کرتا دیکھیں سامنے سے ٹلجائیں اپنے سوراخوں میں جان چہپائیں

نہ یہ کہ اوسوقت اوسکی خرام رزم پر غرہ ہوکر غرائین اوسکی آتش غضب بھڑکا کر اپنی موت اپنے منہ بلائیں۔

ع نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوستر خواہند ۔ شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را ۔

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المؤمنین والمؤمنات والصلوات الزاکیات

والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلیٰ الہ

وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان



محمد رضا خان قادری ۱۳۰۱

محمد عبد الرحمن عمر



نصیر الدین حسن خان ۱۳۰

فتوی فاضل اجل عالم اجمل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم ومغفور متوطن رامپور و مدفون احمدآباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ماقولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالی فی ہذہ المسئلۃ زیدؔ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہوگیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہوگیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالی الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات و جزئیات ماکان ومایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالی نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ مین بعد نقل قولہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقولہ تعالی ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ کے چند سطر کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما ما من شئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالی اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ مین موجود ہے اس سے چند سطور بعد ۱۳۱ مین دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی مین ہے وفیہ من اسماء الآلات وضروب المأکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ تفسیر

عرائس البیان مطبوع کشوری کے صفحہ ۲۰ میں ہے قال بعضہم فی قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب
من شیء ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون
بانوار المعرفۃ اسی عرائس کے صفحہ ۵۳۲ میں تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء کے ہے
وھو کتاب المکنون بخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد وکل علم اس سے چند سطر
بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شیء بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان
الکتاب اس سے تمام وجمیع وہ چیزیں جو موجود ہوچکی ہیں اور موجود دنیا میں ہونگی اونکا قرآن میں بیان
موجود ہونا اور آپکا مبین وعالم ہونا اوس بیان وتبیان کا واضح ہوا اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے ہیں لیکن اس سے لازم
نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھ نہیں سکتے تھے اور آپکے فہم کے موافق بھی جمیع ما کان وما یکون کا بیان
وتبیان قرآن میں نہیں ہے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں جو لوگ اون طرق خفیہ سے واقف ہیں
وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتے ہیں بندونکے کلام میں بھی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہیں کہ اونکو ہر ایک نہیں پہچان
سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو اونکے دلالت خفیہ کے طرق سے واقف ہے چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہیں

کشف الظنون ج ۱ صفحہ ۱۲۶ میں وہ بیت لکھی ہے۔ از قد و ابرو مبیدان ماہ چہرہ سوج آب دیدہ ام بالای مہر
ناواقفوں ہم جیسوں کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقفین
کاملین متبحرین کو بھی جو طرق دلالات خفیہ سے بھی واقف ہیں معلوم نہیں پس ایسے ہی کلام الٰہی جو عجائبات سے
مملو ہے اوسکا ایک ایک لفظ لکھو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے واقف
ہوں تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء جہان کی قرآن سے نہ سمجھیں تو یہ لازم نہیں آتا کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بھی نہ سمجھیں اور یہ ضرور و لازم ہونا مسلم نہیں کہ سبھی کو آپ بیان ہی فرمادیں پس ہمارے فہم کے موافق
اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فہم کے موافق بھی تبیان نہونا مسلم نہیں
پس اپنے فہم پر قیاس کرکے تبیان لکل شیء ہونیکا انکار کرنا اور اوسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات کے نہیں
ہے اور کسی چیز کا عدم علم کے نسبت قرآن وحدیث سے آپکے حق میں ثابت ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی وجہ سے بھی
آپ نہیں جانتے بلکہ اس وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکے واسطے ثابت ہونا کیوں جائز نہیں اور
تبیان لکل شیء سے مراد بوجہ دیگر اوسکا یعنی اوس چیز کے علم کا ثبوت کیوں ممکن نہیں ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی
مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وھو بکل شیء علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی نسبت ہونا فرماتے

مین عبارت یہ ہے وھو بکل شیٔ علیم و وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام

صفات حق و اسماء افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم و اشیاء کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شیٔ علیم اور یہ آپکے حق مین بھی مستقیم ہے اور حدیث بخاری مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اسکے حاشیہ بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ مین والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکھا ہے تو طیبی و کرمانی و خیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے ساتھ بیان علماء مذکورین اہل سنت و جماعت کے اور عینی شرح بخاری ج ، ص ۲۱۲ و فتح الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۲۱۲ و قسطلانی شرح بخاری ج ۵ ص ۲۴۱ و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۲۷ مین ہے واللفظ للعینی وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتہائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلک پس عینی طیبی کرمانی خیر جاری و ملا علی قاری و عسقلانی و قسطلانی ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا بتایا علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون نہین تو اور کیا ہے جب عمرو زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علماء اہل سنت و جماعت موصوفین کو بھی کیا کافر و مشرک کہیگا نسخہ ترمذی ج ۲ ص ۱۵۶ مین بھی حدیث ہے اور سمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے فتجلی لی کل شیٔ جس سے ہر شے کا ظاہر ہو جانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہریہ ایسی آیات و احادیث کی بھی موجود نہین فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہریہ سے آیات و احادیث کا پھیرنا خلاف اہل سنت و جماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہریہ ہی لینا چاہیے چنانچہ شرح عقائد نسفی مین بھی ہے تو کل شیٔ کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات و احادیث سے ہمکو مراد لینا ضرور ہے اور یہی آپکے جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علماء اہل سنت ایسے احادیث سے جمیع احوال مخلوقات کا علم مراد لیتے ہین نسائی مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رأیت فی

مقامی هذا کل شئ وعدته نسائی مطبوع نظامی صفحہ ۲۴۳ حاشیہ جلال الدین سیوطی رحمہ میں علامہ
اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان
یکون المراد بہ المقام الحسی وهو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وهو مقام المکاشفة
والتجلی بالحضرات الخمسة التی هی عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب الاضافی
والغیب الحقیقی فانه البرزخ الذی له التوجه الی الکل کنقطة الدائرة بالنسبة الی الدائرة
صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ یہ علامہ حنفی رحمہ جو عالم ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وحقیقی تمام کا آپکو
سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہیں تو یہی آپکو جمیع ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا جانتے ہیں اور تمام پر آپکا
احاطہ مانتے ہیں تو کیا عمرو ان کو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور عینی شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۶ اور
قسطلانی مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۳۵۵ مین ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار مین یہ شعر بھی ہے واشهد ان اللہ
لا رب غیرہ وانك مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے
کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شئ پر آپ مامون ومحیط ہین اب اسکو یہ عمرو کافر مشرک وضال بنائیگا
نعوذ باللہ من ذلك اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز منافی نہیں ہے کیونکہ اون مین نفی
علم استقلالی وبذاته ومن ذاته وبلا واسطہ واصالۃ کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خفاجی مین ہے هذا لا
ینافی الآیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمه من غیر واسطة واما
اطلاعه علیه باعلام اللہ تعالی له فامر متحقق بقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا الخ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی مین ہے واما قوله لا یعلمه فمعناه انه لا یعلمها احد بذاته
ومن ذاته الا هو اور فتاوی امام نووی مین ہے مسئلة ما معنی قول اللہ تعالی لا یعلم
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ واشباه ذلك مع انه قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیه صلوة اللہ وسلامه وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنهم الجواب معناه
لا یعلم ذلك استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا انتهی
مختصرا اور شرح مقاصد ج ۲ صفحہ ۲۰۰ مین ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کو بیان مین والمعنی

انی لست بملک حتی یکون لی القوۃ والقدرۃ علی انزال العذاب باذن اللہ کما کان لجبرئیل علیہ السلام او یکون لی العلم بذلک باخبار من اللہ بلا واسطۃ اور مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۴۶ مطبوعہ نولکشور مین ہو و از جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب و خبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص است بپروردگار تعالی و تقدس کہ علام الغیوب است وہرچہ برزبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام اور زید آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقی علم غیب استقلالی کا قائل نہین ہو اور جن علما نے غیب ذاتی کے اعتقاد کو کفر کہا ہو تو انکی بھی مراد یہی ہو چنانچہ **شامی** نے تصریح کی ہو کہ دعوی غیب ذاتی بنفسہ کا کرے تو کفر ہو بنفسہ کی قید سے واضح ہو کہ باعلام و تعلیم الہی ہو اور مستند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہین ہو اور معارض نص کبھی یہی دعوی غیب ذاتی بذاتہ ہو نہ باعلام و تعلیم الہی اور **تفسیر خازن** مین ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہو چنانچہ **تفسیر خازن** جلد ۲ ص ۱۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب۔ الآیۃ کی ہو وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کو ص ۱۵۷ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کی تحت مین ہو فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ہذا الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ سبحانہ وتعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذلک معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واضح ہو کہ آیات عدم علم غیب مانحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہین ہین اسپر انسے استدلال سفاہت یا عناد یا غفلت سے خالی نہین ہو اگر قطعًا یہ آیات اسپر دلالت کرتین تو اہلسنت محققین کیون انکو خلاف انکی شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی **نقد النصوص** مین فرماتے ہین لان الحقیقۃ المحمدیۃ فی صورۃ الاسم الجامع الالٰہی ہی

توب صور العالم کلہا بالرب الظاہر فیہا فلا بد لہا من الاتصاف بالصفات الالٰہیۃ کلہا من العلم الشامل والقدرۃ وغیرہما یتصرف فی اعیان العالم علی حسب استعداداتہا ولکن ذٰلک انما ہو من جہۃ حقیقتہا لا من جہۃ بشریتہا۔ الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احاطۂ علم وشمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہی گو دربارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہی چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی مین ہو لقد قبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ اور **تاویلات امام ابو منصور ماتریدی** مین بہی ایسیہی اختلاف لکہا ہو اور یہ بہی کہ اوسکے چھپانیکا اُنکو حکم تہا اور **عینی شرح بخاری** ج ۱ ص ۱۱۲ مین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہو اور آیت قل الروح من امر ربی۔ الآیۃ مین عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہو اور جلد ۲ ص ۱۰۱ مین بہی تفسیر روح کرکے آیت کریمہ قل الروح الآیہ سے غیر منافی ہونا بتایا ہو اور امام غزالی **احیاء العلوم** مین متعلق بیان روح کے فرماتے ہین ولا تظن ان ذٰلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے رسالہ **مضنون صغیر** مین فرماتے ہین ہذا سوال عن سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اہلا لہ اور **شرح مقاصد** ج ۲ ص ۲۰۵ معتزلہ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا۔ الآیۃ کے جواب مین ہو ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ والبشر الغرض اسمین اختلاف اہل سنت ہی لیکن مسئلہ مختلف فیہا بین اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالوں کی ضلالت سے خالی نہین ہی بعض نادان یہ خیال کرتے ہین کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہو نیسے خدا تعالیٰ کے ساتھ علم مین مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہی تو یہ خیال خام ہی اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہین کہ خدا تعالیٰ کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہو وما لم یکن ولم یکن ولن یکون ابدا من الممکنات الصرفۃ ومن الممکنات المستحیلۃ بالغیر ومن المستحیلات الذاتیۃ وما ترتب علیہا بالفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہین ہی تو وہ خدا تعالیٰ کو علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنیوالے ہین اگر اسکے معتقد نہین تو پہر مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کو علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہونکے قبیح جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہو اور ایسی ہی بکواس کرنا کہ آیت تبیانا لکل شیٔ وحدیث تجلی لی کل شیٔ سے ظاہر معنی مراد

ہونگی تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آویگی اسلیے کہ کل شیٔ جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہے اور یہ شرک ہے تو یہ کلام بھی اونکی باطل ہے اولاً اسلیے کہ اہل حق کے نزدیک شے کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ موجودات فی الماضی ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئے ہیں نہ ہونگے اور نہ مستحیلات وما یترتب علیہا پس مساوات بتانا دلیل اجہلیت یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ کی ہے اور ثانیاً اسلیے کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہو جانے سے بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہے اور اللہ تعالی کا عنایت کیا ہوا ہے پس دعوی مساوات کا محض جہالت ہے اور پھر اوسپر طرہ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وفور علم میں تنقیص و تخفیض ایسے حیلوں حوالوں سے کرتے ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنیوالے کا حکم شفا و شرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ ص ۳۹۵ اور اسی جلد کے ص ۴۲۹ کو دیکھکر معلوم فرماویں اور جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں سبکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھے گئے ہیں اس فتوے میں گنجایش اوسکی نہیں ہے اسواسطے متروک کئے واللہ سبحانہ وتعالی الموفق للحق والصواب والیہ المرجع والمآب فصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

المجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

المجیب مصیب رقمہ **عبد اللہ** عفی عنہ	محمد نذیر ۱۲۹۶ شد فی سعندان	الجواب صحیح کتبہ **عبد الرحیم** عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلاء اکمل الکملاء اعلم العلماء قدوۃ الاولیاء عمدۃ الاصفیاء مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری مد ظلہم العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارۂ تکفیر زید کے بسبب ثابت کرنے علم جمیع ماکان ومایکون کے بتعلیم الہی واسطے حضور سید المرسلین افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علماء کے کلام سے تخصیص واستثنا بعض اشیاء مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علم وسیع وعمیم ہے پس حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی واستقلالی ہے پس اس سے اثبات معجزہ غیب دانی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی ہے پھر اوس پر یہ طرہ لگانا کہ خدا تعالی اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا ہے یلزم من کون غیرہ تعالی غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا بامرہ کونہ عالما بالکل و کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ اھ ملخصا اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لھا یعلم محمد ما بین ایدیھم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق العقل ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفھم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولھم نفسی نفسی ورجوعھم الیہ لاضطرارھم ولا یحیطون بشیء من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو شاھد علی احوالھم وسیرھم وحالاتھم وقصصھم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز وکرامت کے تمام شبہات زائل ہو جاتے ہیں۔ تحریر پرتنویر بے نظیر حضرت جناب مولانا المکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے فجزی اللہ تعالی مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ الجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

ما اجاب بہ المجیب المصیب فھو حق وصواب حررہ الفقیر **عبد القادر**
عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالی عنہ

مواہیر علمای ممبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہی عین حق اور صواب ہی منکر اوسکا بلاشک مستحق عتاب ہی کما لایخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی
شیخ محمد مرگھی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین
امین

قاضی شیخ محمد خادم الشرع قاضی ۹۵ شہر بمبئی

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ
القاضی اسمٰعیل المہری
عفا اللہ عنہ

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی
اسمٰعیل الجمالی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ
وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین
یارب العالمین

بن قاضی غلام علی ۱۳۰۱
قاضی محمد اسمٰعیل

المتمسک بحبل اللہ الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۸۴

للہ در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالی عنی وعن سائر اھل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری المھاجری حفظہ اللہ تعالی عن شر اللیام

المجیب مصیب وله اجر جزیل حرره **حسن** بن نور محمد
عفی عنهما

ما قاله المجیب فی هذا الجواب فهو صحیح وموافق لما صرح به المحققون من اولی الالباب منه
ما قاله العلامة البغوی فی تفسیره معالم التنزیل والفهامة علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی
المعروف بالخازن فی تفسیره لباب التاویل فی معانی التنزیل انه قال السدی قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم عرضت علی امتی فی صورها فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من
یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استهزاء زعم محمد صلی الله علیه وسلم
انه یعلم من یومن به ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معه وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقام علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی
عن شیٔ فیما بینکم وبین الساعة الا انبأتکم به فقام عبد الله بن حذافة السهمی فقال من ابی یا رسول
الله قال حذافة فقام عمر فقال یا رسول الله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما و
بک نبیا فاعف عنا عفا الله عنک فقال النبی صلی الله علیه وسلم فهل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر
ومنه ما قاله ابن الحجر المکی الهیتمی فی منح المکیة لشرح الهمزیة انه روی الطبرانی قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان الله تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه
ومنه ما قاله العلامة شیخ الاسلام الشیخ ابراهیم البیجوری فی تحفة المرید علی جوهرة التوحید انه لم
یخرج النبی صلی الله علیه وسلم من الدنیا حتی اطلعه الله علی جمیع ما ابهمه عنه من الروح وغیرها مما
یمکن علم البشر به " لا یقال یلزم حینئذ المماثلة والمساواة بین علم الله تعالی وعلم الرسول علیه الصلوة
والسلام وهو محذور لان علم الله تعالی قدیم وبالذات والاصالة ومحیط لجمیع ما سوی الله حتی علم
الرسول وعلم الرسول علیه السلام حادث وبالوحی والالهام ومحاط علم الله تعالی فلا مماثلة ولا مساواة
ههنا لانه قد صرح فی شرح العقائد بان المماثلة عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف
حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلة واکتفینا بهذا المقدار وان کان الباب قابلا
للاطناب تبعا للمجیب الذی اختار الاختصار فی الجواب والله الهادی الی طریق الحق
والصواب نمقه الراجی رحمة ربه الصمد **مرزا محمد**

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وھو ھذا - لا شیئ یعزب عن احاطۃ کشفہ * وذکائہ وعبر ضیاء ذکاء - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی عنایۃ ربہ الابر

احمد ابن المولوی الشیخ عبد القادر الجیتیکو کان اللہ لھما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسؤلہ بلا تحقیق قول کافر کہنا حماقت ہے اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر مین مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہے اور قول محقق وہی ہے جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہے جس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ آپکو علم ما کان وما یکون باعلام اللہ ومشیتہ تہا - زید نے دعوی علم استقلالی وبذاتہ کا نہین کیا ہے بنا برین ایسے ایک دینی بہائی کو قول کی تحقیق وسمجہنے کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے

خدا تعالی ایسے لوگون کو جو مسلمانون کی تکفیر کرنے پر جہالۃ ہو جاتے ہین ہدایت فرماوے

راقم آثم **محمد عبد الرزاق نقشبندی** عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلی ومہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہے اور جو لوگ بباعث کم علمیت کے مسلمانون کو بیوجہ کافر کہدیتے ہین اونکو تائب ہونا چاہیے



بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامدا ومصلیا ومسلما - سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعۃ ہے اور وہ ہی لوگ مسلمان کی او پر اجترا با تکفیر کرتے ہین جنکو علم کا صرف دعوی ہی دعوی ہے اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہین اور علم غیب کو بارے مین کسی رسالے

تصنیف ہوچکی ہین جنمین محققان اہل اسلام نے زید کے قول کو ترجیح دی ہو اور ایک رسالہ بڑودہ مین اور ایک عرب
شریف مین مرتب ہوچکا ہو اور احقر بھی اس امر مین ایک رسالہ لکھہ رہا ہو جسمین مخالفین کی کید افترا خیانت اور اصول
عقیدۂ اہل اسلام سے انکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالیٰ مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہیے کہ عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ پر قایم رہین اور مفسدونکی مزخرفات سے بچین وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ سنہ

محمد عبد القادر
باعکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور
مردود ہو خواہ مخواہ مسلمانونکو کفر کیطرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہین قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوٰۃ شریف مین صحیح حدیث موجود ہو الکف عن من قال لا الہ الا اللہ
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد ۔ پس باوجود اسکے جو مسلمانونکو اوپر اطلاق کفر کا کرتے
ہین وہ اون کہنے والونکی طرف رجوع کرتا ہو فیکفرون بذلک اسمین کچہ شک نہین کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کل شی کا علم دیا گیا ہو اور فتح الباری وغیرہ مین بالتصریح مذکور ہو اور جن پانچ شئیونکا استثنا کیا گیا ہو اون پانچ شیئون
کا علم بھی بحسب قول علماء محققین دیا گیا ہو یہانتک کہ جنتی جنت مین اور جہنمی جہنم مین داخل ہون وہانتک کا کل علم
ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہو ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
مگر ہان ان باتون کو فہم کیلیے عقل چاہیے اور جن لوگونکا عقیدہ فاسد ہو وہ اپنے منشاء فاسد کو موافق کتب علم کی عبارتونکی
تاویل کرتے ہین قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء
تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ
قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہو فلیتنبہ لھذا ولیحذر ممن یبادر الی التکفیر
فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو باعلام اللہ تعالیٰ کلیات وجزئیات ما کان وما یکون واولین وآخرین کا علم تہا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ
اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

مواہیر علمائی دہلی

الجواب صحیح **محمد عبدالرشید** دہلوی
مہتمم ومدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہو اور حق پر ہو۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہو کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہو اور اگر بواسطہ الہٰی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہو تو اسمین کسیکو شک نہیں ہو جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتے ہین یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فھو باعلام من اللہ تعالیٰ فلیس مما نحن فیہ اور دوسمین فرماتے ہین ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی او الہام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تفسیرہ لانہ لا یطلع علی الغائب الا لمن ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر مین صاحب کشاف فرماتے ہین تبیینٌ لمن ارتضی یعنی انہ لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی ھو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کے علم غیب کا ہونا ظاہر ہو اور کل کتب سے ثابت ہو واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار القضا | محبوب نواز الدولہ مفتی اول ۱۳۰۵ھ | ریاست نظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتوی لکھا نہایت صحیح اور درست ہو واقعی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ماکان ومایکون کا علم باعطاء اللہ تعالیٰ تھا یعنی پہلے جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا ہر شی او س خالق انس وجان نے سرور دو جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض و بالواسطہ ہوے ثبوت دعوی مذکورہ کا اسطرح ہو کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک مین فرماتا ہو وما کان اللہ

لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالی مطلع نہین کرتا
مگر اپنے رسولون مین سے جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرماے اوسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالی اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہین کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہو جاوے۔ تیسری آیت وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک
عظیما یعنی جو چیزین کہ آپ جانتے نہ تھے وہ تمام اللہ نے تمکو معلوم کرا دیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے جسکا آپکو
علم نہ تھا یعنی جو اشیا کہ آپکو عدم علم کی انواع مین عام اس بات سے کہ کسی زمانہ مین ہونے زمانہ ماضی کی قید ہو نہ زمانہ
حال و آئندہ کی قید ہو بہر حال جمیع ازمنہ مین جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تہین کل کا علم حق تعالی نے آپکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف مین ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن یخلق بعد
ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا یسئلونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ
فقام عبد اللہ بن حذافہ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ فقال حذافہ فقام عمر فقال یا
رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ
عنک فقال النبی صلعم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر کما جاء فی التفسیر البغوی والبیضاوی
تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی مین یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابہی پیدا نہین
ہوے بلکہ آیندہ پیدا ہونیوالے لوگ ہین اونمین سے کون مجہپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سبکا علم مجہکو دیا گیا اور میری امت
مجہپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقون نے استہزا و مذاق کیا کہ بعض ہم آپکے ساتھ
موجود ہین اور ہمین پہچانتے نہین ہین پہر جو لوگ ابہی پیدا نہین ہوے اور نہین کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنتے ہی منبر پر
چڑہے خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہین میرے علم مین جو سوال کرینگے اوس وقت سے لیکر قیامت
تک کی اشیا سے اونکو آگاہ کر دونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلاؤ میرے باپ کا نام کیا ہے آپنے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمر رض کہڑے
ہوے اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہوے اور ہماری خطا معاف کیجیے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
آپکو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتون آسمان و ساتون زمین مین جسقدر چیزین ہین

سب کی اطلاع آپکو ہو ایک حدیث مین ہی کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولین والآخرین اور یہ بھی آپنے ارشاد کیا قد رفع الی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنی دنیا و ما فیہا پیش کیگئین مین
نے کل مشاہدہ کر لیا اون چیزونکو جو قیامت تک ہونیوالی ہین اب آپکے علم غیب مین کیا کلام رہا ان وہابیون لامذہبونکو
چونکہ آنحضرت صلعم سے عداوت قلبی ہی اکثر کسر شان آنجناب کرتے رہتے ہین اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتے ہین اور بوجہ بے ایمانی یہ وہابی لوگ کہتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادری ما وراء ھذا الجدار یعنی مین اس
دیوار سے پرے کی خبر نہین جانتا ہون حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہی اسکی کوئی اصل نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین تصریح فرما دیا ہی اور انموذج اللبیب مین ہی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شیٔ
الا الخمس اللتی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضًا یعنی سوا اون چیزونکے جنکا استثنار
اس آیت مین ہی کل شی کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگون نے فرمایا کہ اون پانچونکا بھی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت
ہی من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہی اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہی خداوند تعالی ان لوگونکی صحبت و مکر و زور سے اہلسنت
و جماعت کو بچاوے اور مسئلہ مذکورہ مین زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہی زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہی اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہی اوسکی وہابیت مین کسی قسم کا شک نہین اور ایسے اعتقاد
رکھنے والے کو جو شخص اچھا سمجھے وہ بھی وہابی اور بد مذہب ہی اللھم احفظنا من الضالین آمین یا رب العلمین
حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حمید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالی
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ بھوج المعروف ببہیر بھڑوالہ
نزیل حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن ۔۔

عبد النبی الامی الحنفی
سید حمید شاہ قادری ۱۳۱۶

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی آغائی عفی عنہ
خادم ۱۳۰۸ محمد عبد الوا

الجواب صحیح بلاریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی
محمد عبد الغنی و الغنی للہ الشیخ الاعظم

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی **الٰہی بخش** عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدہ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے
اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں
الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے
من انکر المحکمات فقد ضل و اضل
حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ
دار العلوم سرکار عالی

محمد خلیل الرحمن

نادر الدین

بمنہ وکرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار اور ثبوت بیان کئے مثکل الوجوہ ثبت وجود علم ماکان ومایکون ہیں۔ عمرو کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ویکون عنایت کیا تھا تو اس قائل کو کاذب مفتری لغوگو مضل کہیں گے کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا باینہمہ ثبوت واثبات محدثین ومفسرین کافر و مشرک کہا جاوے نعوذ باللہ من شرور الفتنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے اور مسلم کا قائل ملوم بھی نہیں فقط **سید عبد الحی و سید غلام محی الدین**

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب

کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

الجواب صواب حررہ سمیع ممتاز عفی عنہ

طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سمیع اعظم علی

عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم

مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

لاریب ان اللہ تعالی عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی اللہ تعالی بہذہ الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالی لان اللہ تعالی علمہ بدلیل قولہ وعلمک ما لم تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض الی بواسطۃ اللہ تعالی لا بالذات فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وہذہ طریقۃ الحق والصواب موافقۃ الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وعزل عن الحق والصواب کتبہ العبد

ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائی

عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالی بذاتہ عالم الغیب ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام واولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم وروح البیان سے بھی دعوی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے بھی ہویدا ہے۔ یہ تو ہے ہی وکیونکہ اظہر ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بکثرت اولیاء کاملین ایسے ہیں جنکو خداوند تعالی نے اس علم لدنی سے بار یاب اور اپنے راز سے بار یاب کیا ہے چنانچہ سرد ر اولیاء

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کئے دیتے ہیں
وھو ھذا ۔ نظرت الی بلاد الله جمعا کخردلة علی حکم اتصال ۔ آپ فرماتے ہیں کہ مینے جمیع بلاد الله کو اسطرح
مشاہدہ کیا جسطرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکے علم غیب میں کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب
بالذات ہیں تا کہ اعتراض وارد ہو ۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا وسکو علم من لدن سے آگاہ
کرتا ہے حنبلیہ و شافعیہ و حنفیہ و مالکیہ کے علماء و اتقیا کل اس امر میں متفق ہیں ہاں البتہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے
کیونکہ اونکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے ہیں اللہم احفظنا من الفرقة
الوہابیة الضالة آمین یا رب العالمین نمقه العبد العاصی الراجی الی غفور ربه الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب العلم
مدرسہ ابو العلائے آغا خانی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب جمیع ما کان و ما یکون کا عنایت کر دیا اسکو منکر
صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرہ ہیں خداوند تعالی ایسے لوگوں کی صحبت سے بچائے حررہ
الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامدا و مصلیا و مسلما علی رسولہ و آلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علماء سے بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا اللہ تعالی سورہ نساء میں وعلمک ما لم تکن تعلم
وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل ہے
تفسیر مدارک میں ہے ما لم تکن تعلم من امور الدین والشرایع او من خفیات الامور و ضمائر القلوب
یعنے اللہ نے معلوم کرا دیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کو اور سب امور پوشیدگی کو اور بھید ان دلوں کو ۔
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی و جلالین و بغوی و ابو السعود و کبیر و ابن خازن وغیرہ تفاسیر میں ۔ اور تفسیر
حسینی میں ہے و در آموز انیدہ است ترا ما لم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمائر
و جمہور گفتہ اند آن علم است بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و ورود بر الحقایق میفرماید
کہ آن علم ما کان و ما یکون است کہ حق سبحانہ تعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ
آمدہ است کہ در سینہ زیر عرش بودم قطرہ در حلق من یختند فعلمت ما کان و ما سیکون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان ومایکون کو اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو بکل شئ علیم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہیں چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتدا **مدارج النبوۃ** میں یون ہے وھو بکل شئ علیم و وی
صلی اللہ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم
ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ یعنے آنحضرت پر تمام علوم اول و آخر کے منکشف ہوئے تھے ایسا ہی تفسیر روح البیان
میں ہے پس قرآن شریف سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو تمام علوم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کو عطا
فرمایا تھا۔ **بخاری شریف** میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بما کان وما یکون یعنے شب معراج میں ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ میں اترا اوس کے سبب سے جان لیا میں نے جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے اور **طبرانی** کی حدیث میں
ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنے اوٹھائی
گئی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتھیلی میری ہاتھ کی دیکھ رہا ہون دنیا طرف ان چیزون کو جو دنیا میں ہو رہے ہیں قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہون میں میری ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف قال فی المواھب عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالی قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندون کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں شک نہیں اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس سے زیادہ علم دیا ہے اور عطا کیا ہے
آپکو اگلے پچھلے سب لوگونکا علم اور **مشکوۃ شریف** میں دارمی اور ترمذی سے یہ ہے فعلمت ما فی السموات والارض
الحدیث یعنے معلوم ہو چکا مجھکو جو کچھ آسمانون اور زمینون میں ہے **شیخ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوۃ میں فرماتے ہیں یعنی پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و در زمینہا بود و این عبارتست از حصول تمام علوم جزوی و کلی
و احاطہ آن جان چکا میں نے جو کچھ آسمانون اور زمینون میں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ تمام علوم کلیات وجزئیات کو آنحضرت
پر منکشف ہوگئے تھے اور اس حدیث کی شرح میں **تفسیر حسینی** کے سورہ رحمن کی ابتدا میں یون ہے بیاموزانید وی تعالی
آنحضرت را بیان آنچہ بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین ازین معنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اور گذرا پس احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو علوم کلیات وجزئیات وماکان ومایکون
کو عنایت فرمایا ہے **امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر** میں بعد بیان غیوب خمسہ فرمایا ہے وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنے اللہ تعالیٰ نے غیوب خمسہ یعنی علم قیامت وغیرہ کو مطلع کر دیا اور کہا

علامہ عبدالغنی **شرح اربعین** میں لکھی امر یکتہا اگر انکو پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا ایسا ہی لکھا ہے امام
جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شیبے محاسن الاخیار میں اور علامہ ابراہیم باجوری شرح
قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علما انکی کتب میں اور **مدارج النبوہ** میں ہے ہرچہ در دنیا
است از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی انحضرت کو آدم علیہ السلام کے زمانے
سے قیامت تک کے حالات منکشف کر دیا تھا اور **نور الانوار** میں ہے وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہیں جانتے کا حکم امت کے حق میں ہے لیکن انحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تھا اور
قطب زمان امام **شرف الدین بوصیری** اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرماتے ہیں ومن علومک علم اللوح
والقلم یعنی بعض علوم سے تمہارے اے رسول مقبول علم لوح وقلم کا ہے تشریح اسکی یوں ہے کہ خدا تعالی تمام علوم
اور حالات ابتداء دنیا سے قیامت تک لوح محفوظ پر اپنے قلم قدرت سے لکھا ہے یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہے انحضرت کے علوم
کلیہ سے پس اقوال علماء سے بھی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام و اہلسنت وجماعت ہے۔
اور قول عمرو کا کہ انحضرت کو علم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کا نہیں تھا باطل ہے یہی ہے اعتقاد فرقہ وہابیہ نجدیہ
خذلہم اللہ تعالی کے اور یہ قول کفار ومنافقین کا ہے جو انحضرت کے علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن وانکار کرتے تھے
جیسا کہ **تفسیر بغوی** جزو چوتھا کے نویں رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وما کان اللہ لیطلعکم علی
الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم
یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انباتکم
بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یا رسول
اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری تمام
امت کو مجھے بتلا دی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائی گئی تھی میں نے معلوم کیا انکو جو میرے پر ایمان لاوینگے اور جو منکر ہو گئے
یہ بات کفار منافقوں کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں انمیں کون مومن اور کون کافر

ہوگا کہ محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں سے کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہوئے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرکے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت
تک جو چیزیں ہونہار ہیں انسے پوچھو میں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ
میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا و بالقرآن اماما و بک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کئے اسکو اور
منبر سے اترے ۔ تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کو علم غیب و احاطہ علمی میں
کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا یہ انکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید
والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی
نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریۃ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس کفر کے اعتقاد سے پس اسکی تردید میں علماء عرب کا رسالہ
جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی ضل بہا العوام** ہے
اس نجدی کے اقوال کفریہ کو بعد از فرمائے ہیں فلذلک قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنے اسی سبب علماء
عرب فرمائے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہے اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب** ہے
میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہے یا عجبا ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنے اس نجدی
کی عجب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کے جو زید کو کافر و مشرک کہا خود کافر و مشرک ہوگیا واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ الباری المسکین الضعیف **السید محمد**
عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنگلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر
بنگلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد
عبد الغفار شاہ حنفی
القادری بنگلوری

ھذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس**
القادری الحنفی البنگلوری خطیب و امام جامع مسجد معسکر بنگلور
ناظم مدرسہ قدوسیہ
وجامع العلوم



ھذا الجواب صحیح کتبہ **السید**
حسن صانہ اللہ عن الفتن

هذا الجواب صحیح کتبہ **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذہبا والبنگلور اقامۃ۔

این جواب صحیح ست و موافق عقائد اہل سنت و جماعت ست کتبہ **حکیم سید عبد الباسط** عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم بنگلور

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذہبا والقادری طریقۃ والجن مین اقامۃً۔

فتوی علمای مدراس

حامداً للہ ومصلیاً ومسلماً علی رسولہ وآلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کل شی کا علم عطا فرمانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور فقہاء و محدثین اسپر تصریح کرتے ہیں پھر اسکو کفر و شرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ اللہ تعالی سے مخصوص ہے جسکو غیر میں ثابت کرنا کفر ہے وہ علم غیب بالذات ہے جو اللہ تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور منزہ ہے تغیر و حدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعض اولیاء اللہ میں جو ثابت ہے وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہیں اور اسکو ثابت کرنا کفر نہیں کما صرح بہ الامام الیافعی فی نشر المحاسن والعلامۃ ابن حجر المکی فی فتاواہ وقال العلامۃ الخفاجی فی حاشیۃ تفسیر البیضاوی والذی اختص اللہ تعالی بہ من علم الغیب ہو علمہ تفصیلا ذاتا وزمانا من غیر واسطۃ اصلا فلا ینافیہ علم بعض الاولیاء والانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام لہ بواسطۃ ذلک والہام من اللہ انتہی واللہ اعلم۔ کتبہ **محمود بن صبغۃ اللہ** کان اللہ لہما

محمود ۱۲۸۶

الجواب صحیح۔ **عبید اللہ** کان اللہ لہ



صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

فتوی علمای علیگڈہ

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہو اسواسطی کہ زید نی ایسا یہ عقیدہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہو یہ ہرگز شرک نہین - ہان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہو وہ کسی دوسری کو واسطی ثابت کرنا بیشک شرک ہی جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہو واللہ اعلم حررہ **محمد لطف اللہ**

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ - مقام علیگڈہ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہو اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنے خط مین مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہو وہ درج ذیل کیا جاتا ہو - وہو ہذا

جناب من - آپ کا فتوی حیدر آباد و علیگڈہ ہو کر دہلی مین میرے پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تہا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہو مہر حیدر آباد ہی اسواسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہو گیا والسلام - ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ از علیگڈہ

فتوے علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہین ہو اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ سے ثابت نہین ہو غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہو اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہو پس علمای محققین نے اونمین تطبیق باینطور دی ہو کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بہی اور نہ بہی ہوا باعتبار حیثیتین پس کسی شق مین کفر نہین ہو اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہو اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظاہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہو کہ

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کی دوسرا کوئی نہیں ہی اور یہی معنا و کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہی پس اشراک اثبات
واعتقاد دوسری معبود کا نام ہی اور بعض صوفیہ صافیہ کی نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہی پس
اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اثبات علم غیب سی دو معنی اشراک کی نہیں
ہوی پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوی کہ اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ
مین کا نام ہی جیسا کہ مزعوم عوام وبعض علمای ظواہر ہی ہوتا ہی زید اعتقاد مذکور سی مشرک نہیں بنتا اسلئی کہ خاصہ باری
عز اسمہ در بارہ علم غیب یہ ہی کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ہوں فی المآل ہوں فی الماضی ہوں خواہ
معدوم ازلا و ابدا خواہ امور کونیہ سی ہوں خواہ غیر کونیہ سی بلاین طور کہ کا ہی غفلت ونسیان بہیچ نوع اوسپر طاری ہو
خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہی اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لئی ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید
یہ کہتا ہی کہ حق تعالیٰ نی حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اوسکا عنایت کر دیا ہی نہ یہ کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہی خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن وکشف
جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین لکھتی وکہتی ہین اگر عمرو سنیگا خدا جانی کیا کہیگا اب مین
کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ
والتسلیم کی شان مبارک مین کیا اعتقاد رکہتی ہین ثم الارواح مختلفۃ فی ھذا التمییز علی قدر الاطلاع
فمن الارواح من ھو قوی فی الاطلاع ومنھا من ھو ضعیف واقوی الارواح فی ذلک روحہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانھا لم یحجب عنھا شئ من العالم فھی مطلعۃ علی عرشہ وعلوہ وسفلہ و
دنیاہ واخرتہ ونارہ وجنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمییزہ علیہ السلام
خارق بھذہ العوالم باسرھا فعندہ تمییز فی اجرام السموٰت من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت
والی این تصیر فی جرم کل سماء الخ الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی ھذا مزاحمۃ
للعلم القدیم الازلی الذی لا نھایۃ لمعلوماتہ وذلک لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی ھذا العالم فان
اسرار الربوبیۃ واوصاف الالوھیۃ التی لا نھایۃ لھا لیست من ھذا العالم فی شئ ثم الروح
اذا احبت الذات امدتھا بھذا التمییز فلذلک کانت ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم تمیز ذلک
التمییز السابق وتخرق بہ العوالم کلھا فسبحان من شرفھا وکرمھا واقدرھا علی ذلک انتھی
صفحہ ۲۴۴ کتاب الابریز الذی تلقاہ نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین

سیدی عبدالعزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے انہوں شیخ عبدالعزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت

عجیب وغریب کے لقد رائت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انہ یشاهد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش

والحشرات والسموت ونجومها والارضین ومافیها وکرۃ العالم باسرها تستمد منہ ویسمع اصواتها

وکلامها فی لحظۃ واحدۃ ویمد کل واحد بما یحتاجہ ویعطیہ و یصلحہ من غیر ان یشغلہ هذا

عن هذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من هو فی حیز واحد عندہ ثم یرجع هذا الولی فینظر

فیری مددہ من غیرہ وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من الحق سبحانہ فیری الکل منہ تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۵۰ واعظم الارواح علما واقواها نظرا

روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانها یعسوب الارواح فهی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما

سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینها وبین ذاتہ الطاهرۃ

صلی اللہ علیہ وسلم امدتها بعدم الغفلۃ حتی صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم

مع عدم طوق الغفلۃ لها فی ذلک لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ

واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنی انها ما من شئ تتوجہ

الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجهت الی شئ اخر علمتہ وهکذا

حتی تاتی علی ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ

ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی

عدم الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فهو بالنسبۃ الی

توجها بمعنی انها اذا توجهت الی شئ لا یفوتها ولا یلحقها فی توجها الیہ سهو ولا غفلۃ

ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانها قد تغفل عنہ ویقع لها فیہ السهو والنسیان ولهذا

قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت

فذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السهو ولم ینبهوہ۔ ابریز صفحہ ۲۵۱

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دام ظلہ
حسن
جان احمد

مواہیر وتصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ ومدینہ منورہ زادہما اللہ تعالی شرفا وتعظیما

برصحت عقیدۂ زید

اہل سنت وجماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالات مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** ومقبولہ **رشید احمد گنگوہی** میں بہت عقاید اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہیں **ازانجملہ** او سمین یہ ہے کہ **اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہی** اور **ازانجملہ** او سمین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الہی علم غیب ماکان ومایکون نہیں ہوا اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہو اور **شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہو اور آپکا علم اوس سے کم ہو** اور **ازانجملہ** او سمین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ ہو** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل الکاسدۃ جب اس فرقۂ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہند وسندھ وپنجاب کے علمار کرام اہلسنت اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم ومغفور تھے مولانا مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ بابید وشاید میاں خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہاں پر خلیل مدرس اعلی تہا اُن مسائل میں مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایۂ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہاں سے خارج کرایا اسی پر اون مرحوم ومغفور نے کفایت نہیں کی بلکہ اُن تمام تحریرات مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** علمای حرمین شریفین کی عالیخدمت میں پیش کیا تمام علمای مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم کے بیانات کی **تصدیق فرمائی** اور میاں رشید وخلیل وغیرہ دیوبندیونکی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب مبارک سے مسئلہ متنازع فیہا بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے اخیر سے وہ تقریظات وتصدیقات بعینہ نقل کراتے ہیں

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ
علی وسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ فاوحی الی عبدہ ما
اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر وابہام آیۃ
وعلمک ما لم تکن تعلم الآیۃ مخبر عن کثرۃ الاعلام
قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلا عن تفسیر بحر الحقائق
تحتہا کہ آن علم ماکان ومایکون است کہ حقتعالی در شب اسری بحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است
وقال المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج
قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و
اوتیت قسما من العلم اللہ تعالی عہد منی علی اخفائہ وکتمانہ

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین
صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اونکے آیت فاوحی الی عبدہ
ما اوحی ہو اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور
کتب سیر میں درج ہو اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم میں جو ابہام
ہو وہ بھی بہایت کثرت اعلام ہی بحر الحقائق کے حوالہ سے
تفسیر حسینی وغیرہ میں ہو کہ وہ علم ہر چیز کا جو ہوئی تہی اور
ہوگی یہ معراج کی رات میں حقتعالی نے آپکو عطا فرمایا تہا جیسا
معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اور شیخ عبدالحق دہلوی
مدارج النبوۃ کے باب معراج میں لکھتے ہیں کہ آپنے فرمایا مجہکو علم اولین و
آخرین کا دیا گیا ایک قسم وہ علم تہا کہ جسکو چہپانیکا مجہسے عہد لیا گیا

لانہ لا یتحملہ احد والقسم الثانی اختار فی اللہ تعالیٰ فیہ
باعلامہ لمن یستحقہ والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
للخواص والعوام انتہی مترجماً قال فی وصل مدارج النبوۃ
فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل لہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا و ببیند کہ چہ تعلیم
کردہ ہست اورا پروردگار و افاضہ کردہ ہست بروی علوم و اسرار ما
کان و ما یکون حاصل شود اورا علم بہ ثبوت اوبی شوب شکوک و
کان فضل اللہ علیک عظیما صلی اللہ علیہ وسلم حسب علمہ
وکمالہ انتہی بلفظہ والاحادیث الصحیحۃ المثبتۃ لوسعۃ
علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح
البخاری عن عمر رضی اللہ قال قام فینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل
الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث کما فی صفحہ ٤٥٣
من مطبوعۃ المطبع الاحمدیۃ وکتب علی الحاشیۃ بعلامۃ
الکرمانی والخیر الجاری قولہ فاخبرنا عن بدء الخلق حتی
دخل ای غایۃ الاخبار عن دخول اہل الجنۃ والغرض
انہ علیہ السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا
قال الطیبی دل ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر عن جمیع
احوال المخلوقات انتہی وقال المحدث الدہلوی فی ترجمۃ
المشکوۃ تحت ہذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد
از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی بلفظہ وفی الصحیحین
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیہا شیئا الی قیام الساعۃ الا
ذکرہ علمہ من علمہ وجہلہ من جہلہ ان کنت لاری
الشیٔ قد نسیت فاعرف ما یعرف الرجل اذا غاب عنہ
فراٰہ فعرفہ وکتب علی حاشیۃ الصحیح البخاری فی صفحہ ٩٧٦

کہ کسیکو اوسکو تحمل کی طاقت نہیں ہی دوسرا قسم وہ علم ہی جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھوں اوسکو تعلیم کروں
تیسرا قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہی
وصل بیان عقل کامل و علم شامل آپکی مین لکھا ہی جو کوئی آپکی
احوال شریف کو اول سی آخر تک مطالعہ کری اور دیکھی کہ حق تعالیٰ
نی آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ما کان و ما یکون بخشی ہین
تو اوسکو آپکی ثبوت پر بی شبہ یقین حاصل ہوتا ہی خدا فرماتا ہی
او تعلیم کیا تجھکو جو تجھکو معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجھپر عظیم ہی
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکی علم و کمال کی ہووی یہ
ترجمہ ہی عبارت مدارج کا اب بعض احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کی باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ
انہوں نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسی مقام مین کہڑی ہوئی کہ ابتدا ء پیدایش سی بہشتیوں کی بہشت
مین داخل ہونی اور دوزخیوں کی دوزخ مین داخل ہونی تک ہمکو خبر دار
کر دیا مطبوعہ احمدی کی صفحہ ٤٥٣ مین دیکھو اور اوسکی حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سی لکھا ہی کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نی مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نی
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالت ہی کہ آپنی جمیع احوال مخلوقات
سی خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہی عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کی نیچی ترجمہ مشکوۃ مین لکھتی ہین یعنی
احوال مبدء اور معاد اول سی آخر تک سب بیان فرما دیا انتہی مترجما
اور بخاری و مسلم وغیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پر ایک خطبہ پڑہا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنی سیکہا سیکہا جسنی بہلا یا بہلا یا
مین کسی چیز کو دیکھ لیتا ہوں کہ بھول ہوئی یاد آگئی ہی جیسا کوئی
غائب ہوئی چیز کو دیکھکر پہچان لیتا ہی اس حدیث کی حاشیہ صفحہ ٩٧٦ مین

بعلامة العینی قوله ما ترك فیها شیئاً ای من الامور المقدرة
من الکائنات انتهی وفی کتاب الفتن واشراط الساعة
لصحیح مسلم عن حذیفة رضی الله عنه انه قال اخبرنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم بما هو کائن الی ان تقوم
الساعة الحدیث وایضاً فی صحیح مسلم عن عمرو بن اخطب
رضی الله عنه حدیث خطبة النبی صلی الله علیه وسلم
بعد الفجر الی الظهر ومنه الی العصر ومنه الی المغرب و
قال فاخبرنا بما کان وبما هو کائن فاعلمنا احفظنا فهذه
الآیات والاحادیث الصحیحة نصوص صریحة
فی انه صلی الله علیه وسلم اطلع علی جمیع احوال
الموجودات والامور المقدرة من الکائنات
وما کان وما یکون فاخبر عنها فلهذا اقر اکابر
اهل السنة بانه صلی الله علیه وسلم عالم ما کان
وما یکون وحرروه فی الکتب الدینیة کالشفاء والمواهب
اللدنیة وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة
وغیرها فالآن یتأمل مؤلف البراهین ومقرظها فی ان
علمه صلی الله علیه وسلم بما کان وما یکون قلیل عن علم
ملک الموت والشیطان اللعین ام کثیر والله هو الهادی
والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة
علمه علیه السلام وان کانت کافیة وافیة لکن ازید علیها شیئاً
لتحقیق الحق الحقیق قال العلامة القسطلانی فی المواهب
اللدنیة فی باب اخبار الغیوب اخرج الطبرانی عن ابن عمر
رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن
فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی هذا ثم نقل
احادیث الصحیح لمسلم وسنن ابی داود فی اخر الباب

شرح عینی سے لکہا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کے بیان سے کچھ نہ چھوڑا
اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں انہیں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجکو خبردار کر دیا جو کچھ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح
مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ
آپنے فجر سے پیچہ ظہر تک پہر عصر تک پہر مغرب تک خطبہ پڑا پس
ہمکو خبردار کر دیا اسپر جو کچھ ہوا اور ہوگا پس ہمسے بہت حافظ
والا بہت علم والا ہوا اہ۔ اب یہ آیات واحادیث صاف بتا رہی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور
امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع تہے اور انکی
خبر بہی دی اسیواسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ماکان ومایکون کے عالم ہیں اور یہ مسئلہ اپنی
دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ
وروضۃ الاحباب ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں
لکہدیا اب براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح غور کرے
کہ آپکا یہ علم ماکان ومایکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان
کے علم سے کم ہے یا بیشتر خدا ہی ہادی اور وہی توفیق رفیق کرنے والا ہے
ہر چند یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ وسلم کی وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنابر
زیادت تحقیق تہوڑا سا اور بہی لکہدیتا ہوں علامہ قسطلانی
شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکہتے ہیں طبرانی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے دنیا میری
طرف اٹھائی ہے پس میں اسکو دیکہ رہا ہوں گویا
کہ میں اپنے ہاتہ کی ہتیلی کو دیکہ رہا ہوں پہر صاحب مواہب نے
صحیح مسلم اور سنن ابی داود کی حدیثیں نقل کر کے اخیر باب میں

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقى عليك علم الاولين والاخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوٰة فى الفصل الثالث من باب
المساجد و مواضع الصلوٰة حديثا فيه ذكر رؤية
الله تعالى و وضع الكف بين الكتفين و وصول البرد
بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى
لى كل شئ و عرفت قال المحدث الدهلوى تحته
پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را انتہى بلفظہ
وفى الفصل الثانى من هذا الباب من المشكوٰة -
حديث سنن الدارمى وجامع الترمذى بهذه
المضمون وفيه فعلمت ما فى السموٰت والارض
قال المحدث الدهلوى تحته پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و
ہر چہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و
کلی و احاطہ آن انتہى وقال الشيخ المحدث الدهلوى
فى ترجمة المشكوٰة انه عليه الصلوٰة والسلام اعلم من
الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجما و
قال العلامة القسطلانى فى المواهب اذ لا فرق
بين موته وحياته فى مشاهدته لامته ومعرفته
باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده
جلى لاخفاء به الخ انتهى وقال فى تفسير فتح العزيز
وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا لانه يطلع بنور نبوته
على مرتبة كل متدين بدينه انه بلغ اى مرتبة من
دينى وما هى حقيقة ايمانه والحجاب الذى حجبه
عن الترقى ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سئيا تكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته فى حق الامة مقبولة

لکہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بہی زیادہ پر خبردار کیا ہی اور آپکو اولین و آخرین کا علم
عطا فرمای ہین یہ ترجمہ ہی عبارت مواہب کا اور مشکوٰۃ
کے باب المساجد کی تیسری فصل مین حدیث ہی جسمین دیدار
الٰہی اور دونو شانونمین کف کو رکہنے اور پستانون مین
سردی کے پہونچنے کا ذکر ہی تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میری لئے ہر شے اور مینے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح مین لکہتے ہین کہ مجکو سارے علم
روشن ہوئے اور سب کو مینے پہچان لیا اھ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوٰۃ مین حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون مین وارد ہی جسمین آپ نے
فرمایا ہے کہ مینے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کاموںمین دانا تر ہین اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات مین کچہ فرق نہین ہے
کہ آپ اپنی امت کو دیکہتے ہین اور انکے حالات اور نیتون اور
ارادون اور خطرونکو پہچانتے ہین اور یہ بات آپ پر روشن ہے
اسمین کوئی پوشیدگی نہین ہی الخ انتہی اور تفسیر عزیزی مین
ویکون الرسول علیکم شہیدا کے نیچے لکہا ہی کہ رسول نور نبوت
سے اہل دین کے ہر دیندار کے مرتبہ پر مطلع ہی کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہی
اور اسکے ایمان کی حقیقت کیا ہی اور کس حجاب سے ترقی سے محجوب
ہی پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیونکے گناہونکو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقی
سبکو پہچانتا ہی اسلئے اسکی شہادت امت کے حق مین مقبول

وواجب العمل بہا۔ انتہی۔ مترجما فعلم ان انکار
اعتقاد علمہ صلی اللہ علیہ وسلم بما کان و
یکون لا یقول بہ احد من المسلمین سوی
الوہابیین من المکذبین فقطع دابر
القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین
انتہی مختصرا ولما ظہر ہذہ الاختلافات من الخلیل
ثم سکابر و یجادل من غیر توب الی رب جلیل فافتی
حضرت حکم المناظرۃ وغیرہ من علماء اہل
السنۃ انہ خارج من دائرۃ اہل السنۃ واخرج
من الریاسۃ بالتذلیل فالآن ارجوا من حضرات
اہل فتوی الحرمین الشریفین ان یلاحظوا بکمال
عنایتہم ہذہ الرسالۃ فان کان ما فیہا حقا مطابقا
بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ فزینوہ بتصحیحہم
الشریف وما کان فیہا من خطاء و زلل فاصلحوہا
بالاصلاح اللطیف وان ہذہ التعقبات علی البراہین
ومقرظہ مع المؤیدین واردۃ صحیحۃ وما حکمہم
افتونا ماجورین جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء فی الدنیا
والعقبی انتہی

اور واجب العمل ہو الخ انتہی مترجما۔ اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون کے اعتقاد
کے انکار پر سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار
نہیں کر سکتا ہے پس ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور خدا
رب العالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ الخ
جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوے پھر اسپر مکابرہ
اور مجادلہ پر کمر باندہی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچڑاں نے جو اس مناظرہ میں حکم تہے
بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کے فتوی دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہے اور ریاست اسلامیہ بہاولپور
سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ
حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہے کہ اس رسالہ
کو تائید دین متین کی روسے ملاحظہ فرماویں اگر یہ حق اور
قرآن وحدیث واجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے
مزین فرماویں اور جو اسمیں خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کریں اور یہ ظاہر کریں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے
مقرظ اور موئدین پر وارد و صحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہے اللہ تعالی
اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکہ معظمہ

الحمد للہ رب العالمین المنزہ عما لا یلیق بجلالہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المبرء عما لا ینبغی لکمالہ
وعلی آلہ واصحابہ وانصارہ واحزابہ اما بعد فان ہذہ التعقبات علی صاحب البراہین ومقرظہ مع
المؤیدین واردۃ صحیحۃ کما یظہر ذلک بالبداہۃ لمن طالعہا خالیا من النزغات القبیحۃ وحکم صاحب
البراہین مع المؤیدین والمقرظین حکم المرتد یقین بیقین کما صرحت بہ کتب الفقہاء
والمحدثین نعوذ باللہ مما یوجب الخزی والندامۃ ویورث الحسرۃ وسواد الوجہ فی عرصات القیامۃ
انہ ربی عن مقالۃ کاذبۃ ۔ کفور بما سمی براہین قاطعۃ ۔ وما حکمہ فی ذا سوی ضربۃ امری بسیف
لہ فی الحق انوار ساطعۃ بہیا عدمنہا راسہ عن مکانہ ۔ وتبقی لاہل الزیغ والجہل قامعۃ جزی اللہ من

تصدی للرد علیهم خیر جزائه ووقاه شر حساده واعدائه امین - امر برقمه خادم الشریعة راجی اللطف الخفی **محمد صالح** ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة حالا کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما - ۳ ذیحجة - سنة ۱۳۱۷ھ

(مہر: محمد صالح کمال)

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ و شیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد لله وحده وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه والسالکین منهجهم بعده اللهم هدایة للصواب قد نظرت فی جملة من کلام صاحب البراهین وکلام المؤیدین له ونظرت ایضا فی کلام المعترض بالتعقیبات علی صاحب البراهین فرایت الحق والصواب الذی لاشک فیه والارتیاب مع المعترض بالتعقیبات المنقولة والمحفوظة من کتب اهل السنة والجماعة واما صاحب البراهین والمؤیدین له فهم اشبه بالشیاطین واهل الزیغ والزندقة ان لم یکونوا کفارا ابقین وجزی الله عنا وعن دیننا الشیخ المعترض بالتعقیبات الجزاء الجمیل واحله وتعقیباته المذکورة من القلوب المحل الجلیل وشکر الله مسعاه وانا له فی الدارین من خیراتهما ما یتمناه والله سبحانه وتعالی اعلم - رقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة ورئیس العلماء فی الحرم المکی غفر الله له ولوالدیه ومشایخه واخوانه ومحبیه وجمیع المسلمین امین

(مہر: محمد سعید بابصیل)

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ محمیہ

حمد الله لمن فیض من فضله من یؤید دینه القویم وینفی عنه شبه اهل الضلال ویرد بها نهم العقیم والصلوة والسلام علی سیدنا محمد الهادی من الضلال وعلی اله ومن تبعهم من اهل الفضل الکمال سیما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سهاما قاتلا لاهل البدع والضلالة امین اما بعد فانی قد تصفحت غالب ما فی هذه الرد فوجدت قائله قد اجاد ولزم الحق فلله دره من محسن حیث تصدی للرد علی هذا المفتن فجزاه الله احسن الجزاء واکثر من امثاله عدة نزول الغیث من السماء کتبه راجی العفو من واهب العطیة محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیة ببلد الله المحمیة مصلیا مسلما

(مہر: محمد عابد بن حسین مفتی المالکیة)

تقریظ حضرت مفتی الحنابلة بمکة المعظمة

الحمد لله وحده رب زدنی علما اتسمه من الله التوفیق والرشاد لاقوم طریق اعلم ایها السائل ان مذهب الحنابلة فی مثل هذه المسائل مذهب السلف المأمون من الزیغ والتزییف التاویل مما یوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلیة المقدسة الاتصاف بالکذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالکفران لم یتب ویرجع عن مقالته وفی الکتاب العزیز قوله سبحانه وتعالی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا وَاِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ عَلَی اللّٰهِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الایة وقال الشیخ السفارینی الحنبلی رحمه الله تعالی وکل نقص قد تعالی الله فیا بشری لمن والاه ما اجاب به صاحب التعقیبات علی صاحب البراهین والمؤیدین له فهو الحق الذی لا محیص عنه فجزاه الله عن المسلمین خیرا وجزاه مغفرة ورحمة

خلف بن ابراهيم

واجرًا والله سبحانه وتعالى اعلم لساه مرقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حامدا مصليا مسلما

تقريظ حضرت مفتى الحنفية بمدينة المنورة - الحمد لله تعالى اسأل الله المولى الكريم ذا الطول
التوفيق والاعانة فى الفعل والقول نحمدك اللهم يا من جعلت العلماء المتقين من هذه الامة مصابيح
يستضاء بهديهم فى ظلمة ليل الشك الداج وقصمت بامضى صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بمضلات
الفتن من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات المنذر بانه ستكون
بعده هنات وهنات صاحب الملة البيضاء النقية التى لليل منها كالنهار القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه
من شذ شذ فى النار وعلى آله واصحابه القامعين باسنة الالسنة والسن الاسنة كل مبير وكذاب
والفاضحين بشهب ثواقب افكارهم كل متهوك ضل عن سنن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت
على هذا الرد المتين والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التى دلت على
سراب بقيعة بوهنت على سخافة عقل سلفق كلماتها القطيعة فلعمرى انه لعميق الغواص
فى لجج الضلال مستحق الخزى من ذى الملكوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد
فانه قد افاد واجاد بلغه الله غاية المراد وجزاه خير الجزاء الاوفى وانا له اجل مكانة وزلفى وصلى الله
على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى آله واصحابه الذين اشادوا الهدى بمحكم الدعائم والله سبحانه ولى
الهداية وبه العصمة والحماية - نمقه الفقير الى عفو ربه عثمان بن
عبد السلام داغستانى مفتى المدينة المنورة الحنفى عفى عنه

عثمان بن عبد السلام داغستانى

تقريظ المدرس المعظم فى المدينة المنورة - الحمد لله الذى شرح صدر بعض عباده
وهداه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة
والسلام على من شيد اركان الدين وعلى آله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد
الواضح الذى هو لصاحب البراهين فاضح فلله در مؤلفه وجزاه خيرا عن الامة وادخله فى شفاعة
نبيها نبى الرحمة اما ما نقله الشيخ الراد عن صاحب البراهين وعن المؤيدين
له الفسقة فانه كفر صراح زندقة سلك الله بنا سبيل الحق والهداية وجنبنا طريق الباطل
والغواية وكتبه العبد الاحقر محمد على ابن السيد الظاهر الوترى الحنفى
المدنى خادم العلم والحديث بالمسجد الشريف النبوى حامدا مصليا مسلما -

محمد على ابن الظاهر السيد

فقط تمت بالخير

یہ رسالہ مقام بڑودہ مؤلف کے
یہاں سے صرف ڈیڑھ آنہ ٹپال خرچ
ٹکٹ بھیجنے سے دستیاب
ہوگا

اعلان

اس بحث کے متعلق مولانا المرحوم مولوی نذیر احمد خان صاحب کا رسالہ

السیف المسلول علیٰ منکر علم غیب الرسول

مع ازالۃ الریب جسمیں تقریر قطمیر سے بھی دار و گیر ہے
چھپ چکا ہے ڈیڑھ آنہ کے ٹپال خرچہ ٹکٹ روانہ
کردیں تو ٹیکی جابلی محلہ حاجی محمد صدیق
جعفر صاحب کے مکان نیز مولانا مولوی
عمرالدین صاحب کے پاس سے
ملیگا